سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
نومبر 2022ء / ربیع الآخر 1444ھ
گیارہویں شریف مبارک ہو
ولایت کے حصول کا طریقہ 4
سیلاب زدگان اور دعوتِ اسلامی 15
شجرۂ طریقت کیا ہوتا ہے؟ 20
غوث پاک کی 6 نصیحتیں 26
پودے کی حفاظت 58
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ
اپنی شخصیت کو نکھارنے کی بجائے اپنے نامۂ اعمال کو نکھارنے کی فکر کیجئے۔

ڈینگی وائرس کے دو روحانی علاج

1. پارہ 7 سورۃُ الانعام کی آیت نمبر 16، 17 کاغذ پر لکھ کر پلاسٹک کوٹنگ کروا کر گھر کے دروازے پر لٹکا دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ تمام گھر والے ڈینگی وائرس سے محفوظ رہیں گے۔ قراٰنِ کریم سے یہ آیتیں فوٹو کاپی بھی کرواسکتے ہیں۔
2. ”یَاشَافِیَ الْاَمْرَاض “100 بار روزانہ صبح و شام پڑھ کر ڈینگی کے مریض پر دم کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ تین دن میں شفاء ملے گی اوّل آخر ایک بار درود شریف بھی پڑھ لیجئے۔

جو کوئی جمعرات کے دن ناخن تراشا کرے اِنْ شَآءَ اللہ فقیر نہ ہو گا۔(مراٰۃ المناجیح، 6/147)

نزلہ زکام کا روحانی علاج

ہر بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کے ساتھ سورۃُ الفاتحہ تین بار (اول آخر تین مرتبہ درود شریف) پڑھ کر تین روز تک روزانہ مریض پر دَم کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ نزلہ زکام سے نجات حاصل ہو گی۔(بیمار عابد، ص34)

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

ماہنامہ

رنگین شمارہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

نومبر 2022ء / ربیعُ الآخر 1444ھ

شمارہ: 11 — جلد: 6

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سراجُ الْاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین و ملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

قیمت	رنگین شمارہ: 150 روپے	سادہ شمارہ: 80 روپے
ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات	رنگین: 2500 روپے	سادہ شمارہ: 1700 روپے
ممبر شپ کارڈ (Membership Card)	رنگین: 1800 روپے	سادہ شمارہ: 960 روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ولایت کے حصول کا طریقہ

مفتی محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۶۲) الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ(۶۳)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔ (پ11، یونس:62، 63)

تفسیر: ولایت اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے، جو اپنی مشیت و حکمت سے اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے، چنانچہ اہلِ سُنّت کا عقیدہ یہ ہے کہ ولایت وہبی ہے، کسبی (محنت سے حاصل ہونے والی) نہیں۔ چنانچہ امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: وِلایت کسبی نہیں محض عطائی ہے، ہاں کوشش اور مُجاہدہ کرنے والوں کو اپنی راہ دکھاتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/606)

کتبِ عقائد میں ولی کی تعریف یوں ہے: الولی هو العارف باللہ تعالی وصفاته بحسب ما یمکن، المواظب علی الطاعات المجتنب عن المعاصی المعرض عن الانهماك فی اللذات والشهوات ترجمہ: ولی وہ ہے جو صفاتِ الٰہی کا ممکنہ حد میں معرفت رکھنے والا ہو، طاعتوں پر مواظبت کرنے والا، گناہوں سے بچنے والا اور لذات و شہوات میں ڈوبنے سے اِعراض کرنے والا ہو۔

(شرح العقائد النسفیۃ، ص316)

البتہ یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے اعلیٰ درجے کے اِخلاص و کمال پر مبنی نیک اعمال کی کثرت و مُداوَمت پر اُنہیں وِلایت کا انعام عطا فرمادیتا ہے۔ وہ اعمال کون سے ہیں جن پر یہ انعام عطا کیا جاتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت میں تو ربِّ کریم کی مشیّت ہے کہ چاہے تو کسی ایک عمل ہی پر مراتبِ عُلیا عطا فرمادے، لیکن اگر اولیاء کرام کے احوال و سیرت کا مطالعہ کریں تو اُن میں درج ذیل اوصاف عموماً مشترک نظر آتے ہیں کہ یا تو اِن اعمال پر وِلایت سے پہلے ہی اِستقامت نظر آتی ہے، یا ولایت ملنے کے بعد یہ اعمالِ صالحہ اُن کی زندگی میں واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ لہٰذا یہ اعمال اپنانے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ولیوں کے فیضان کا حصہ بھی عطا فرمادے گا۔ ولایت میں دوستی، محبت، قرب اور رجوع اِلَی اللہ کا معنیٰ پایا جاتا ہے لہٰذا محبت، دوستی، قرب اور رجوع اِلَی اللہ کے اوصاف اختیار کئے جائیں۔

پہلا عمل اتباعِ سنّت ہے کہ ولایت خدا کی محبوبیت ہے اور خدا کی محبوبیت اُسے ہی ملے گی جو اس کے محبوب کو محبوب رکھے گا اور محبوب کی محبوب اداؤں کو ادا کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ ترجمہ: اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا۔ (پ3، اٰل عمرٰن:31) یہ ایک ہی راستہ ہے یعنی سنتِ نبوی جس پر

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

چل کر ولایت کی منزلیں طے ہوتی ہیں اور اسی اتباعِ سنت کا ایک عظیم حصہ شریعتِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر چلنا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖؕ ﴾ ترجمہ: اور یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو ورنہ وہ راہیں تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گی۔ (پ8، الانعام:153)

دوسرا عمل تقویٰ ہے: تقویٰ گناہوں اور نفسانی خواہشات سے بچنے کا نام ہے اور تقویٰ کو اللہ تعالیٰ نے ولیوں کی نمایاں ترین صفت کے طور پر بیان فرمایا: ﴿ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَۚۖ(۶۲) الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَؕ(۶۳) ﴾ ترجمہ: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔ (پ11، یونس:62،63)

تیسرا عمل دل کو غیر اللہ سے پاک کرنا: خدا یکتا ہے اور وہ یکتائی کو پسند کرتا ہے اور ایمان کی مٹھاس اُسے ہی دیتا ہے، جو اُس سے سب سے بڑھ کر محبت کرے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِؕ ﴾ ترجمہ: اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ (پ2، البقرۃ:165) اور حدیث میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ دعا تعلیم فرمائی: اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِی حَتّٰی اَعْلَمَ اَنْ لَّنْ یُّصِیبَنِی اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِی وَ رِضًا بِمَا قَدَّرْتَ عَلَیَّ ترجمہ: اے اللہ! میں تیری بارگاہ سے ایسا ایمان اور یقین مانگتا ہوں جو میرے دل میں رَچ جائے، حتیٰ کہ میں یقین رکھوں کہ مجھے وہی کچھ پہنچ سکتا ہے جو تو نے میرے لیے لکھ دیا، اور مزید جو کچھ تو نے میرے مقدر میں لکھ دیا اُس پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ (مسند البزار، 12/19)

اسی لیے اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا دل ہر وقت خدا کے ساتھ لگا رہتا ہے، حتیٰ کہ غافل لوگ خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر بھی خدا سے واصل نہیں ہوتے، بلکہ اپنی دکانداری سوچ رہے ہوتے ہیں، جبکہ اللہ کا ولی بازار میں سودا بیچتے ہوئے بھی خدا کی یاد دل میں بسائے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ رِجَالٌۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ﴾ ترجمہ: وہ مرد جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی۔ (پ18، النور:37) جن کا دل غیر کی محبت سے پاک ہوتا ہے، اُنہیں عبادت سے لذت ملتی ہے، جیسے حدیث میں فرمایا: جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ ترجمہ: نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی۔ (مصنف عبد الرزاق، 4/249، حدیث:7969) بلکہ نماز اُن کی معراج ہوتی ہے، جیسا کہ روایت میں ہے: الصلوٰۃ معراج المومن ترجمہ: نماز مومن کی معراج ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 1/116)

چوتھا عمل حسنِ اخلاق: خدا کی صفات میں "حَلِیم، سَلام، وَهَّاب، مُعْطِی، صَبُور، شَکُور، کَرِیم، رَحِیم، رَحْمٰن، غَفَّار اور سَتَّار" ہے، تو وہ بندوں میں اپنی ایسی صفات کا عکس پسند فرماتا ہے، نیز تمام مخلوق اللہ کی عیال ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب میں پیارا وہ ہے جو اُس کی عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (شعب الایمان، 6/43، حدیث:7444) یونہی متقین کے متعلق فرمایا: ﴿ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴) ﴾ ترجمہ: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔ (پ4، اٰل عمران:134)

پانچواں عمل عاجزی ہے: متکبر خدا کو ناپسند ہیں، جیسا کہ فرمایا: ﴿ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ(۲۳) ﴾ ترجمہ: بیشک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (پ14، النحل:23) جبکہ عاجزی والے خدا کو پسند ہیں، فرمایا: ﴿ وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا ﴾ ترجمہ: اور رحمٰن کے وہ بندے جو زمین پر (عاجزی سے) آہستہ چلتے ہیں۔ (پ19، الفرقان:63) نیز عاجزی اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّت ہے اور محبوب کی ہر ادا خدا کو محبوب ہے۔ سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فتحِ مکہ کے موقع پر سر جھکائے

ہوئے مکّہ مکرّمہ میں داخل ہوئے۔(شرح سنن ابو داؤد لابن رسلان، 6/43)مزید خود نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ ترجمہ: کوئی بھی شخص اللہ تعالٰی کے لیے عاجزی اختیار کرے، تو اللہ تعالٰی اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (مسلم، ص1071، حدیث:6592)

چھٹا عمل نفس کا رضائے الٰہی پر راضی ہونا ہے: اولیاء کرام اپنی خوشی اور خواہش کو خدا کی مرضی پر قربان کر دیتے ہیں اور اپنا سب کچھ خدا کے حوالے کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَؕ ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے لیے جنت ہے۔(پ11، التوبۃ:111)اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: ﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ ﴾ ترجمہ: تم فرماؤ، بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔(پ8، الانعام:162)اور ایسوں ہی کے قول و عمل کے متعلق اللہ تعالٰی نے بیان فرمایا کہ وہ کہتے ہیں: ﴿ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴾ ترجمہ: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔(پ24، المؤمن:44)اور پھر یہی رضا و قضائے الٰہی پر راضی و مطمئن رہنے والی ہستیاں ہوتی ہیں جنہیں موت کے وقت ندا کی جاتی ہے: ﴿ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴾ ترجمہ: اے اطمینان والی جان، اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔(پ30، الفجر:27تا30)

ساتواں عمل ذکرِ الٰہی کو اپنی زندگی کا حصہ بنالینا: اولیاء کرام کی زندگی کا سب سے بڑا عمل خدا کی یاد ہے، خواہ زبان سے ہو یا دل سے یا اعضاء کے ذریعے، وہ ہمہ وقت اُسی کی یاد میں مشغول رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: ﴿ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ ﴾ ترجمہ: جو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔(پ4، اٰل عمرٰن: 191) اور فرمایا: ﴿ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِۙ ﴾ ترجمہ: اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں۔ (پ22، الاحزاب:35) اور فرمایا: ﴿ فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ ﴾ ترجمہ: تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔(پ2، البقرۃ:152) اور حدیثِ قدسی میں فرمایا گیا: انا جلیس من ذکرنی ترجمہ: جو مجھے یاد کرے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔(مرقاۃ المفاتیح، 5/68، تحت الحدیث:2285، مصنف ابن ابی شیبہ، 2/66، حدیث:1231)

اللہ تعالٰی ہمیں اولیاء کرام کی پاکیزہ سیرتوں کا فیضان عطا فرمائے اور ہم اللہ کی بارگاہ میں اس کے ولیوں کی محبت کا سوال کرتے ہیں جو سوال ہمیں اللہ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سکھایا ہے۔ اللّٰھم انی اسئلك حبك وحب من یحبك والعمل الذی یبلغنی حبك ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں، اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے، اور اس عمل کا بھی سوال کرتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچا دے۔(ترمذی، 5/296، حدیث:3501)

عُلَما کا حَق پہچانو!

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ یعنی وہ میرا اُمّتی ہی نہیں جو ہمارے بڑے کی عزّت نہ کرے، چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے۔(1)

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس فرمانِ عظمت نشان میں تین طرح کے افراد کے بارے میں ناراضی کا اظہار فرمایا اور انہیں تنبیہ فرمائی ہے: 1 بڑوں کی عزّت نہ کرنے والا 2 چھوٹوں پر شفقت و مہربانی نہ کرنے والا 3 اور عُلَما کا حق نہ پہچاننے والا۔

پہلے دو افراد کے بارے میں ایک اور حدیثِ پاک کی شرح کے تحت "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ستمبر 2022ء میں تفصیلی کلام گزرا ہے جبکہ تیسرے فرد کے بارے میں اس حدیثِ پاک کی شرح ملاحظہ کیجئے:

عُلَما کا حق نہ پہچاننے والا ہم میں سے نہیں! عُلَمائے کرام کا احترام کرنا اور ان کے حقوق کی رعایت کرنا، یہ اللہ پاک کی دی ہوئی توفیق و ہدایت سے ہی ممکن ہے اور یہ دونوں کام نہ کرنا رسوائی، خسارے اور نافرمانی کا سبب ہے۔(2) رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے بھی عُلَما کی عزّت وعظمت بیان کی جاتی رہی ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے ارشاد ہوا: اے ابراہیم! میں عَلِیم ہوں، ہر عَلِیم کو دوست رکھتا ہوں۔(3) یعنی علم میری صفت ہے اور جو میری اِس صفت (علم) پر ہے وہ میرا محبوب ہے۔(4) یوں ہی عالمِ باعمل کی عظمت بیان کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فرماتے ہیں: جس نے علم سیکھ کر اس پر عمل کیا اور علم پڑھایا اسے آسمان کی سلطنت میں عظیم شخص کہتے ہیں۔(5)

جب رسولُ اللہ تشریف لائے تو علمائے کرام کی عظمت و شان بیان فرمائی تاکہ لوگ اِس عظمت کو سامنے رکھ کر علمائے کرام کے حقوق کا خیال رکھیں اور اِن سے علم حاصل کریں۔ عظمتِ عُلَما کا مضمون جن احادیث میں موجود ہے، اُن میں سے چند یہ ہیں:

- رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ یعنی اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں دانش مند (دین کی سمجھ عطا) کرتا ہے۔(6) کوئی آدمی اپنے انجام سے واقف نہیں ہوتا سوائے فقہائے کرام کے، (کیونکہ وہ) سچی خبریں دینے والے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بتانے سے جانتے ہیں کہ ان کے ساتھ اللہ پاک کا ارادہ کیا ہے۔(7)
- بلاشبہ اللہ اور اُس کے فرشتے اور سب زمین والے اور سب آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی یہ سب درود بھیجتے ہیں علم سکھانے والے پر جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے۔(8)
- بے شک عالم کے لئے استغفار کرتے ہیں سب زمین والے اور سب آسمان والے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور بے شک عالم کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

سب ستاروں پر اور بے شک علما وارث، انبیاء کے ہیں اور بے شک پیغمبروں نے درہم و دینار میراث نہ چھوڑی (بلکہ) علم کو میراث چھوڑا ہے پس جو علم حاصل کرے اُس نے بڑا حصہ حاصل کیا۔[9]

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔[10] وجہ اُس کی ظاہر ہے کہ عابد اپنے نفس کو دوزخ سے بچاتا ہے اور عالم ایک عالَم (بہت سے لوگوں) کو ہدایت فرماتا ہے اور شیطان کے مکر وفریب سے آگاہ کرتا ہے۔[11]

حقوقِ علما کے سلسلے میں امیرِ اہلِ سنّت کا انداز امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: مسائل پڑھنے کا شوق، مسائل سیکھنے کا شوق، عُلَما سے پوچھنے کا شوق، کراچی کے دُور دراز علاقوں میں جاکر ان کے پاس حاضری دینا اور مسائل پوچھنا یہ میرا پُرانا مشغلہ رہا ہے، میں بظاہر چھوٹے سے مسئلے کے لئے بھی "مفتی وقارُ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ" کے پاس چلا جاتا تھا، اسی طرح "دارُ العلوم اَمجدیہ" جاتا تھا، علما سے پوچھتا تھا، احتیاطاً سینکڑوں کہتا ہوں ورنہ مفتی وقارُ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ سے شاید میں نے ہزاروں مسائل پوچھے ہوں گے، میں ان کی بارگاہ میں جاکر بیٹھا رہتا تھا، (بسا اوقات) ہم دو چار افراد مل کر جاتے تھے، (کراچی کے علاقے) ٹاور سے ہم بس میں بیٹھتے، ان کے مکانِ عظمت نشان تک پہنچنے کے لئے تقریباً سوا گھنٹہ لگتا تھا، پھر واپسی میں ہمیں بارہا (علاقہ) "صدر" تک بس ملتی تھی، اس کے بعد وہاں سے "کھارادر" پیدل آتے تھے، کبھی کھارادر تک کے لئے دوسری بس بھی مل جاتی تھی اور رات زیادہ ہوگئی تو کسی سے لفٹ لے لی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! مجھے مسائل سے دلچسپی اور انہیں سیکھنے کا شوق بچپن ہی سے تھا، میں مسائل پوچھتا رہتا تھا، اگرچہ اب سیکورٹی وغیرہ کی مجبوریوں کے سبب میرے لئے مختلف مقامات پر پہنچ کر علمائے کرام کی بارگاہوں میں حاضری دینے کی صورت نہیں رہی، تاہم کتابوں کے بغیر میرا گزارا اب بھی نہیں، نیز پوچھتا تو میں اب بھی رہتا ہوں، دعوتِ اسلامی کے دارُ الافتاء اہلِ سنّت کے مفتیانِ کرام سے باری باری موقع بہ موقع مسائل پوچھنے کا میرا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہِ الکریم! ہم علمائے کرام سے مَرْبُوط (یعنی ان سے رابطے میں) ہیں، جن لوگوں کو علمائے کرام میں دلچسپی نہیں ہے اور ان سے دینی مسائل دریافت کرنے کا جذبہ نہیں ہو تاوہ لوگ اکثر غلطیاں کرتے ہوں گے جن کا پتا ہوسکتا ہے کہ مرنے کے بعد ہی چلے۔ اللہ کریم ہمیں نفع دینے والا علم عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم[12]

عُلَما کے حق کا خیال یوں کیجئے (1) عُلَما سے بدتمیزی ہرگز مت کیجئے (2) علما سے مسئلہ ضرور پوچھئے مگر اس کے لئے مناسب وقت، بہتر جگہ، کم الفاظ کے ساتھ مناسب اندازِ گفتگو کا لحاظ ضرور رکھئے (3) علمائے کرام کی بات کاٹنے، دورانِ گفتگو بیزاری ظاہر کرنے اور ناشائستہ گفتگو کرنے سے مکمل پرہیز کیجئے (4) علما سے بدگمان ہونے سے خود بھی بچئے اور دوسروں کو بھی بچایئے (5) عُلَما کی جو نصیحت خلافِ مزاج محسوس ہو اور اُسے قبول کرنے میں نفس رکاوٹ بن رہا ہو تو اِسے شامتِ نفس جانئے (6) عُلَمائے کرام کے بارے میں جھوٹ بولنا اور الزام تراشی کرنا بھی باعثِ ہلاکت ہے، اس طرح کی کسی بھی ایکٹیویٹی سے مکمل گریز کیجئے (7) اپنی بات کی اہمیت بڑھانے کے لئے علمائے کرام کی طرف جھوٹ منسوب کرنے سے بالکل پرہیز کیجئے (8) بلا اجازتِ شرعی نہ کسی سنّی عالم کو اپنا مخالف بنایئے، نہ کسی سنّی عالم کی مخالفت کیجئے (9) علمائے کرام کے خلاف سوشل میڈیا پر چلنے والی مہم کا کبھی بھی حصّہ نہ بنئے کہ یہ وہ چنگاری ہے جو عوام کو علمائے کرام سے دور کرنے کا سبب بن کر معاشرے میں کئی گناہوں کی آگ بھڑکا سکتی ہے (10) عُلَمائے کرام کی غیبت سننے اور کرنے سے ہر صورت میں بچئے۔

اللہ کریم ہمیں بڑوں کا ادب کرنے، چھوٹوں پر شفقت کرنے اور عُلَما کا حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مکارم الاخلاق للطبرانی، ص367 (2) التیسیر، 2/331 (3) جامع بیان العلم وفضلہ، ص70 (4) فیضانِ علم و علما، ص20 (5) الزہد للامام احمد، ص97، رقم: 330 (6) بخاری، 1/43، حدیث: 71 (7) الاشباہ والنظائر، ص337 (8) ترمذی، 4/314، حدیث: 2694 (9) ابوداود، 3/444، حدیث: 3641 (10) ترمذی، 4/311، حدیث: 2690 (11) فیضان علم وعلما، ص18 (12) ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2022ء ملتقطاً۔

اللہ والوں سے مدد (قسط:01)

مولانا عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

کائنات میں رات دن ہونے والی بڑی بڑی تبدیلیوں سے لے کر پتوں کی کھڑ کھڑاہٹ تک ہر کام اللہ پاک کی مرضی، اسی کی قدرت اور اختیار سے ہوتا ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر پتّا تو دور ریت کا ایک ذرّہ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہِل سکتا۔ تمام تر قوّتوں اور طاقتوں کا مالک ہمارا پیارا پروردگار جب کسی سے راضی ہو جائے، کسی پر مہربان ہو جائے تو اپنے لامحدود اختیارات اور قدرتوں میں سے جتنا چاہتا ہے اپنے اس خاص بندے کو عطا فرما دیتا ہے جس سے اس کے خزانوں بھی میں کوئی کمی نہیں آتی، نہ ہی مَعاذَ اللہ وہ بندہ خدا بن جاتا ہے۔

اللہ پاک کی ایسی عطا کے بے شمار نظارے ہمیں انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی زندگیوں میں صاف نظر آتے ہیں جیسا کہ بیماروں کو شفا دینے والا اللہ کریم ہے، اس نے اپنے پیارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو اس قدرت کا مَظہر بنا دیا جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِۚ ﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: میں پیدائشی اندھوں کو اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتا ہوں۔[1]

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فرما رہے ہیں میں شفا دیتا ہوں، میں زندہ کرتا ہوں ساتھ ہی اس بات کو بھی ذکر فرما دیا کہ یہ سب کچھ خود سے اپنی ذاتی طاقت و قوّت سے نہیں کرتا بلکہ یہ سب اللہ کریم کی دی ہوئی طاقت و اختیار سے ہی کرتا ہوں۔ جب اللہ والے اللہ پاک کی قدرت کے مظہر ہیں تو ان سے مصیبت، پریشانی اور دکھ درد میں مدد مانگنا بالکل جائز ہے۔ اس لیے کہ اللہ کے مقبول بندوں کی مدد دراصل اللہ کریم ہی کی مدد ہے۔

عقیدہ: اِسلامی عقیدے کے مطابق اگر کوئی آدمی یہ عقیدہ رکھتے ہوئے انبیائے کرام اور اولیائے کرام سے مدد مانگے کہ وہ اللہ پاک کی اجازت کے بِغیر بذاتِ خود نَفع و نقصان کے مالک ہیں تو یہ یقیناً شرک ہے جبکہ اِس کے برعکس اگر کوئی آدمی حقیقی مددگار اور نَفع و نقصان کا حقیقی مالک اللہ کریم کو مان کر کسی کو مَجازاً (یعنی غیر حقیقی طور پر) اور محض عطائے الٰہی سے مددگار سمجھتے ہوئے مدد مانگے تو یہ بالکل جائز ہے، ہرگز شرک نہیں اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث
اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

اللہ والوں کے مددگار ہونے کے ثبوت پر ایک قرآنی آیت ملاحظہ فرمائیے: ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ(۴)﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: تو بیشک اللہ خود ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں۔[2]

اس آیت میں حضرت جبریل علیہ السّلام اور نیک مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مددگار فرمایا گیا اور فرشتوں کو ظہیر یعنی معاون قرار دیا گیا، جس سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ اللہ کریم کے بندے مددگار ہیں۔ جب یہ مددگار ہیں تو ان سے مدد مانگنا بھی جائز ہے۔

اللہ ربُّ العزت ایک اور مقام پر غیرُ اللہ سے مدد مانگنے کا یوں حکم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔[3]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ یہ آیتِ مبارکہ نقل کرکے فرماتے ہیں:

کیا صبر خدا ہے جس سے استعانت کا حکم ہوا ہے؟ کیا نماز خدا ہے جس سے استعانت کو ارشاد کیا ہے۔ دوسری آیت میں فرماتا ہے: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔[4]

کیوں صاحب! اگر غیرِ خدا سے مدد لینی مطلقاً محال ہے تو اس حکمِ الٰہی کا حاصل کیا؟ اور اگر ممکن ہو تو جس سے مدد مل سکتی ہے اس سے مدد مانگنے میں کیا زہر گھل گیا![5]

غیرُ اللہ سے مدد مانگنے کے بارے میں بہت سی احادیث بھی ہیں، جن کے بارے میں سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت فرماتے ہیں:

حدیثوں کی تو گنتی ہی نہیں بکثرت احادیث میں صاف صاف حکم ہے کہ (۱) صبح کی عبادت سے استعانت کرو (۲) شام کی عبادت سے استعانت کرو (۳) کچھ رات رہے کی عبادت سے استعانت کرو (۴) علم کے لکھنے سے استعانت کرو (۵) سحری کے کھانے سے استعانت کرو (۶) دوپہر کے سونے سے استعانت و صدقہ سے استعانت کرو (۷) حاجت روائیوں میں حاجتیں چھپانے سے استعانت کرو۔[6]

مزید چند احادیث ملاحظہ فرمائیے:

(1) ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِذَا نَفَرَتْ دَابَّةُ اَحَدِكُمْ، اَوْ بَعِيرُهُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ لَا يَرَى بِهَا اَحَدًا فَلْيَقُلْ اَعِينُوا عِبَادَ اللهِ یعنی جب تم میں سے کسی کی سواری یا اونٹ ایسی ویران جگہ میں بھاگ جائے جہاں کوئی بندہ نظر نہ آئے تو تم یوں پکارو: اَعِينُوا عِبَادَ اللهِ یعنی اے اللہ کے بندو! مدد کرو! فَاِنَّهٗ سَيُعَانُ تو بے شک جلد اس کی مدد کی جائے گی۔[7]

(2) حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فَضْلًا سِوَى الْحَفَظَةِ يَكْتُبُونَ مَا يَسْقُطُ مِنْ وَّرَقِ الشَّجَرِ، فَاِذَا اَصَابَتْ اَحَدَكُمْ عَرْجَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُنَادِ اَعِينُوا عِبَادَ اللهِ رَحِمَكُمُ اللهُ یعنی بے شک اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ اللہ پاک کے کچھ ایسے فرشتے بھی ہیں جو درختوں سے گرنے والے ہر پتّے کو لکھ لیتے ہیں۔ تو جب تم میں سے کسی کو سفر میں رکاوٹ پیش آئے تو اسے چاہئے کہ یوں پکارے: اَعِينُوا عِبَادَ اللهِ رَحِمَكُمُ اللهُ یعنی اے اللہ کے بندو! مدد کرو، اللہ کریم تم پر رحم فرمائے۔[8] (3) ایک روایت میں غیرُ اللہ سے مدد طلب کرنے کی یوں ترغیب دلائی گئی: اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلَى ذَوِي الرَّحْمَةِ مِنْ اُمَّتِي تُرْزَقُوا وَتُنْجَحُوا یعنی میرے رَحْم دل اُمّتیوں سے حاجتیں مانگو رزق اور مطلوب پالو گے۔[9] (4) اُطْلُبُوا الْخَيْرَ وَالْحَوَائِجَ مِنْ حِسَانِ الْوُجُوهِ یعنی بھلائی اور حاجتیں خوبصورت چہرے والوں سے مانگو۔[10]

جاری ہے۔۔۔

(1) پ3، اٰل عمرٰن:49 (2) پ28، التحریم:4 (3) پ1، البقرۃ:45 (4) پ6، المآئدۃ:2 (5) فتاویٰ رضویہ، 21/305 ملتقطاً (6) فتاویٰ رضویہ، 21/305 ملتقطاً (7) مصنف ابن ابی شیبہ، 15/384، حدیث:30438 (8) مصنف ابن ابی شیبہ، 15/345، حدیث:30339 (9) جامع الصغیر، ص72، حدیث:1106 (10) المعجم الکبیر، 11/67، حدیث:11110۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 روزانہ قراٰنِ پاک پڑھیے

سُوال: روزانہ کتنا قراٰنِ پاک پڑھنا چاہئے؟

جواب: روزانہ جتنا قراٰنِ پاک پڑھنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں البتہ شجرۂ قادریہ میں روز ایک پارہ تلاوت کرنے کا لکھا ہے تاکہ ایک مہینے میں ایک بار قراٰنِ کریم ختم ہو جائے۔ ہمارے جامعاتُ المدینہ کے بعض طلبہ ایسے بھی ہیں جو روزانہ قراٰنِ کریم کی ایک منزل ختم کرتے ہیں۔ قراٰنِ کریم میں سات منزلیں ہیں تو وہ سات دِن میں قراٰنِ کریم ختم کرلیتے ہیں بَہر حال جتنا پڑھ سکتا ہے پڑھے اور کوشش کرے جب تک دِل لگا رہے پڑھتا رہے، روزانہ ایک منزل پڑھ لے تو مدینہ مدینہ۔

(مدنی مذاکرہ، 6صفر المظفر 1441ھ)

2 گیارھویں کی نیاز کھلانے کی صُورتیں

سُوال: گیارھویں شریف کی نیاز رِشتے داروں کو بُلا کر کھلا دی جائے یا ڈبّوں میں پیک کرکے غریبوں میں تقسیم کر دی جائے؟

جواب: دونوں صُورتیں صحیح ہیں۔ سب کو بُلا کر کھلانے میں اگر "اجتماعِ خیر" کرنا ممکن ہو، جیسے تِلاوت، نعت شریف اور سنّتوں بھرا بیان ہو، نیز آنے والوں کو مان اور عزّت دی جائے تو یہ بہتر ترکیب ہے، اِس میں اور بھی ثواب کے کام کئے جاسکتے ہیں۔ اگر ایسا ہو کہ بُلا کر کھلانے میں محدود لوگ آئیں گے، لیکن اگر ڈبّے بنا کر گھروں میں تقسیم کئے جائیں گے تو گھر کا ہر فرد مثلاً اِسلامی بہنیں اور چھوٹے بچّے بھی نیاز کھالیں گے تو ایسا بھی کیا جاسکتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 8ربیع الآخر 1441ھ)

3 "ماہِ فاخر" کا کیا مطلب ہے؟

سُوال: "ماہِ فاخر" اور "قطبِ ربّانی" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: "ماہِ فاخر" یعنی ایسا مہینا جس پر فخر و ناز کیا جائے، بہت اعلیٰ دَرَجے کا مہینا۔ "قطبِ ربّانی" یعنی اللہ پاک کی طرف سے مقرر کئے ہوئے قُطب۔ جو بھی وِلایت، قطبیت، غوثیت اور اَبدالیت ہوتی ہے یہ سب اللہ پاک کی طرف سے ہی عطا ہوتی ہے۔ اگر غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو قُطب بنایا جیسے چور کو قُطب بنا دیا تھا تو یہ بھی حقیقت میں اللہ پاک ہی کی طرف سے ہے کہ اللہ پاک نے ان کو یہ طاقت دی تو انہوں نے اس کو قُطب بنا دیا۔ (مدنی مذاکرہ، 7ربیع الآخر 1441ھ)

4 "اتنی نیکیاں بھی نہ کرو کہ خُدا کی جزا کم پڑ جائے" کہنا کیسا؟

سُوال: یہ کہنا "بھائی! اتنی نیکیاں بھی نہ کرو کہ خُدا کی جزا کم پڑ جائے" کیسا ہے؟

جواب: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ! یہ کُھلا کُفر ہے۔ کسی نے

اگرچہ یہ جملہ مذاق میں بولا ہو گا لیکن مذاق میں بولا گیا کُفر بھی کُفر ہی ہوتا ہے۔ توبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ! ایسا سوچنا بھی نہیں چاہئے اور مسلمان ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہ بُری صحبتوں اور فلمی ڈائیلاگ سننے کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اللہ پاک کَرَم فرمائے اور ہمارا اِیمان سَلامت رکھے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 محرم الحرام 1441ھ)

5 مَکّار کسے کہتے ہیں؟

سُوال: مکّار کسے کہتے ہیں؟

جواب: مکّار کا معنیٰ "دھوکے باز" ہے۔ کسی مسلمان کو مکّار کہنا ایک طرح کی گالی ہے اور اِس میں مسلمان کی توہین بھی ہے۔ اگر کسی کو مکّار کہا تو اس سے معافی بھی مانگیں اور توبہ بھی کریں۔ (مدنی مذاکرہ، 28 جُمادَی الاُخریٰ 1441ھ)

6 تیری ایسی کی تیسی!

سُوال: کسی مسلمان کو یہ بولنا کیسا کہ "تیری ایسی کی تیسی"!

جواب: یہ ایک طرح کی گالی ہے، سامنے والے کا اِس سے دِل دُکھے گا اور اُس کی تذلیل و توہین ہو گی۔ نیز اِس جُملے میں بسا اوقات ڈرانا، دھمکانا، خوفزدہ کرنا وغیرہ شامل ہو سکتا ہے۔ اِس لئے یہ جُملہ نہیں کہا جاسکتا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ "ہم شَریف کے ساتھ شَریف ہیں اور بَدمَعاش کے ساتھ بَدمَعاش۔" ایسا کہنے والے بدمعاش ہی ہوتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 6 ربیعُ الآخر 1441ھ)

7 بیوی کا شوہر کو کم پڑھا لکھا ہونے کا طعنہ دینا کیسا؟

سُوال: بیوی اپنے شوہر کو کہے کہ میں زیادہ پڑھی لکھی ہوں اور تم مجھ سے کم پڑھے لکھے ہو، کیا اِس طرح کہہ کر وہ اس کی تَذلیل کر سکتی ہے؟

جواب: توبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ! یہ کہنے سے شوہر کا دِل دُکھ سکتا ہے۔ اس عورت کے پاس کاغذ کی لکھی ہوئی سند ہو گی لیکن بعض اوقات شوہر کے پاس بہت سا تجرِبہ ہوتا ہو گا اگرچہ وہ پڑھا لکھا نہ ہو۔ بہرحال اس طرح کسی کو بولنا سخت دِل آزاری کا سبب ہو سکتا ہے۔ میں اپنے پاس ملاقات کیلئے تشریف لانے والے اسلامی بھائیوں کو دینے کے لئے رِسالہ رکھتا ہوں، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کو رِسالہ دینے لگتا ہوں تو دوسرا اسلامی بھائی بولتا ہے کہ ان کو اُردو نہیں آتی، میں نے ایسوں کو سمجھایا ہے کہ اس طرح نہ بولا کریں کیونکہ اس سے سامنے والے کا دِل دُکھ سکتا ہے، ظاہر ہے پاکستان میں رہنے والے کو اُردو پڑھنا لکھنا نہ آنا تعجب کی بات ہے، ہاں اگر وہ خود بول دے کہ مجھے اُردو نہیں آتی تو الگ بات ہے۔ میں نے ایسے لوگ بھی دیکھیں ہیں جو بہترین انگریزی جانتے ہیں، عام پڑھا لکھا شخص ان کو دیکھ کر حیران رہ جائے لیکن وہ اُردو میں کمزور ہوتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 7 ربیعُ الآخر 1441ھ)

8 بَہو کے دروازے پر کچرا رکھنے والی ساس

سُوال: اگر ساس اُوپر کی منزل پر رہتی ہو اور اپنے گھر کا کچرا کسی تھیلی میں ڈال کر بَہو کے دروازے پر رکھ دیتی ہو تو بَہو کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: بَہو کو صبر کرنا چاہئے اور کچرا اُٹھا کر کچرا کونڈی تک پہنچانے کا انتظام کرنا چاہئے۔ اگر یہ ساس سے لڑے گی تو گھر کا سکون برباد ہو گا اور صبر کی صورت میں ملنے والا اجر بھی جاتا رہے گا، اِس لئے اپنی ساس کی خدمت اور دلجوئی کرے۔ البتہ ساس اگر یہ سب بَہو کو ستانے کے لئے کرتی ہے تو وہ گُناہ گار ہو گی۔ (مدنی مذاکرہ، 13 صفر المظفر 1441ھ)

9 دورانِ اَذان کھانا کھانا کیسا؟

سُوال: کیا دَورانِ اَذان کھانا کھا سکتے ہیں؟

جواب: اگر پہلے سے کھانا کھا رہے ہیں تو کھانا جاری رکھ سکتے ہیں۔ (درمختار، 2/81) اگر اذان سے پہلے کھانا شروع نہیں کیا تو بہتر یہی ہے کہ اَذان کا جواب دے دیں پھر کھانا شروع کریں۔ اگر کھانا روک کر اَذان کا جواب دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں کہ اَذان کا جواب دینا بڑے ثواب کا کام ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 6 صفر المظفر 1441ھ)

دَارُالْاِفْتَاء اَھلِسُنّت

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 بزرگانِ دین کے لئے نذر ماننا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بزرگانِ دین کے لئے نذر ماننا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے کہ نذر، اللہ پاک کے لئے خاص ہے، تو کیا غیرُ اللہ کی نذر نہیں مان سکتے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نذر اور منّت دو طرح کی ہوتی ہے: 1 نذرِ شرعی اور 2 نذرِ عُرفی، نذرِ شرعی یہ ہے کہ اللہ پاک کے لئے کوئی ایسی عبادت اپنے ذِمّہ لازم کرلینا، جو لازم نہیں تھی، مثلاً یہ کہنا کہ میرا یہ کام ہو جائے، تو میں 100 نفل پڑھوں گا وغیرہ، نذرِ شرعی کی کچھ شرائط ہوتی ہیں اگر وہ پائی جائیں تو نذر کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے اور پورا نہ کرنے سے آدمی گناہ گار ہوتا ہے۔ اور نذرِ عُرفی کا معنیٰ، نذرانہ اور ہدیہ ہے، مثلاً انبیاءِ کرام اور اولیاءِ عظام کے لیے اس طرح نذر ماننا کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے، تو میں فلاں بزرگ کے نام پر کھانا کھلاؤں گا، یہ نذرِ عُرفی ہے، اسے پورا کرنا واجب تو نہیں، البتہ بہتر ہے کہ اسے بھی پورا کیا جائے۔

اللہ پاک کے علاوہ کسی نبی یا ولی کی نذرِ عُرفی ماننا جائز ہے، کیونکہ اس میں بندے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ میں یہ نیک کام اللہ پاک کی رضا کے لیے کروں گا، لیکن اس کا ثواب فلاں بزرگ کو ایصال کروں گا اور اس میں کوئی حرج والی بات نہیں، اس کو نیاز بھی کہتے ہیں، البتہ نذرِ شرعی اللہ پاک کے ساتھ خاص ہے، اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کیلئے ماننا، ممنوع ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطّاری

2 نمازِ عصر کے بعد سجدۂ شکر ادا کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عصر کے بعد سجدۂ شکر کرنا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سجدۂ شکر یا نمازِ شکر نفل نماز ہے اور عصر کی نماز کے بعد نوافل ادا کرنے سے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے منع فرمایا ہے،

لہٰذا نمازِ عصر کے بعد سجدۂ شکر یا نمازِ شکر ادا کرنا، مکروہِ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطّاری

3 نمازِ اوّابین کی ادائیگی کا طریقۂ کار

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مغرب کی نماز کے بعد 2 سنتیں اور نفل پڑھنے سے صلوۃ الاوابین والا مستحب ادا ہو جائے گا یا دو سنتوں کے بعد الگ سے چھ نفل پڑھنے ہوں گے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مغرب کے فرضوں کے بعد کی دو سنت اور چار نفل کے مجموعہ کا نام صلوۃ الاوابین ہے، لہٰذا اگر کسی نے مغرب کی نماز کے بعد دو سنتیں اور چار نفل پڑھے، تو اس کا صلوۃُ الْاَوّابین والا مستحب ادا ہو جائے گا، ہاں صرف دو سنتوں اور دو نفل سے نمازِ اوابین ادا نہیں ہو گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مصدق	مجیب
مفتی محمد قاسم عطّاری	ابو الفیضان عرفان احمد مدنی

4 کاروبار کے لئے رقم قرض لینے کی بجائے سامانِ تجارت ادھار خریدنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں اپنے دوست سے کاروبار کے لیے کچھ رقم لینا چاہتا ہوں اور دوست کو اپنی رقم پر کچھ نفع بھی چاہیے جس کے لیے ہم یہ طریقہ اپنانا چاہتے ہیں کہ مجھے جو مال چاہیے، مثلاً: کچن کا سامان، چولہے، چمٹیاں وغیرہ درکار ہیں، تو میرا دوست مارکیٹ سے 50 لاکھ روپے کا مال خرید کر مجھے قیمتِ خرید بتا کر 52 لاکھ روپے میں اُدھار پر بیچ دے گا، اس طرح ان کو 2 لاکھ روپے نفع مل جائے گا اور مجھے جو مال درکار تھا، وہ مل جائے گا۔ شرعی رہنمائی فرمادیں کہ کیا ہم یہ طریقہ اپنا سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں بیان کردہ طریقہ شرعاً جائز ہے، اس میں حرج نہیں، کیونکہ یہ ایک قسم کی خرید و فروخت (بیع مرابحہ) ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ جب آپ دوست سے ادھار میں مال خریدیں گے، تو آپ کا دوست پہلے اس مال پر خود یا دوست کا وکیل قبضہ کرلے، پھر آپ کو بیچے، قبضہ کرنے سے پہلے نہیں بیچ سکتا۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ سودا کرتے ہوئے ادھار کی مدت طے کرلی جائے اور ساتھ (جرمانے وغیرہ کی) کوئی ناجائز شرط نہ لگائی جائے۔ اگر مدت معین نہ کی، یا ساتھ جرمانے وغیرہ کی کوئی ناجائز شرط لگائی، تو اس کی وجہ سے یہ عقد (Contract) فاسد اور ناجائز ہو جائے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطّاری

فریاد

سیلاب زدگان اور دعوتِ اسلامی

Flood-affectees and Dawat-e-Islami

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ (پ26، الحجرات:10)

اُمّت کے غم خوار نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: تم مسلمانوں کو آپس کی رحمت، باہمی محبت اور مہربانی میں ایک جسم کی طرح دیکھوگے کہ جب ایک عُضْو بیمار ہو جائے تو سارے جسم کے اَعضاء بے خوابی اور بخار کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ جبکہ ایک روایت میں ہے کہ سارے مسلمان ایک شخص کی طرح ہیں، جب اس کی آنکھ میں تکلیف ہوگی تو سارے جسم میں تکلیف ہوگی اور اگر اس کے سر میں درد ہو تو سارے جسم میں درد ہوگا۔

(بخاری،4/103، حدیث:6011، مسلم، ص1071، حدیث:6589)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رحمت ہے کہ میرے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ دعوتِ اسلامی والوں کو عشقِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ساتھ امتِ مصطفےٰ کا درد اور اُمّت کی محبت بھی گھول گھول کر پلاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت جب اور جہاں تکلیفوں، پریشانیوں اور دُکھوں میں مبتلا نظر آتی ہے وہاں یہ احساس اپنا اثر دِکھانا شروع کر دیتا ہے اور دعوتِ اسلامی والے وہاں دینی اور فلاحی کاموں کے لئے ایکٹیو ہو جاتے ہیں۔

یوں تو اللہ پاک کے کرم سے دعوتِ اسلامی 41 سال سے بھلائی کے کاموں میں مصروفِ عمل ہے، دنیا بھر میں ہزاروں مَقامات پر دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران موجود ہیں، صرف پاکستان میں کم و بیش 5 لاکھ ذمہ داران ڈویژن، ڈسٹرکٹ، تحصیل، یوسی اور وارڈ لیول پر دعوتِ اسلامی کے تنظیمی سیٹ اپ کا حصہ ہیں۔ لاکھوں لاکھ مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی تعداد اس کے علاوہ ہے، جبکہ دعوتِ اسلامی سے محبت کرنے والوں اور بغیر ذمہ داری کے بھی دینِ مَتین کی خدمت اور مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے والوں کی دعوتِ اسلامی میں کمی نہیں ہے۔ پچھلے دنوں ہمارے پیارے وطن پاکستان میں جس سیلابی صورتحال کا سامنا ہوا کہ جس سے ہمارے ملک کا ایک بہت بڑا حصہ متأثر ہوا، اس میں متأثرین کی تقسیم بھی اسی طرح ہی تھی، مگر چونکہ دعوتِ اسلامی کا نیٹ ورک پہلے ہی سے گاؤں گاؤں، شہر شہر اور ملک بہ ملک پھیلا ہوا ہے اس لئے دعوتِ اسلامی کے شعبے FGRF کو اُمّت کی خیر خواہی کرنے میں دیگر کئی اداروں کی بنسبت سہولت رہی کیونکہ عام طور پر جو جس علاقے کا ہوتا ہے اسے اپنے علاقے کے لوگوں کا پتا ہوتا اور ان لوگوں کے حالات و معاملات سے وہ کچھ نہ کچھ آگاہ بھی ہوتا ہے، تو دعوتِ اسلامی کے نیٹ ورک

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

سے FGRF کو ایک اور فائدہ یہ بھی ہو گیا کہ ضرورت مندوں تک پہنچنا آسان ہو گیا، ہم نے اپنا یہ ذہن بنایا ہوا ہے کہ **قوم کا چندہ ہمارے پاس امانت ہوتا ہے، عاشقانِ رسول اپنا چندہ دعوتِ اسلامی کو آنکھیں بند کرکے (یعنی اعتماد کرکے) دیتے ہیں تو دعوتِ اسلامی والوں کو وہ چندہ اپنی آنکھیں کھول کر (یعنی شریعت کے مطابق) استعمال کرنا ہوتا ہے۔**

البتہ اس بار پاکستان میں جو سیلابی صورتحال ہوئی اس میں متأثرین تک ان کی ضروریات کا سامان پہنچانے میں کچھ دِقّت کا سامنا کرنا پڑا، اس کی دو وجوہات تھیں ایک تو متأثرین کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی اور ساتھ ہی کئی علاقے اور شہر چاروں طرف سے پانی میں ڈوبے ہوئے تھے جس کے سبب زمینی رابطہ ان علاقوں سے منقطع ہو چکا تھا، ایک بڑا پرابلم یہ بھی تھا کہ کچھ شَرپسند، دنیاوی مال کے حریص، دنیا سے محبت اور اپنی آخرت کو خراب کرنے والے لوگ راستوں پر بیٹھ کر متأثرین کی مدد کے لئے پہنچنے والے افراد کی گاڑیوں اور ٹرکوں کو لوٹ رہے تھے اور بعض مقامات پر تو تشدد بھی کر رہے تھے، اللہ پاک کی رحمت سے ان شَرپسند عَناصِر کی وجہ سے دعوتِ اسلامی متأثرین کی مدد سے پیچھے نہیں ہٹی بلکہ آگے بڑھ بڑھ کر اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرتی رہی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے ملک کے دیگر کئی اداروں کے ساتھ ساتھ ہماری فورسز نے بھی ہمارے ساتھ تعاون کیا اور سیلاب زدگان تک ان کی ضروریاتِ زندگی پہنچانے میں ہماری بہت مدد کی، اللہ پاک کے کرم سے پکے ہوئے کھانے، خشک راشن، نقد رقم اور دیگر امدادی سامان کے کئی ٹرکوں اور گاڑیوں کے ساتھ ساتھ C-130 کے جہاز بھی متاثرہ علاقوں کی جانب بھیجے گئے۔

یاد رہے کہ سیلاب سے متأثرہ افراد کی مدد کے کام کو دعوتِ اسلامی کے شعبے FGRF نے تین مراحل میں تقسیم کیا ہوا ہے:

پہلا مرحلہ ان متأثرین کو کھلے آسمان تلے پانی کے بیچ میں زندہ رکھنے کی کوشش کرنا۔ اس کے لئے ان متأثرین کو جہاں راشن پہنچانے کا انتظام کیا گیا وہیں بے شمار مقامات پر روزانہ کی بنیاد پر متأثرین کو کھانا پکا کر پہنچایا جاتا رہا، جہاں کمبل اور بستروں کی ضرورت تھی وہاں یہ چیزیں ان متأثرین کو پیش کی گئیں، کئی مقامات پر خیمہ بستیاں قائم کی گئیں جبکہ جہاں جہاں ممکن تھا وہاں ٹینٹ لگا کر نمازوں کا اہتمام کیا گیا اور ان متأثرین کو دین کی تعلیمات پہنچانے کی کوشش بھی کی گئی، یوں کہئے کہ انہیں جسمانی غذا کے ساتھ ساتھ روحانی غذا بھی پہنچانے کا اہتمام کیا گیا۔

دوسرا مرحلہ ان متأثرین کی صحت کا تحفظ کرنا، انہیں اور ان کے جانوروں کو بیماریوں سے بچانا، ان کے علاج معالجے کا اہتمام کرنا۔ اس کے لئے جہاں متأثرین کو مچھر دانیاں پہنچانے کا اہتمام کیا گیا وہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل اسٹاف نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ خود کو پیش کیا اور بے شمار مقامات پر سیلاب سے متأثرہ مریضوں کے میڈیکل کیمپس قائم کئے۔

تیسرا مرحلہ ان متأثرین کی بَحالی یعنی ان کی مساجد اور ان کے مدارس کو دوبارہ بنوانا، ان کے مکانات کو تعمیر کروانا اور ان کے روزگار کا اہتمام کرنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ان تینوں مَراحِل پر اب بھی کئی مقامات پر اُمّت کی خیر خواہی کا کام جاری ہے۔

میری تمام تر عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت سے **فریاد** ہے! محبتِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت سے پیار کیا جائے اور اس سے دکھ درد دُور کئے جائیں، میرے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت اس وقت پریشان ہے، مصیبتوں میں گھری ہوئی ہے اور اللہ پاک نے ہمارے وطنِ عزیز میں مالداروں کی کمی بھی نہیں رکھی، لہٰذا آگے بڑھ کر غم زَدوں کی مدد کیجئے اور ان دُکھیاروں کے دِلوں کی دعائیں لیجئے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Account Details: Dubai Islamic Bank Title: Dawat E Islami - Faizan Global Relief Foundation (FGRF)
ACCOUNT NO: 1760135392017 IBAN NO: PK53DUIB0000000135392017

ہیلپ لائن نمبر: 03152678657

شافعِ محشر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میدانِ حشر میں

مولانا ابو الحسن عطاری مدنی*

میدانِ محشر میں انداز:

36 اَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں ہی قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں، جس کے نیچے آدم علیہ السّلام اور دیگر (سب لوگ) ہوں گے، فخر نہیں ہے۔ (1)

گزشتہ ماہ کے مضمون میں شامل احادیثِ "اَنَا" میں حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میدانِ حشر میں آمد کے انداز و احوال کا ذکر تھا جبکہ آج کے اس مضمون میں مذکور احادیثِ کریمہ میں نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے میدانِ حشر میں انداز اور آپ کی مصروفیات کا ذکر ہے۔

مذکورہ حدیث میں لِوَاءُ الْحَمْد یعنی حمد کا جھنڈا رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ہونے کا بیان ہے، اس کی شرح و تفصیل میں مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی (یعنی لِوَاءُ الْحَمد) کے بہت معنی کئے گئے ہیں: ایک یہ کہ واقعی ایک جھنڈے کا نام لِوَاءُ الْحَمْد ہے، یہ جھنڈا اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت ہے جو صرف حضور کو عطا ہوگی کیونکہ اللہ کی حمد سب سے افضل ہے۔ دوسرے یہ کہ قیامت میں سب سے پہلے سجدہ میں جاکر اللہ تعالیٰ کی بے مثال حمد حضور ہی کریں گے، ایسی حمد جو اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو اور علانیہ حمد بھی حضور ہی کریں گے حمد کے جھنڈے سے یہ ہی مراد ہے یعنی اعلان حمد۔ تیسرے یہ کہ حمد سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا حضور کی حمد فرمانا اور آپ کی حمد کا اعلان فرمانا کہ تمام دنیا اور خود خدا تعالیٰ حضور کی حمد فرمائے، آپ کی حمد کا اعلان کرے۔ (حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اسی حمد کے بارے میں قراٰنِ پاک میں رب فرماتا ہے: ﴿عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا(۷۹)﴾ ان ہی وجوہ سے حضورِ انور کا نام احمد، محمد اور محمود ہے بلکہ حضور کی اُمّت کا نام ہے حمّادون (یعنی ہر حال میں حمدِ الٰہی کرنے والی) کیونکہ یہ حضور محمد کی اُمّت ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اگر جھنڈے سے مراد ظاہری جھنڈا ہے تو معنی یہ ہیں کہ سارے نبی میرے اس جھنڈے

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

تلے جمع ہو کر حمدِ الٰہی کریں گے، ہم ان کے امام ہوں گے اور اگر وہاں جھنڈے سے مراد تھی حمدِ الٰہی تو مطلب یہ ہے کہ سب ہمارے بتانے سکھانے سے حمد الٰہی کریں گے اور اگر وہاں مراد تھی حضور کی حمد تو مطلب یہ ہے کہ رب تعالیٰ بھی ہماری حمد کرے گا اور ساری مخلوق حتی کہ انبیائے کرام بھی ہماری حمد کریں گے۔[2]

میدانِ حشر میں ملجاوماویٰ:

37 اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں ہی تمام رسولوں کا قائد (سردار) ہوں گا فخر نہیں ہے۔[3] 38 اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں ہی قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور فخر نہیں۔[4] 39 اَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوا ترجمہ: جب لوگ مایوس ہوجائیں گے تو میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں۔ 40 اَنَا خَطِيبُهُمْ اِذَا وَفَدُوا ترجمہ: میدانِ حشر میں جب لوگ وفد کی صورت میں میرے پاس آئیں گے تو ان کی طرف سے اللہ کی بارگاہ میں ہی نمائندہ بنوں گا۔[5] 41 اَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوا ترجمہ: میں ہی ان کا شفیع ہوں گا جب ان کو روک دیا جائے گا۔[6] 42 اَنَا خَطِيبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوا ترجمہ: جب لوگ خاموش ہونگے تو میں ہی ان کا ترجمان ہوں گا۔[7]

ان احادیثِ کریمہ میں حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے میدانِ حشر میں، ساری مخلوق کے ملجا و ماویٰ (یعنی پناہ گاہ)، قائد، سردار، شفیع ہونے کا بیان ہے۔

یہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہوگا۔ اُس دن زمین تانبے کی ہوگی اور آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ تپش سے بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستّر گز زمین میں جذب ہوجائے گا۔ حشر کی اس گرمی اور پریشانی میں پریشان حالوں کے لئے شافعِ محشر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات گرامی کس طرح خیر خواہی کا ذریعہ بنے گی، اس کی منظر کشی صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے قلم سے ملاحظہ فرمایئے:

اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیے کہ ہم کو اِن مصیبتوں سے رہائی دلائے، ابھی تک تو یہی نہیں پتا چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے، یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اِن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبہ نبوت سے سرفراز فرمایا، اُن کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہم کو اِس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔

غرض اُفتاں و خیزاں (گرتے پڑتے بدحواسی کی حالت میں) کس کس مشکل سے اُن کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ ابو البشر ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی چُنی ہوئی روح آپ میں ڈالی اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صفی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں...؟ آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔[8] فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں، مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے،[9] آج رب عزوجل نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ![10] لوگ عرض کریں گے: آخر ہم کس کے پاس جائیں؟ فرمائیں گے:[11] نُوح کے پاس جاؤ، کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لئے بھیجے گئے۔[12]

لوگ اُسی حالت میں حضرت نُوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُن کے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے[13] کہ آپ اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے، یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے،[14] تم کسی اور کے پاس

جاؤ![15] عرض کریں گے، کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے:[16] تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ،[17] کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبۂ خُلّت (یعنی دوستی کے رتبے) سے ممتاز فرمایا ہے۔[18]

لوگ یہاں حاضر ہوں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اِس کے قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔

مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا، پھر موسیٰ علیہ السّلام حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے: کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں،[19] آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے، کہ ایسا نہ کبھی فرمایا، نہ فرمائے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ،[20] لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو، جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف ہیں،[21] اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو، وہ خاتم النبیین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، اُنہیں کے حضور حاضر ہو، وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔[22]

اب لوگ پِھرتے پِھراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلّاتے، دُہائی دیتے حاضرِ بارگاہِ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے:[23] اے محمد![24] اے اللہ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ عزوجل نے فتحِ باب رکھا ہے، آج حضور مطمئن ہیں،[25] اِن کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے: حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔[26] جواب میں ارشاد فرمائیں گے: ”اَنَا لَهَا“[27] میں اس کام کے لیے ہوں، ”اَنَا صَاحِبُكُمْ“[28] میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے، یہ فرما کر بارگاہِ عزّت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے، ارشاد ہو گا: ”يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ“ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔

پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہو گا، اس کے لیے بھی شفاعت فرما کر اُسے جہنم سے نکالیں گے، یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے، اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے۔[29]

عاشقِ شافعِ محشر مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے[30]

نوٹ: میدانِ محشر کے یہ احوال کئی احادیث کریمہ کا خلاصہ ہے، ان احادیث کریمہ کی مکمل تفصیل کے لئے المدینۃ العلمیہ کی تخریج شدہ بہارِ شریعت، جلد1، حصہ اوّل، صفحہ 132 تا 139 ملاحظہ فرمائیے۔

---

(1)شرح السنۃ للبغوی،7/11(2)مراٰۃ المناجیح،8/23(3)دارمی،1/40، حدیث:49(4)ترمذی،5/354، حدیث:3635(5)ترمذی، 5/352، حدیث:3630(6)مشکاۃ المصابیح، 2/357، حدیث: 5765 (7) دارمی، 1/39، حدیث: 48(8) بخاری، 4/554، حدیث: 7440 (9) مسند احمد، 1/603، حدیث: 2546(10)بخاری،2/415، حدیث:3340(11)خصائص الکبریٰ،2/383(12)بخاری، 4/542، حدیث:7410(13)بخاری،2/415، حدیث:3340(14)مسند احمد، 1/603، حدیث:2546(15)بخاری،3/260، حدیث:4712(16)خصائص الکبریٰ،2/383(17)مسند احمد،1/603، حدیث:2546(18)مسند احمد،1/21، حدیث:15(19)مسند احمد،1/603،604، حدیث:2546(20)بخاری،3/260، حدیث:4712(21)خصائص الکبریٰ،2/383 ملتقطاً(22)مسند احمد،1/21، حدیث:15(23)فتاویٰ رضویہ،30/223(24)بخاری،3/260، حدیث:4712(25)خصائص الکبریٰ،2/383 ملتقطا(26)مسلم، ص125، حدیث:327(27)بخاری،4/577، حدیث:7510(28)معجم کبیر،6/248، حدیث:6117(29)بخاری،4/577،578، حدیث:7510(30)ذوقِ نعت، ص161۔

کتابِ زندگی

شَجَرۂ طریقت کیا ہوتا ہے؟

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

بیعتِ طریقت خوش عقیدہ مسلمانوں کا معمول ہے، یہ بات بڑی اہم ہے کہ کسی مسلمان کو مُرید بننے کے لئے کوئی خاص شرط پوری نہیں کرنا ہوتی لیکن جس کا یہ مُرید بن رہا ہے، اس میں چار شرائط پوری ہونا ضروری ہیں۔ اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایسے شخص سے بیعت کا حکم ہے جو کم اَز کم یہ چاروں شرطیں رکھتا ہو: اوّل (First) سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو، دُوُم (Second) علمِ دین رکھتا ہو، سُوم (Third) فاسق (مُعلِن) نہ ہو (ایک بار گناہِ کبیرہ کرنے والا یا گناہِ صغیرہ پر اِصرار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر علی الاعلان کرے تو فاسقِ معلن ہے)، چہارم (Fourth) اس کا سلسلہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم تک مُتَّصِل (ملا ہوا) ہو، اگر ان میں سے ایک بات بھی کم ہے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔[1]

چوتھی شرط کی وضاحت کرتے ہوئے ایک اور فتویٰ میں لکھتے ہیں: بعض لوگ بِلا بیعت محض بزعمِ وراثت (وارث ہونے کے گمان میں) اپنے باپ دادا کے سجادے (Seat) پر بیٹھ جاتے ہیں یا بیعت تو کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی بلا اِذن (اجازت ملے بغیر) مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا سلسلہ ہی وہ ہو کہ قطع (Cut) کر دیا گیا، اس میں فیض نہ رکھا گیا لوگ براہِ ہوس اس میں اِذن و خلافت دیتے چلے آتے ہیں، یا سلسلہ فی نفسہٖ اچھا تھا مگر بیچ میں کوئی ایسا شخص واقع ہوا جو بوجہ انتفائے بعض شرائط (یعنی کچھ شرائط پوری نہ ہونے کی وجہ سے) قابلِ بیعت نہ تھا اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں سے منقطع (Disconnected) ہے ان صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اِتصال (Connection) حاصل نہ ہوگا۔[2]

اے عاشقانِ رسول! چوتھی شرط یعنی سلسلۂ بیعت کا متصل ہونا ایسا ہی ہے جیسے حدیث کی سند میں راویوں کا سلسلہ متصل ہوتا ہے کہ اس راوی نے فلاں راوی سے سنا، اس نے فلاں سے سنا (علیٰ ھٰذا القیاس)، اسی کو اسناد کہتے ہیں اور اس کی بڑی اہمیت ہے، حضرت امام عبدُ اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ جو اولیا، عُلما، محدثین اور فقہا کے امام ہیں، فرماتے ہیں: اَلْاِسْنَادُ مِنَ الدِّیْنِ وَلَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَا شَآءَ یعنی اسناد دین سے ہے، اگر اسناد کا سلسلہ نہ ہوتا تو جس کا جو دل چاہتا دین میں کہہ دیتا۔[3]

یہ اسنادِ طریقت، ایک شجرے کی صورت میں مرید کو دی جاتی ہے تاکہ اسے معلوم ہو کہ طریقت میں اس کا تعلق کس کس بزرگ کے واسطے سے قاسمِ نعمت، نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک پہنچتا ہے، وہ جب جب اس سند کو پڑھتا ہے اس کا ذوق ترقی پاتا ہے کہ گویا وہ اپنے سلسلے کے بزرگوں کے دامن میں پناہ لئے ہوئے ہے پھر صالحین سے محبت اُخروی نعمتوں کے حُصول کا ذریعہ ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔[4] یہ شجرے نظم و نثر اور کئی زبانوں مثلاً اُردو، عربی اور فارسی وغیرہ میں

* اسلامک اسکالر، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

مرتب ہوتے ہیں۔ ان شجروں کو مریدین پڑھنے کے ساتھ ساتھ حصولِ برکت کیلئے گھر یا دفتر کی دیواروں پر بھی آویزاں کرتے ہیں، یا اپنی ڈائریوں میں لگا لیتے ہیں، کارڈ کی شکل میں والیٹ یا جیب میں رکھتے ہیں، ان مقاصد کے لئے ہر قسم کے سائز اور انداز میں چھپے ہوئے شجرے بازار میں مل جاتے ہیں، آڈیو یا ویڈیو کی شکل میں پڑھے جانے والے شجرے موبائل وغیرہ میں سیو کئے جاسکتے ہیں۔ بعض بزرگانِ دین اس شجرے کو ایک رسالے کی صورت دے دیتے ہیں جن میں صبح و شام، مصیبت و پریشانی میں پڑھے جانے والے وظائف بھی شامل ہوتے ہیں۔

شَجَرَۂ قادریہ حُضور غوثُ الاعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے، امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے شجرہ قادریہ رضویہ اور عاشقِ اعلیٰ حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی نسبت سے شجرہ قادریہ رضویہ کے آخر میں عطّاریہ کا اضافہ کیا جاتا ہے یوں عطّاری سلسلے میں مرید ہونے والوں کو شَجَرۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ کی صورت میں سندِ طریقت ملتی ہے۔

شجرۂ عالیہ کے اشعار کس نے لکھے ؟

امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت علّامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے عربی، فارسی، اُردو زبانوں میں کم و بیش 8 شجرے نظم و نثر میں مرتب کئے جن میں اُردو زبان کا منظوم دعائیہ شجرہ قادریہ رضویہ بھی ہے، شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کل 23 اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کے ابتدائی 18 اشعار اور مقطع (یعنی آخری شعر) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔ ملکُ العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد 3، صفحہ 54 پر لکھتے ہیں: "ہم لوگ متوسلین بارگاہِ رضویہ، اعلیٰ حضرت قدّس سرّہ العزیز کی حیات میں تو اسی طرح پڑھا کرتے تھے جیسے اعلیٰ حضرت نے نظم فرمایا اور اس کتاب (یعنی حیاتِ اعلیٰ حضرت) میں درج ہے اور مقطع (یعنی آخری شعر) کا یہ مطلب لیتے تھے کہ خداوندا (یعنی اے خدا) ببرکتِ پیر و مُرشِد برحق حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب ہم لوگوں کو چھ عین؛ عز، علم، عمل، عفو، عرفاں، عافیت عطا فرما۔ جب 25 صفر روزِ جمعہ مبارکہ 1340ھ میں اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کا وصال ہوا اور حضرت حجۃُ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب خلف اکبر (یعنی بڑے بیٹے) اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے جانشین ہوئے تو ایک شعر (یعنی انیسواں) انہوں نے اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے نامِ نامی کا اضافہ فرمایا:

کر عطا احمد رضائے احمد مُرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

اور مقطع میں بجائے "احمد رضا"، "اِس بے نوا" بنا دیا اور اس کو اس طرح پڑھنے لگے:

صَدْقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عین عِزّ، عِلم و عَمَل
عَفْو و عرفاں عافیت اِس بے نوا کے واسطے[5]

جبکہ 20واں اور 22واں شعر عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے لکھا:

پُر ضیا کر میرا چہرہ حَشْر میں اے کبریا
شَہ ضیاءُ الدین پیرِ باصَفا کے واسِطے

اور۔۔۔۔۔

عشقِ اَحمد میں عطا کر چشمِ تَر سوزِ جگر
یاخُدا اِلیاس کو اَحمد رضا کے واسِطے

21ویں شعر "اَحْیِنَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا الخ" کے بارے میں حتمی طور پر معلوم نہ ہو سکا کہ کس کا ہے۔

واللہُ تعالیٰ اَعْلَمُ بِالصَّواب

دعائیہ اشعار کی خوبیاں

اِن دعائیہ اشعار کی ایک خوبی تو یہ ہے کہ مِصرَع میں جہاں کسی بُزُرگ کے نامِ مبارَک یا ان کے مشہور وَصف کو ذکر کرتے ہوئے وسیلہ بنا کر بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگی گئی ہے وہاں کبھی تو اس نام کے الفاظ کی مناسبت سے اللہ پاک سے نعمت طلب کی گئی

ہے اور کہیں نامِ مبارَک کے معنیٰ کے اعتبار سے مراد مانگی گئی ہے جیسے مشکلیں حل کر "شہِ مُشکل کُشا" کے واسطے۔ اور کبھی صرف الفاظ کے لحاظ سے مناسبت یوں پائی گئی جیسے "کربلائیں رَدّ" شہیدِ کربلا کے واسطے" اس مِصرعہ میں "کربلائیں رَدّ" کا معنیٰ کچھ، اور "کربلا" کا کچھ اور ہے۔

مزید ان دعائیہ اشعار میں کیا کیا مانگا گیا ہے؟ خود ہی دیکھ لیجئے، رحم، کرم، مشکلات کا حل، بلاؤں سے حفاظت، سجدوں کی توفیق، علمِ دین، سچا مسلمان رہنے کی توفیق، اللہ پاک کی رضا، نیکی، عاجزی، دنیا داروں سے حفاظت، ایک در کا رہنے کی سعادت، غموں کو خوشیوں سے بدلنے کی دعا، اچھائی، خوش بختی اور سعادت مندی، ایمان کی سلامتی، دین و دنیا میں بلندی، معرفتِ الٰہی میں بلند مقام، اچھائیاں، بھلائیاں، نیک نامی، رضائے محمد، قیامت میں چہرے کی چمک، دین و دنیا کی سلامتی، عشقِ رسول میں رونے والی آنکھیں اور یادِ مصطفےٰ میں تڑپنے والا دل اور 6 عین یعنی عِز، علم، عمل، عفو، عرفاں اور عافیت مانگی گئی ہے۔

"شجرۂ عالیہ" پڑھنے کے 4 فوائد

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِدِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 26، صفحہ 590 پر لکھتے ہیں: "شجرہ حضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم تک بندے کے اِتصال (یعنی سلسلہ کے ملنے) کی سند ہے جس طرح حدیث کی اسنادیں۔"

مزید لکھتے ہیں: شجرہ خوانی سے (یعنی شجرہ پڑھنے کے) متعدد فوائد ہیں: **اوّل:** رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم تک اپنے اتصال (یعنی سلسلہ کے ملنے) کی سند کا حفظ۔ **دُوُم:** صالحین (یعنی نیک بندوں) کا ذکر کہ مُوجِب نُزُولِ رحمت (یعنی رَحمت کے نازل ہونے کا سبب) ہے۔ **سِوُم:** نام بنام اپنے آقایانِ نعمت (یعنی سلسلے کے مشائخ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم) کو ایصالِ ثواب کہ اُن کی بارگاہ سے موجبِ نظرِ عنایت (یعنی نظرِ کرم ہونے کا سبب) ہے۔ **چہارم:** جب یہ (یعنی شجرہ عالیہ پڑھنے والا) اوقاتِ سلامت (یعنی راحت) میں ان کا (یعنی اپنے سلسلے کے مشائخ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا) نام لیوا رہے گا۔ تو وہ اوقاتِ مصیبت (یعنی کسی بھی پریشانی اور مشکل کے وقت) میں اس کے دستگیر ہوں گے (یعنی اس کی مدد فرمائیں گے)۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ تُو خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو پہچان وہ مصیبت میں تجھ پر نظرِ کرم فرمائے گا۔[6]

دُعا رائگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اِس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخرت میں اَجْر و ثواب مِل ہی جائے گا۔ لہٰذا دُعا میں سُستی اور غفلت کرنا مُناسِب نہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے 23 دعائیہ اشعار کو روزانہ کم از کم ایک بار ضرور پڑھ لیا کریں، اس میں وقت کم لگے گا لیکن برکتیں زیادہ ملیں گی، اِن شآءَ اللہ۔

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبد القادرِ قدرت نما کے واسطے

(شجرہ شریف کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "شرح شجرۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ" (صفحات: 215) پڑھ لیجئے)

(1) فتاویٰ رضویہ 21/603 (2) فتاویٰ رضویہ 21/505 (3) معرفۃ علوم الحدیث، ص 6 (4) بخاری، 4/147، حدیث: 6168 (5) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 3/54 تا 56 (6) جامع صغیر، ص 199، حدیث: 3317، فتاویٰ رضویہ، 26/590، 591۔

اسلام عروج یا زوال (قسط:01)

Islam Rise or Fall?

مفتی محمد قاسم عطّاری*

دینِ اسلام وہ نورِ ربانی ہے جس کی شمع ہمیشہ فروزاں رہے گی اور زمانے کی بادِ صرصر اِسے بجھانہ سکے گی کیونکہ

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے، جسے روشن خدا کرے

اسلام دشمن اور ان کے متأثرین یہ سوچ پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اب اسلام صرف عبادت گاہوں تک محدود ہوتا جارہا ہے اور دین کے پاس جدید دور کے تقاضوں کے مطابق جینے کے لیے کوئی مؤثر تعلیمات موجود نہیں اور مغربی ممالک میں لبرل ازم اور سیکولر ازم نے جیسے وہاں عیسائی مذہب کو مکمل طور پر دیوار سے لگادیا ہے، عنقریب دینِ اسلام کے ساتھ بھی یہی ہونے والا ہے۔

مذکورہ بالا سوچ، ایک خواہش ہے یا حقیقت یا تجزیہ یا کیا؟ آیئے تاریخی و زمینی حقائق کی روشنی میں اس کا تجزیہ کرتے ہیں۔ مختصر الفاظ میں تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

حضور رحمۃٌ للعالمین، خاتم النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امت کا معاملہ بالکل جدا ہے کیونکہ جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات پر سلسلۂ نبوت کو ختم کیا گیا ہے تو پیغامِ الٰہی کی تبلیغ کا سلسلہ امت کے ذریعے ہمیشہ جاری رہے گا اور دوسری امتوں اور دینوں کے ساتھ مغلوبیت کا جو سانحہ پیش آیا وہ اسلام کے ساتھ ہرگز نہیں ہوگا۔ اسلام کی محدودیت و فنا کا کہنے سوچنے والوں کو صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ یعنی یہ ان کی من گھڑت تمنائیں ہیں اور بہر حال کسی کی خواہشات کو تو نہیں روکا جاسکتا کہ

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

آیئے، اب اسلام اور عیسائیت کی تاریخ کا بغور تقابل کریں۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام دینِ یہود کے ماننے والوں کی اصلاح کے لئے تشریف لائے۔ قرآنِ مجید میں آپ علیہ السّلام کے ماننے والوں کو "نصاریٰ" کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے بعد "پولس" نامی شخص سے عیسائیت کو مزید فروغ ملا، لیکن فروغ سے زیادہ اس نے تحریفات کیں اور پولس کی کاوشوں سے وہ تحریف شدہ دین عوام سے چلتا ہوا ایوانوں میں گونجنے لگا، بادشاہ اِس دین کے پیروکار بننے لگے، حتیٰ کہ اِسے بطورِ دین پورے ملک میں نافذ کردیا گیا۔ یوں یہ مذہب پھیلتا ہوا دنیا کے بہت بڑے خطے پر محیط ہوگیا، مگر جب تین صدیاں پہلے یورپ میں صنعتی انقلاب آیا، نشاۃ ثانیہ (Renaissance) نامی دور کا آغاز ہوا، مختلف

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

تحریکیں پروان چڑھیں، تو عیسائیت، جدیدیت اور سائنس کے حملوں کا مقابلہ کرنے میں ناکام ہوگئی اور دنیا کے وسیع علاقے میں رائج دین صرف دو سے تین صدیوں میں پسپا ہوگیا، حتیٰ کہ عیسائیت گرجوں کی چار دیواری میں محصور ہوگئی۔ موجودہ صورتِ حال یہ ہے کہ مغرب میں دین بیزار معاشرہ رائج ہے، لبرل ازم کا غلبہ ہے اور عیسائیت پر عمل اپنی نچلی ترین سطح تک پہنچ کر معدوم ہونے کے قریب ہے۔

دوسری طرف اسلام کی شان دار تاریخ یہ ہے کہ اسے جتنا دبانے کی کوشش کی گئی، یہ اُس سے بڑھ کر مضبوط و مستحکم ہوگیا۔ دینِ اسلام کو فنا اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی آج تک جتنی کوششیں کی گئی ہیں انہیں سامنے رکھ کر اسلام کے ابھرنے کی چند مثالیں تصور میں لائیں۔

اعلانِ نبوت کے بعد مکۂ مکرمہ میں کفار کی طرف سے مسلمانوں کو ستایا، دبایا اور دینِ اسلام کو مٹانے پر پورا زور لگایا گیا لیکن تمام سازشیں، کوششیں اور مخالفتیں ناکام رہیں اور اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد بڑھتی رہی، صنم خانے سے کعبے کے پاسبان، دشمنانِ اسلام سے محافظانِ اسلام، جانی دشمنوں سے جانیں قربان کرنے والے ملتے رہے، آفتابِ اسلام مکۂ مکرمہ میں چمکتا رہا اور اس کے ساتھ مدینۂ منورہ میں بھی روشنی پہنچانے لگا۔

پھر جب نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینۂ منورہ ہجرت فرمائی، تو کفار کی سازشوں اور عداوت و نفرت میں کمی نہ آئی بلکہ اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے اپنا لاؤ لشکر لے کر مقامِ بدر پہنچے۔ مسلمانوں میں اسباب و آلات کی قلت، افرادی قوت کی کمی تھی مگر نصرتِ الٰہی کی بدولت پرچمِ اسلام مزید بلند ہوا اور کفار کو پھر منہ کی کھانی پڑی اور جس دن کو کفار نے اسلام کے لئے یوم الفناء (خاتمے کا دن) سمجھا تھا وہ یوم البقاء اور یوم الفرقان (حق و باطل میں فیصلے کا دن) ثابت ہوا۔

اس کے بعد جب حضور پرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا، تو یہ اسلام کی تاریخ کا سب سے بڑا صدمہ و سانحہ تھا اور مسلمانوں کے قلب و روح کے مرکز، ملتِ اسلامیہ کے محور و مدار یعنی سرکارِ ابد قرار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پردہ فرمانے کے بعد اسلام دشمنوں کے لئے بظاہر اسلام کو مغلوب و فنا کرنے کا سب سے بڑا موقع تھا اور دشمنوں نے اس موقع کو اپنے طور پر ضائع نہ ہونے دیا اور کئی جہتوں سے اسلام پر حملہ آور ہوئے، ایک طرف رومی سرحدوں میں اسلام کے خلاف طبلِ جنگ بجنے لگے، دوسری طرف جھوٹے مدعیانِ نبوت اپنی کمین گاہوں سے باہر نکل آئے، تیسری طرف منکرینِ زکوٰۃ اٹھ کھڑے ہوئے، الغرض اسلام کے خلاف فتنوں کا سیلاب اُمڈ آیا، مگر سبحان اللہ، دشمنوں کے مکر و فریب پر خدائی تدبیر غالب آئی اور سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں تمام فتنوں کی سرکُوبی ہوئی اور نتیجہ یہ نکلا کہ فتنہ کے مراکز میں بھی اسلامی حکومت مضبوط ہوئی اور جہاں پہلے اسلام نہ پہنچا تھا وہاں تک جانے کے راستے بھی ہموار ہوگئے اور اسلام کے مسلسل پھیلنے کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا جو شرق و غرب، شمال و جنوب ہر طرف پہنچ گیا اور عرب و عجم، افریقہ و ایشیاء میں روشنیاں بکھیرنے لگا۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

تاریخ کے اوراق مزید پلٹیں تو کچھ مزید مناظر سامنے آئیں گے کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ درجن سے زائد کافر ملکوں نے صلیبی جنگوں کے نام سے اسلام پر حملہ کیا، حملہ آوروں کی تعداد، حربی قوت، ماہرینِ جنگ کی کثرت اپنے عروج پر تھی اور ایسی شوکت و طاقت کسی بڑی سے بڑی طاقت کو فنا کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے اور اسی ارادے سے کفار حملہ آور ہوئے تھے لیکن اہلِ اسلام نے کیسا شاندار مقابلہ کیا اور اسلام کا پرچم کس طرح مزید بلندیوں پر لہرایا، اسے تاریخ کے اوراق نے محفوظ کرلیا اور وہ یہ کہ اُس موقع پر سلطان صلاح الدین ایوبی

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی قیادت میں فرزندانِ اسلام نے عَلَمِ اسلام اٹھایا اور گلشنِ اسلام کی حفاظت کی بلکہ اس کی خوشبو سے مزید علاقوں کو مہکا دیا۔

پھر ایک زمانہ آیا کہ چنگیز خان اور ہلاکو خان جیسے ظالموں نے اسلامی مملکتیں تباہ کر دیں، لاکھوں مسلمان شہید کئے، انسانی کھوپڑیوں کے مینار کھڑے کیے، خون کے دریا جاری کر دیئے، بغداد کی سڑکیں اور گلیاں لاشوں سے اور دریائے دجلہ خون سے بھر دیا۔ یہ ایک ایسا ہولناک اور تباہ کن حملہ تھا جس سے لگتا تھا کہ اب مسلمان دوبارہ کبھی نہیں اٹھ پائیں گے اور اسلام ہمیشہ کے لیے مِٹ جائے گا، مگر خدا کی شان دیکھئے کہ اُسی ہلاکو خان کی اولاد مسلمان ہوگئی اور اسلام دوبارہ پوری طاقت کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔

پھر تاریخ نے پلٹا کھایا اور ایک وقت وہ آیا کہ یورپی ممالک کے سازشی افراد اور قوتوں نے دنیا بھر کے اسلامی ممالک پر قبضہ کرنا شروع کیا، چنانچہ افریقی اسلامی ممالک، مشرقِ وسطٰی، روسی اسلامی ریاستیں اور برصغیر پر غیر مسلم مسلط ہوگئے اور اسلام کو دبانے اور مٹانے کے لیے مکمل زور لگایا گیا، بلکہ اِسی دور میں ترکی کے اندر ہونے والی اسلام دشمن حرکتیں اور سازشیں بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، الغرض اکثر اسلامی ممالک اِس مغربی یلغار کا شکار تھے، لیکن ”لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ“ کے وعدہِ الٰہیہ کے مطابق بتدریج تمام ممالک آزاد ہوئے اور اسلام کا اُسی طاقت کے ساتھ بول بالا ہونے لگا۔

اِس مختصر اور طائرانہ تاریخی مطالعہ سے ثابت ہوا کہ دینِ اسلام ہمیشہ باقی رہے گا۔ عیسائیت صرف تین چار صدیوں قبل لبرل ازم کے چند حملے برداشت نہ کر سکی اور نتیجے میں عیسائی کہلانے والوں کی اکثریت مُلحد، بے دین اور خدا کی منکر ہوگئی، لیکن اسلام کا عروج، دینی تعلیمات پر عمل، اسلام قبول کرنے والوں کی کثرت آپ کے سامنے ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اِسلام مٹنے کے لیے آیا ہی نہیں، وعدہ الٰہیہ ہے: ﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ(۳۲) هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ(۳۳)﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: یہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کئے بغیر نہ مانے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔ (پ10، التوبۃ، 32، 33) نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اسلام بلند رہے گا اور کبھی مغلوب نہ ہوگا۔ (بخاری، 1/455)

لہٰذا یہ لبرل جو تمنائیں، خواہشیں اور قیاس آرائیاں کرنا چاہتے ہیں، کرتے رہیں، لیکن قربِ قیامت سے قبل ایسا کچھ نہیں ہونے والا، کہ ہم سے ہمارے خدا کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالٰی دینِ اسلام کو عُروج اور ہمیں اِس کے دامن سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بقیہ آئندہ ماہ کے شمارے میں

غوثِ پاک کی 6 نصیحتیں

مولانا ابوشیبان عطّاری مَدَنی*

احکامِ شریعت کی زبردست معلومات اور راہِ سلوک کے اسرار و رموز کی بے پناہ معرفت رکھنے والے آسمانِ ولایت کے تابناک سورج پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرامین آج بھی خلقِ خدا کو دینی و دنیوی سرخروئی سے ہمکنار کرنے والا عظیم سرمایہ ہے، آیئے 6 فرامینِ مبارک ملاحظہ کیجئے!

اخروی بہتری کی آج ہی منصوبہ بندی کرو!

اے بندۂ خدا! قیامت کے دن انسان دنیا میں کی گئی اپنی ہر بھلائی و برائی یاد کرے گا، وہاں نہ ندامت کام آئے گی نہ یاد کرنے کا کوئی فائدہ ہوگا، اہمیت موت سے پہلے پہلے آج ہی غور و فکر کرنے میں ہے کیونکہ فصل کاٹتے ہوئے بیج اور کھیتی کے بارے میں غور کرنا بے سود ہوتا ہے۔(الفتح الربانی، ص30)

نماز میں یکسوئی اپناؤ

اے اللہ کے بندے! اپنی آرزوئیں مختصر اور حرص کم کر اور دنیا سے رخصت ہونے والے کی نماز کی طرح (نہایت خشوع و خضوع سے) نماز ادا کیا کر۔(الفتح الربانی، ص220)

ضمیر کی نصیحت بہترین نصیحت ہے

اے اللہ کے بندے! تو دوسروں کی وعظ و نصیحت کے آسرے پر رہنے کے بجائے خود بھی اپنے نفس کو نصیحت کر کیونکہ دوسروں کی نصیحت تیرے ظاہر کے اعتبار سے ہوگی جبکہ تیری خود کو نصیحت تیرے باطن کے اعتبار سے ہوگی۔(الفتح الربانی، ص190)

جیسی کرنی ویسی بھرنی

اگر تو خود جھوٹ بولے گا اور دوسروں کو جھٹلاتا پھرے گا تو تجھ سے بھی جھوٹ بولا اور تجھے بھی جھٹلایا جائے گا اور اگر خود سچ بولے گا اور دوسروں کی تصدیق کرے گا تو تجھ سے بھی سچ بولا جائے گا اور تیری بھی تصدیق کی جائے گی۔(الفتح الربانی، ص129)

دولت کو عبادت میں رکاوٹ نہ بننے دے!

اگر تجھے اللہ پاک مال و دولت عطا فرمائے اور تو اس کی وجہ سے اس کی عبادت سے منہ موڑے تو دنیا و آخرت میں اللہ پاک تیرے لئے حجابات قائم کردے گا اور ممکن ہے کہ نعمت کے باعث اپنی ذات سے غافل ہونے کی سزا میں تجھے مال سے محروم کرکے تیرے حالات بدل کر تجھے محتاج کردے، اور اگر تو مال کی طرف توجہ رکھنے کے بجائے اسی کی اطاعت میں مشغول رہے تو اللہ پاک مال تجھے ہی عطا کئے رکھے گا اور اس میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی، چنانچہ مال و دولت تیری خدمت اور تو اللہ کی بندگی کرتا رہے گا لہٰذا تو دنیا بھی راحت میں گزارے گا اور آخرت میں بھی صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ جنّتُ الماویٰ میں عزت سے رہے گا۔(فتوح الغیب، ص30)

خوشنما موتیوں کی مالا

میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈر، اس کی فرماں برداری کر، شریعت کے ظاہری احکام پر عمل کر، باطن کو محفوظ، دل کو سخی اور چہرے کو ہشّاش بشّاش رکھ، لوگوں کو فائدہ پہنچا اور نقصان پہنچانے سے باز رہ، تکلیف و محتاجی برداشت کر، بزرگوں کا احترام کر، بھائیوں سے ملنساری اپنا، چھوٹوں اور بڑوں سب کے ساتھ خیر و بھلائی والا رویہ اختیار کر، جھگڑا مت کیا کر، نرمی اپنائے رکھ، قربانی و ایثار پر کاربند رہ، (دنیاوی چیزوں کی) ذخیرہ اندوزی سے کنارہ کشی کر، جو لوگ اولیا سے دور ہیں ان کی صحبت سے پیچھا چھڑا، اور دینی و دنیاوی معاملات میں لوگوں کے ساتھ تعاون کیا کر۔(فتوح الغیب، ص166)

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

(قسط:01)

شہرِ بغداد

مولانا محمد آصف اقبال عطاری مَدَنی*

بغداد اسلامی عہد سے پہلے کا نام ہے، جس کا تعلق زمانہ سابق کی ان بستیوں سے ہے جو اسی مقام پر آباد تھیں۔ ان بستیوں میں سب سے اہم گاؤں بغداد تھا۔

شہرِ بغداد کی سب سے زیادہ شہرت حضور سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت ہے، اس گاؤں کو سب سے پہلے عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور عبدُ اللہ بن محمد بن علی نے شہر میں تبدیل کیا۔ خلیفہ کو اپنے فوجی لشکروں اور عام رعایا کے لئے مناسب جگہ کی جستجو تھی تو اُسے عسکری، غذائی اور آب و ہوا کے لحاظ سے بغداد کا مقام پسند آیا کیونکہ یہ ایک زرخیز میدان تھا، یہاں دریا کے دونوں جانب کھیتی تھی، اردگرد نہروں کا ایک جال تھا، عراق کا وسط تھا اور آب و ہوا معتدل اور صحت افزا تھی۔[1]

شہرِ بغداد کی تعمیر و تکمیل بغداد کی تعمیر کا نقشہ 141 ہجری میں تیار ہو گیا تھا لیکن تعمیراتی کام 145 ہجری میں شروع ہوا۔ خلیفہ منصور 149 ہجری میں یہاں منتقل ہوا۔ ماہرین فنِ عمارت نے اس شہر کا نقشہ تیار کیا، حجاج بن ارطاۃ نے مسجد کا نقشہ تیار کیا۔[2]

شہرِ بغداد کی تعمیر کے وقت سب سے پہلی اینٹ رکھتے ہوئے یہ الفاظ کہے گئے: بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْاَرْضُ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْن ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے شروع اور تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں اور زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا اِس کا وارث بنادیتا ہے اور آخرت تقویٰ اختیار کرنے والوں اور پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ شہر کی تعمیر 149 ہجری میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔[3]

شہرِ بغداد کی بنیاد گول دائرے کی شکل میں رکھی گئی اور بادشاہ کا محل اس کے وسط یعنی سینٹر میں بنایا گیا اور اس کے چار دروازے رکھے گئے، یوں یہ شہری منصوبہ بندی کا ایک قابلِ قدر نمونہ تھا۔ یہ مدور (گول) شہر نقشے کے لحاظ سے ایک بڑا قلعہ معلوم ہوتا تھا۔ شاہی محل کے اوپر 80 ذراع اونچا ایک سبز گنبد تعمیر کیا گیا، یہ گنبد شہر کا تاج، بغداد کی علامت اور خلافت عباسیہ کی یادگار تھا جو تقریباً 180 سال قائم رہا۔[4]

بغداد نام کی وجہ اور دیگر نام بغداد کا لفظی معنی بنتا ہے "عطیۂ خدا" یا اس کا معنی ہے "بھیڑوں کا باڑہ یا احاطہ۔"[5] خلیفہ ابو جعفر منصور نے اپنے شہر کا نام قصر السلام (سلامتی کا شہر)[6] یا مدینۃُ السلام رکھا یہی سرکاری نام دستاویز، سکّوں اور باٹوں پر لکھا جاتا تھا۔ بغداد کے کچھ عرفی نام بھی تھے جیسے مدینۃ ابی جعفر، مدینۃ المنصور، مدینۃ الخلفاء اور الزوراء۔[7]

بغداد کی تعریف و توصیف (1) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یونس بن عبد الاعلیٰ سے پوچھا: کیا تم بغداد گئے ہو؟ جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: مَارَأَيْتَ الدُّنْيَا وَلَا النَّاسَ یعنی تو پھر تم نے نہ دنیا دیکھی اور نہ ہی (شاندار اہلِ علم) لوگ دیکھے۔[8]

(2) حضرت سیّدُنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ بغداد کے بارے میں اپنے ارادے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے: مجھے تو بغداد میں مرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ اس شہر کے یہ نیک

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

لوگ سچے ابدالوں میں سے ہیں۔[9]

3 ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں: اسلام بغداد میں ہے اور یہ شہر ایک شکاری ہے جو (علم وفن کے ماہر) مَردوں کو شکار کرتا ہے اور جس نے یہ شہر نہیں دیکھا اُس نے دنیا نہیں دیکھی۔[10]

4 ابو اسحاق ابراہیم بن علی فیروز آبادی کہتے ہیں: بغداد میں آنے والا اگر عقل مند اور معتدل مزاج ہو تو وہ یہاں مرتے دم تک رہے گا یا اس کی حسرت رکھے گا۔[11]

5 ابن مجاہد مقری بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عَمرو بن علاء کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: تم اِس بات کو رہنے دو، جو شخص بغداد میں مسلکِ اہلسنت وجماعت پر قائم رہا اور مر گیا وہ ایک جنّت سے دوسری جنّت میں منتقل ہو گیا۔[12]

6 ابو قاسم بزیاش بن حسن دیلمی کہتے ہیں: میں نے دنیا بھر کا سفر کیا ہے، سمرقند سے قیروان تک اور سراندیپ سے روم تک شہروں میں گیا ہوں مگر فضیلت وپاکیزگی میں بغداد سے بڑھ کر کوئی شہر نہیں دیکھا۔[13]

7 ایک دانشور وفاضل یوں تعریف کرتے ہیں: بغداد زمین کی جنّت، سلامتی کا شہر اور اسلام کا گنبد ہے، یہاں دجلہ وفرات جمع ہوتے ہیں، یہ شہروں کی پیشانی، عراق کی آنکھ اور دارُ الخلافہ ہے، خوبیوں اور پاکیزگیوں کا مجموعہ ہے، دانائیوں اور لطافتوں کا سرچشمہ ہے اور یہاں ہر فن میں ماہرین ویکتائے زمانہ لوگ ہیں۔

8 ابو الفرج الببغا کہتے ہیں: بغداد سلامتی کا شہر بلکہ اسلام کا شہر ہے کیونکہ حکومتِ نبویہ اور خلافتِ اسلامیہ یہاں سے پروان چڑھی ہیں۔

9 ابن العمید کے سامنے اگر کوئی علوم وآداب کا دعویٰ کرتا اور آپ اس کی عقلمندی کا امتحان لینا چاہتے تو اس سے بغداد کے متعلق پوچھتے، اگر وہ شہر بغداد کی خصوصیات کو سمجھنے والا اور اس کی خوبیوں سے آگاہ ہوتا اور اس کی تعریف وتوصیف کرتا تو آپ اِسے اس بندے کے فضل وکمال اور عقل کی دلیل بناتے۔

10 ابن العمید کہا کرتے کہ بغداد شہروں میں ایسا ہے جیسے لوگوں میں استاد ہوتا ہے۔[14]

شہر بغداد کی دینی وعلمی سرگرمیاں عروس البلاد بغداد صدیوں سے علوم وفنون، ادب وثقافت اور روحانیت کا مرکز رہا ہے۔ یہ شہر خاص کر فقہِ حنفی اور فقہِ حنبلی کا گھر تھا، یہاں بیت الحکمۃ ودار الترجمہ قائم کیا گیا جس میں یونانی، لاطینی، سنسکرت، سریانی اور دیگر زبانوں کی کتب کا ترجمہ کیا جاتا تھا۔ بقول مؤرخین یہی کتب صدیوں بعد یورپ پہنچیں اور اس کے عُروج وترقّی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس مرکز کے علاوہ بھی اہلِ علم وفن کتب کے ترجمے کرتے تھے۔ یہاں کی مساجد بالخصوص جامع المنصور علوم کے بڑے مراکز تھے۔ بڑے بڑے مدارس قائم کئے گئے۔ کتابوں کی دکانیں کثیر تعداد میں تھیں۔ بغداد میں مشائخ، علماء، فقہاء، حکماء، شعراء اور تاریخ دانوں کی اتنی بڑی تعداد تھی جو بیان نہیں کی جاسکتی۔ وجہ یہ بھی تھی کہ خلفاء، وزراء اور بڑے عہدوں پر فائز افراد علم وفن کی ہر طرح سے قدر کرتے تھے، یہاں عُلما وفُضلا کی عزت وتوقیر کی جاتی تھی، دینی وعلمی سرگرمیوں کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی تھی۔ ایسی باکمال وباعظمت شہرت کا چرچا سن کر ہند سے لے کر مصر تک علم وفنون میں یکتا، قابل، باصلاحیت شخصیات بغداد کا رخ کرنے لگیں۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ یہ شہر علمی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ (جاری ہے)

---

(1) تاریخ طبری، 5/81، بلدان للیعقوبی، 1/11، معجم البلدان، 1/361، تاریخ یعقوبی، 1/262 (2) المنتظم، 8/72 تا 74 ماخوذا، تاریخ طبری، 5/81، 82، 99 (3) معجم البلدان، 1/361 (4) معجم البلدان، 1/362، 363 ملخصاً، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 4/643، 645 ملتقطا، آثار البلاد واخبار العباد، ص314، 315 ملخصاً (5) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 4/638-639 ملتقطاً (6) معجم البلدان، 1/361 (7) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 4/639، 640 (8) معجم البلدان، 1/365 (9) اتحاف السادۃ المتقین، 12/560 (10) المنتظم، 8/84 (11) معجم البلدان، 1/364 (12) معجم البلدان، 1/365 (13) المنتظم، 8/84 (14) معجم البلدان، 1/364

(قسط:02)

حسنِ مُعاشرت کے نبوی اصول

The Prophetic principles of sociability

مولانا ابوالنور راشد علی عطّاری مَدَنی*

گزشتہ شمارے میں بیان کیا گیا تھا کہ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک تعلیمات حسنِ معاشرت کے عظیم اصولوں کی حیثیت رکھتی ہیں، جن میں سے 18 اصولوں پر مشتمل احادیث پہلی قسط میں بیان کی گئی ہیں، آیئے مزید حسنِ معاشرت کے 13 اصولوں پر مشتمل احادیث مبارکہ ملاحظہ کرتے ہیں۔

اصول 19: سلام، عیادت، نمازِ جنازہ، قبولِ دعوت کے ذریعے دوسروں کے حق ادا کرو!

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ یعنی مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔[1]

اصول 20: مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرو!

لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی جو بندہ دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن ضرور اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔[2]

اصول 21: خونی رشتوں کو جوڑو!

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی (یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک) کرے۔[3]

اصول 22: بچیوں کی اچھی تربیت و پرورش کرو!

مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ یعنی جس نے دو بچیوں کی پرورش کی، حتی کہ وہ بلوغت کو پہنچ گئیں قیامت کے دن وہ میرے ساتھ (اس طرح قریب) ہو گا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔[4]

اصول 23: اچھے کاموں میں سفارش کرو!

اِشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا یعنی سفارش کرو (جائز کام کے لئے) تمہیں اجر ملے گا۔[5]

اصول 24: بخل سے بچو کہ اس سے معیشت تباہ ہوتی ہے

مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا یعنی ہر روز صبح سویرے دو فرشتے زمین پر اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ جو تیری راہ میں خرچ کرے اسے مزید رزق عطا فرما اور دوسرا یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ جو تیری راہ میں خرچ نہ کرے اس کے مال کو تباہ و برباد کر دے۔[6]

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ یعنی بخل سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخل ہی نے ہلاک کیا۔[7]

اصول25: مہمان کی عزّت کرو!

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔[8]

اصول26: ہمسائے کی عزّت کرو، اسے تکلیف نہ دو کہ یہ ایمان کا بھی تقاضا ہے

وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ یعنی اللہ کی قسم! وہ (کامل) مؤمن نہیں۔ اللہ کی قسم! وہ (کامل) مؤمن نہیں۔ اللہ کی قسم! وہ (کامل) مؤمن نہیں۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔[9]

اصول27: دوستی دین و دیانت دیکھ کر کرو!

اَلرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ یعنی آدمی اپنے دوست کے دین اور اخلاق پر ہوتا ہے، اس لئے تم میں سے (ہر) ایک کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔[10]

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ حُبَّ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا: اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قیامت کب آئے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ آپ نے فرمایا: قیامت کے روز تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم کو محبت ہے۔[11]

اصول28: دنیا کے معاملے میں احساسِ کمتری میں نہ پڑو!

اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جسے اللہ پاک نے مال و جسم میں تم پر برتری (Superiority) دی ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھو۔[12]
(یعنی جس پر اللہ پاک نے تمہیں برتری دی ہے)

اصول29: اپنے پرائے سبھی کو سلام کرو!

اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ یعنی ایک شخص نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا کون سا اسلام زیادہ خیر و بھلائی والا ہے؟ آپ نے فرمایا: کھانا کھلاؤ اور ہر شخص کو سلام کرو چاہے اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔[13]

اصول30: معاف کرو اور عاجزی اپناؤ!

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللهُ یعنی صدقہ و خیرات سے مال کم نہیں ہوتا اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی فرماتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر عاجزی و انکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور بلندی عطا فرماتا ہے۔[14]

اصول31: جہالت، شراب اور زنا سے بچو!

اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ (کتاب و سنت کا) علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، شرابیں پی جائیں گی اور زنا عام ہو جائے گا۔[15]

---

(1) بخاری، 1/421، حدیث: 1240 (2) مسلم، ص1072، حدیث: 6595
(3) بخاری، 4/136، حدیث: 6138 (4) مسلم، ص1085، حدیث: 6695
(5) مسلم، ص1084، حدیث: 6691 (6) بخاری، 1/485، حدیث: 1442
(7) مسلم، ص1069، حدیث: 6576 (8) بخاری، 4/136، حدیث: 6138
(9) بخاری، 4/104، حدیث: 6016 (10) ترمذی، 4/167، حدیث: 2385
(11) مسلم، ص1087، حدیث: 6710 (12) بخاری، 4/244، حدیث: 6490
(13) بخاری، 1/16، حدیث: 12 (14) مسلم، ص1071، حدیث: 6592
(15) بخاری، 1/47، حدیث: 80۔

شریعت، طریقت سے جُدا نہیں ہے

مولانا ابو جمال محمد بلال رضا عطاری مدنی*

"شریعت" کا لفظ "شرع" سے، جبکہ طریقت کا لفظ "طریق" سے ہے، دونوں الفاظ کا معنی راستہ ہے، لیکن شریعت سے مراد وہ راستہ جو چوڑا اور سیدھا ہو، جبکہ طریقت سے مراد وہ راستہ جو تنگ اور خم دار ہو۔[1] اصطلاحِ دین میں شریعت سے مراد آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اقوال ہیں، اور طریقت سے مراد آپ کے افعال ہیں۔[2] یہ بھی کہا گیا ہے کہ شریعت سے مراد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمانی حالات ہیں اور طریقت سے مراد آپ کی قلبی واردات ہیں۔[3] یونہی ظاہری فقہ کا نام شریعت ہے اور باطنی فقہ کا نام طریقت۔[4]

صراطِ مستقیم سے مراد قراٰنِ کریم میں جس "صراطِ مستقیم" پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد شریعت ہے، کیونکہ یہ وہ سیدھا راستہ ہے جس پر ہر شخص بآسانی چل کر منزلِ مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔[5] اسی لئے کہا جاتا ہے کہ دین آسان ہے، کیونکہ عام مسلمان سے صرف ظاہری احکام کی پیروی ہی مطلوب ہے اور اتنا ہی اس کی نجات کے لئے کافی بھی ہے۔ البتہ مُحِبّانِ خدا صرف آسان راستے پر گامزن رہنا اپنی منزل تصور نہیں کرتے بلکہ ان کا مطلوب ذاتِ خدا ہوتی ہے جس کے لئے وہ طریقت کے مشکل اور تنگ راستے کا انتخاب کرتے ہیں، اس کٹھن سفر کا بدلہ انہیں ربِّ رحمٰن کے قُرب کی صورت میں ملتا ہے اور ان کا دیکھنا، سننا، چلنا اور چھونا قدرتِ الٰہی کا مظہر بن جاتا ہے۔[6] یہی نہیں، شریعت کے سفر میں وہ مرید، طالب اور محب ہوتے ہیں اور طریقت کا کامیاب سفر خود انہیں "مراد، مطلوب اور محبوب" بنادیتا ہے۔

شریعت و طریقت کا باہمی تعلق سوال یہ ہے: کیا طریقت پر چلنے کے لئے شریعت پر چلنا ضروری ہے؟ یا طریقت، شریعت سے جدا کوئی الگ ہی راستہ ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ طریقت، شریعت کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں بلکہ شریعت ہی کا تنگ و پیچیدہ راستہ ہے جس پر چلنا شریعت ہی پر چلنا ہے بلکہ طریقت کی اس مشکل راہ پر چلنے والوں کو شریعت کے آسان راستے پر چلنے والوں کے مقابلے میں احکامات کی زیادہ سختی اور پابندی جھیلنے کے علاوہ زیادہ عمل کرتے پڑتے ہیں۔ یہاں شریعت کا راستہ چُھٹا وہاں طریقت بھی ہاتھ سے گئی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شریعت و طریقت دوراہیں، متبائن نہیں (یعنی دونوں راستے الگ الگ یا ایک دوسرے سے جدا نہیں)، بے اتباعِ شریعت، خدا تک وصول محال (ہے)۔ نہ بندہ کسی وقت کیسی ہی ریاضات و مجاہدات بجالائے اس رتبہ تک پہنچے کہ تکالیفِ شرع اس سے ساقط ہوجائیں۔[7]

طریقت طاقت ہے تو شریعت غذا ہے، طریقت نظر ہے تو شریعت آنکھ ہے، طریقت عمارت ہے تو شریعت بنیاد ہے، طریقت پھل ہے تو شریعت درخت ہے۔ جیسے غذا کے بغیر طاقت، آنکھ کے بغیر نظر، بنیاد کے بغیر عمارت، درخت کے بغیر پھل اور بالوں کے بغیر مانگ نہیں ہوسکتی ویسے ہی شریعت کے بغیر طریقت بھی باقی نہیں رہ سکتی۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

جھوٹی طریقت بعض نام نہاد طریقت کی پیروکاری کا ڈھونگ رچانے والے اور شیطان کے مہلک ہتھیار یہ راگ الاپتے ہیں کہ "ہم تو طریقت کے مسافر ہیں، ہمیں شریعت سے کیا غرض!(معاذاللہ) ہم تو اپنا اور دوسروں کا باطن صاف کرتے ہیں۔" ایسا کہنے والوں کا حلیہ عموماً دیکھنے جیسا بھی نہیں ہوتا، باطن کی صفائی کے ان دعوے داروں کو ظاہر کی صفائی کئے بھی طویل عرصہ گزر چکا ہوتا ہے! اور بس "حق ھو" کی ضربیں اور "دَم" لگا لگا کر لوگوں کو بہکانے میں مصروف رہتے ہیں، کہنے کو تو نمازیں مکہ، مدینہ، بغداد اور نہ جانے کہاں کہاں ادا کرتے ہیں، لیکن طرح طرح کی نیازیں اپنے جھوٹے آستانوں پر ہی ہڑپ کر رہے ہوتے ہیں۔

دعوتِ فکر اے عاشقانِ اولیا! ذرا سوچئے تو سہی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے افعال کا نام طریقت ہے، آپ کے مبارک دل کی کیفیات کا نام طریقت ہے، باطن کو سنوارنے، نکھارنے اور چمکانے کا نام طریقت ہے۔ کیا طریقت کے جھوٹے دعوے داروں کے وہی افعال ہیں جو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تھے؟ کیا ان کے دل کی وہی کیفیات ہیں جو آپ کی تھیں؟ جب ایسا نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے تو ایسوں کو طریقت کا پیروکار کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے! سوچئے کہ جو مکار لوگ اپنا ظاہر نہیں سنوار سکتے وہ آپ کا باطن کیا سنواریں گے!! جنہیں ظاہری فقہ یعنی شریعت پر چلنے کا طریقہ نہیں آتا وہ باطنی فقہ یعنی طریقت پر چلنے کا کیا طریقہ جانیں گے!!

شریعت و طریقت کی مثالیں یاد رکھئے! طریقت کے سفر میں شریعت کی پابندی مزید بڑھ جاتی ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شریعت میں سخاوت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان فرض صدقے ادا کرے، اور طریقت میں ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ صرف فرض پر قناعت نہ کرے نوافل صدقے بھی دے۔[8] ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: شریعت میں روزہ پیٹ اور دماغ کا ہوتا ہے مگر طریقت میں سارے اعضا کا کہ انہیں گناہوں سے بچایا جائے۔[9]

جس صراطِ مستقیم یعنی شریعت پر چلنے، جن پانچ نمازوں کو باجماعت پڑھنے، جس زکوٰۃ کو ادا کرنے اور جس روزے کو رکھنے کا حکم اللہ و رسول نے دیا ہے اور پوری زندگی کے لئے دیا ہے، اگر کوئی انہیں پورا کرنے کے بجائے دیگر کاموں میں مصروف رہے اور پھر یہ بھی سوچے کہ جو میں کر رہا ہوں شریعت بھی یہی ہے اور طریقت بھی یہی ہے تو ایسے شخص کو یہی کہا جاسکتا ہے کہ "آپ جو سوچ رہے ہیں جہالت بھی یہی ہے اور گمراہی بھی یہی ہے۔"

محبتِ خدا کے دعوے کی دلیل قراٰن کریم میں محبتِ خدا کے دعوے داروں کو اپنا دعویٰ سچ ثابت کرنے کے لئے اتباعِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حکم دیا گیا ہے۔[10] جو اس اتباع میں کامیاب ہوجاتے ہیں وہ سچے مُحِبّانِ خدا کہلاتے ہیں اور اس اتباع کے نتیجے میں خود بھی محبوبانِ خدا بن جاتے ہیں۔ اب جو محبتِ خدا کا دعوے دار ہو کر بھی اتباعِ رسول نہ کرے یا یہ کہے کہ "نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اقوال یعنی شریعت کی اتباع نہیں کروں گا، بلکہ صرف طریقت کی راہ پر چلوں گا" تو ایسا شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے، کیونکہ اقوالِ مصطفےٰ عین شریعت ہیں اور شریعت عین صراطِ مستقیم ہے جس پر چلنا عین حکمِ خدا و مصطفےٰ ہے، لہٰذا جب تک شریعت پر استقامت نہ ہو طریقت کا سفر شروع نہیں ہوسکتا اور جب شروع نہیں ہوسکتا تو مکمل کیسے ہوسکتا ہے!!

رسالہ "شریعت و طریقت" موضوع سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد 21 میں موجود رسالے "مَقَالُ العُرَفاء باعزازِ شرع و علماء" کا مطالعہ کیجئے، اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی نے اس رسالے کو آسان کرکے "شریعت و طریقت" کے نام سے شائع کیا ہے جو مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بالکل فری ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔

---

(1) لسان العرب، ص2239/ 2665 ماخوذاً، رسائل نعیمیہ، ص325 (2) فتاویٰ رضویہ، 21/ 460 (3) مراٰۃ المناجیح، 5/ 453 (4) مراٰۃ المناجیح، 1/ 187 ماخوذاً (5) صراط الجنان، 3/ 206 ماخوذاً (6) بخاری، 4/ 248، حدیث: 6502 ماخوذاً (7) فتاویٰ رضویہ، 29/ 386، 387 (8) مراٰۃ المناجیح، 3/ 91 (9) مراٰۃ المناجیح، 3/ 136 (10) پ3، اٰل عمرٰن: 31۔

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 اسکول والوں کا بچّوں سے زبردستی پیسے طلب کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک پرائیویٹ اسکول ہے۔ جس میں بچوں کے امتحانات کا بھی سلسلہ ہوتا ہے۔ امتحانات ہونے کے بعد جب رزلٹ آتا ہے تو ہر کلاس کے پوزیشن لینے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ انعامات کی رقم حاصل کرنے کے لئے اسکول کی طرف سے ہر بچے کے گھر والوں کو پابند کیا جاتا ہے کہ مثلاً وہ 100 روپے لے کر آئیں اور یہ پیسے لانا ہر بچے پر لازم و ضروری ہوتا ہے۔ اس کے بعد جتنی رقم اکٹھی ہو جاتی ہے، اس سے انعامات خرید لئے جاتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے اسکول والوں کا اس طرح پیسے اکٹھے کرنا، درست ہے یا نہیں؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں اسکول والوں کا زبردستی پیسوں کا مطالبہ کرنا، شرعاً جائز نہیں ہے اور بلاوجہ مسلمان کے مال کو ناحق لینا ہے، جس کی شریعت مطہرہ میں اجازت نہیں ہے، لہٰذا اسکول والے اگر بچوں کو انعامات تقسیم کرنا چاہتے ہیں، تو اس کے لئے اپنی اسکول کی آمدن میں سے اخراجات نکال کر انعامات خریدیں، اس کے لئے بچوں کے والدین سے زبردستی پیسوں کا مطالبہ نہ کریں۔

کسی کے مال کو ناحق کھانے کے متعلق ردالمحتار میں ہے: ”لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی“ ترجمہ: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ بغیر کسی سببِ شرعی کے کسی کا مال لے۔ (ردالمحتار، 6/106)

البتہ اگر اسکول والے صرف چندے یا فنڈ کے طور پر یہ رقم وصول کرتے ہیں کہ ترغیب سے اوپر نہیں جاتے نہ کسی طرح کی کوئی سختی کرتے کہ کوئی جمع کروادے تو ٹھیک ورنہ ان کی مرضی تو ایسی صورت اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 مضارب کا ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے کچھ رقم بطورِ مضاربت بکر کو دی۔ بکر نے اس رقم سے کام شروع کیا اور ضرورت کی بنیاد پر کچھ ملازمین بھی رکھ لئے۔ بکر کا ارادہ ہے کہ وہ ان ملازمین کی تنخواہیں بڑھادے، لیکن وہ زید کو بتانا نہیں چاہتا، کیونکہ بتانے کی صورت میں زید اجرت بڑھانے سے منع کر دے گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا بکر کو شرعی طور پر یہ اختیار ہے کہ وہ زید کو بتائے بغیر اپنے ملازمین کی تنخواہیں بڑھادے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت شرعی طور پر مضاربت کی بنتی ہے۔ جس میں زید کی حیثیت رب المال اور بکر کی حیثیت مضارب کی ہوتی ہے۔ عقدِ مضاربت سے مضارب کو جن کاموں کی اجازت ملتی ہے، ان میں سے ایک کام اجارہ بھی ہے یعنی حسبِ ضرورت مضارب اپنے لیے ملازمین بھی رکھ سکتا ہے اور مارکیٹ کے مطابق ان کی اجرت بھی طے کر سکتا ہے۔ لہٰذا اگر بکر اس بات کی حاجت

* محققِ اہلِ سنّت، دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

محسوس کرتا ہے کہ ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کرنا چاہیے، تو کر سکتا ہے، لیکن اتنا زیادہ اضافہ نہ کرے کہ جس سے بہت زیادہ نقصان پہنچے۔ اگر مارکیٹ کے عرف سے ہٹ کر بہت زیادہ اجرت میں اضافہ کرے گا تو اس پر تاوان لازم ہو گا۔

بہار شریعت میں ہے: "مضارِب ایسا کام نہیں کر سکتا جس میں ضرر ہو۔" (بہارِ شریعت، 3/9)

بہار شریعت میں ہے: "مضارِب نے حاجت سے زیادہ صرفہ کیا ایسے مَصارف کے لیے جو تُجّار کی عادت میں نہیں ہیں ان تمام مصارف کا تاوان دینا ہو گا۔" (بہارِ شریعت، 3/23)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 کرایہ پر دیا ہوا مکان بیچ دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے اپنا مکان بکر کو ایک سال کے لیے کرائے پر دیا ہوا تھا۔ تقریباً چھ ماہ بعد زید کو ایک اچھا خریدار ملا، تو زید نے خریدار کو تفصیل بتا کر مکان بیچ دیا کہ یہ مکان کرائے پر چڑھا ہے اور ابھی چھ ماہ باقی ہیں، لیکن اپنے کرائے دار بکر کو نہ بتایا کہ میں یہ مکان بیچ رہا ہوں۔ جب بکر کو معلوم ہوا، تو کہنے لگا کہ میرا تو ایگریمنٹ ایک سال کا ہے، سال مکمل ہونے سے پہلے میں مکان خالی نہیں کروں گا، بلکہ سال مکمل ہونے پر مکان خالی کروں گا۔ سوال یہ ہے کہ بکر کا وہ مکان خالی نہ کرنے پر اصرار کرنا درست ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں بکر کا مطالبہ درست ہے، کیونکہ زید نے جب اپنا مکان ایک سال کے لیے بکر کو کرائے پر دیا ہوا تھا، تو اب اس پر اپنے معاہدے کی پاسداری کرنا ضروری تھا، لیکن جب اس نے یہ مکان بیچ دیا، تو اس کا مکان بیچنا اگرچہ اپنی جگہ درست ہے، لیکن بکر کے ساتھ کیے گئے معاہدے کی وجہ سے یہ بیع (خرید و فروخت) مکمل طور پر نافذ نہ ہوئی، بلکہ بکر کی اجازت پر موقوف ہو گئی، کیونکہ اس مکان میں بکر کو حقِ سکونت حاصل ہے۔ البتہ خریدار کو یہ حق حاصل ہو گا کہ بکر کے مکان خالی نہ کرنے کی وجہ سے اگر وہ چاہے، تو چھ ماہ انتظار کر لے اور چھ ماہ بعد مکان کی رقم زید کے حوالے کر کے مکان لے لے اور چاہے تو ابھی فوراً بیع کو ہی فسخ کر دے۔ ہاں اگر بکر (کرایہ دار) ابھی اس بیع کو جائز کر دے تو پھر بیع مکمل طور پر نافذ ہو جائے گی اور کرایہ دار کا اجارہ فسخ ہو جائے گا۔

(ماخوذ از: بدائع الصنائع، 4/68، ردالمحتار، 7/324، فتاویٰ تنقیح الحامدیہ، 2/135)

بہار شریعت میں ہے: "جو چیز رہن رکھی ہے یا کسی کو اجرت پر دی ہے اُس کی بیع مرتہن یا مستاجر کی اجازت پر موقوف ہے یعنی اگر جائز کر دیں گے جائز ہو گی۔۔۔ اور مشتری چاہے تو بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔۔۔ مستاجر نے بیع کو جائز کر دیا تو بیع صحیح ہو گئی مگر اُس کے قبضہ سے نہیں نکال سکتے جب تک اُس کا مال وصول نہ ہو لے۔" (بہار شریعت، 2/731)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 دکان بیچتے ہوئے گڈول کے پیسے الگ سے لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص دکان بیچ رہا ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ چونکہ یہاں میری دکان کافی عرصہ سے تھی اور جمی جمائی دکان ہے اس لئے میں گڈول (Goodwill) کے الگ سے پیسے لوں گا۔ کیا یہ شخص سودے میں یوں گڈول کے الگ سے پیسے مانگ سکتا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: شرعی اعتبار سے گڈول (Goodwill) کے الگ سے پیسے مقرر نہیں کر سکتے کیونکہ گڈول کوئی مال نہیں ہے بلکہ اس کی حیثیت فقط منفعت کی ہے جس کے عوض میں الگ سے پیسے وصول کرنا، جائز نہیں۔

پوچھی گئی صورت میں فریقین کا شرعی تقاضہ پورا کرنا بہت آسان ہے دکان اور گڈ ول (Goodwill) کی قیمتوں کو الگ الگ فرض نہ کریں بلکہ فروخت کرنے والا تمام تر اغراض کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی ایک قیمت بیان کر دے اور خریدنے والا چاہے تو قبول کرے چاہے تو قبول نہ کرے۔ بلاشبہ وہ دکان جو کارنر کی ہو درمیانی دکان سے زیادہ مہنگی ہوتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ دکان کے پیسے الگ لگائے جاتے ہوں اور کارنر کی ہونے کے الگ، بلکہ مجموعی طور پر ایک قیمت آفر کی جاتی ہے اور بآسانی سودا ہو جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "حقوقِ مجردہ صالح تملیک و معاوضہ نہیں۔" (فتاوی رضویہ، 17/109)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطاری مدنی*

مدینے میں پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری نے یہاں کی فضاؤں کو پُر نور بنادیا تھا، لوگ ایک گیارہ سالہ لڑکے کو لے کر حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ! یہ بنی نجار کا لڑکا ہے، اس نے قراٰنِ پاک میں سے 17 سورتیں پڑھ لی ہیں، ایک روایت کے مطابق وہ لڑکا 16 سورتیں پڑھ چکا تھا، اس لڑکے نے جب وہ سورتیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پڑھ کر سنائیں تو رحمتِ عالَم بہت خوش ہوئے، (پیارے آقا کے پاس خطوط آتے تھے اور آقا کریم کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ انہیں قابلِ بھروسہ شخص ہی پڑھے اس لئے) اس لڑکے کا نام لے کر ارشاد فرمایا: تم یہودیوں کی تحریر (وزبان) سیکھو، میں اپنی تحریر کے معاملے میں کسی یہودی سے مطمئن نہیں، پھر اس لڑکے نے یہودیوں کی تحریر (وزبان) سیکھنا شروع کردی ابھی 15 دن گزرنے پائے تھے کہ وہ لڑکا اس میں ماہر ہوگیا، اس کے بعد جب یہودیوں کی طرف کوئی تحریر بھیجی جاتی تو اسے وہ لڑکا ہی لکھتا تھا اور جب وہاں سے کوئی تحریر آتی تو وہی ذہین وفطین لڑکا ہی اس تحریر کو پڑھ کر سناتا۔ ایک روایت میں ہے کہ پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس لڑکے کو سریانی زبان سیکھنے کا ارشاد فرمایا تو اس ذہین لڑکے نے 17 دن میں سریانی زبان سیکھ لی۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ذہین وفطین لڑکے مشہور صحابیِ رسول حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ **بچپن** آپ نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ آپ کا شمار ذہین وفطین افراد میں ہوتا ہے [2] **بارگاہِ رسالت کی یادیں** ایک مرتبہ آپ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب بیٹھے تھے کہ نبیِّ کریم پر وحی کا نزول ہوا، اس دوران پیارے آقا کی ران مبارک آپ کی ران کے اوپر آگئی، حضرت زید فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے کبھی کسی چیز کو اتنا بھاری نہ پایا جتنی وزن دار رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ران مبارک تھی، پھر رسولِ کریم کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: اے زید! (قراٰن کو) لکھو۔ ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے آپ سے رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاق کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو کیا بیان کروں؟ میں تو حضورِ اکرم کا پڑوسی تھا، جب وحی نازل ہوتی تو رسولِ کریم مجھے بلا بھیجتے اور میں وحی لکھ لیتا، جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو رسولِ کریم اس میں ہمارا ساتھ دیتے، جب کھانے کا تذکرہ کرتے تو حضور ہمارے ساتھ گفتگو میں شریک رہتے۔

پہلا تحفہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینے میں جلوہ گر ہونے کے بعد حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں قیام فرمایا تھا، وہاں سب سے پہلے تحفہ لے کر حاضر ہونے والے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے، برتن میں روٹی، گھی اور دودھ تھا، آپ نے عرض کی: اس برتن کو میری والدہ نے بھیجا ہے، پیارے آقا نے دعا دی: اللہ تجھے برکت دے، پھر اپنے اصحاب کو بلایا اور سب نے مل کر کھایا۔ [3] **دربارِ نبوی میں مقام** ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ سے ارشاد فرمایا: جب تم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھو تو اس میں سین کو واضح کردیا کرو۔ [4] کبھی یہ کلمات زبان پر تشریف لائے: زید کو میرے پاس بلاؤ اور اس سے کہو کہ شانے کی ہڈی، دوات اور تختی ساتھ لے آئے۔ **بارگاہِ صدیقی** جمعِ قراٰن کے سلسلے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا: تم

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

کاتبِ وحی ہو، تم رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نزدیک امانت دار تھے اور ہم سب کے نزدیک بھی امانت دار ہو۔[5] لہٰذا آپ نے حضرت ابو بکر صدیق کے حکم پر قراٰن جمع کیا، آپ فرماتے ہیں: میں نے چمڑے کے ٹکڑوں پر، (جانور کے) کندھے کی ہڈیوں کے ٹکڑوں اور کھجور کی شاخوں پر قراٰنِ پاک کو لکھ کر جمع کیا۔[6] **دربارِ فاروقی** فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے سفر پر روانہ ہوتے وقت کئی مرتبہ آپ کو مدینے میں اپنا قائم مقام بنایا۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ مختلف شہروں کے بڑے اور اہم معاملات حل کرنے کے لئے منتخب لوگوں کو طلب کرتے اور انہیں وہاں بھیجا کرتے تھے، بارگاہِ فاروقی میں عرض کی جاتی: زید بن ثابت کو بھیج دیں تو ارشادِ فاروقی کچھ یوں ہوتا: اِس شہر کے باشندوں کو زید کی ضرورت ہے، یہ لوگ اپنے درپیش معاملات میں زید کے پاس جو حل پاتے ہیں وہ حل انہیں کہیں اور نہیں ملتا۔ **بارگاہِ عثمانی** حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ زمانۂ حج میں آپ کو مدینے میں اپنا نائب بناتے[7] آپ دورِ عثمانی میں بیتُ المال کے نگران و منتظم رہے۔[8] **صلاحیتیں** ماہر جسٹس کی طرح کئی سال تک منصبِ قضا پر فائز رہے، دورِ رسالت سے ہی فتویٰ دینے لگے تھے، فنِ قراءت میں آپ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا، علمِ وراثت میں آپ کا کوئی ہم پلہ دکھائی نہیں دیتا اسی وجہ سے حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما ان شعبہ جات میں آپ کو ترجیح دیتے تھے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت میں بھی آپ ان شعبوں میں اپنی ذمہ داری بخوبی نبھاتے رہے،[9] ایک قول کے مطابق آپ 2 زبانوں یعنی عربی اور عبرانی میں خط لکھ لیا کرتے تھے[10] پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شہرِ طائف کا محاصرہ ختم کرکے مقامِ جعرانہ پہنچے تو وہاں اموالِ غنیمت جمع ہو چکا تھا، 6 ہزار غلام، 24 ہزار اونٹ، 40 ہزار سے زیادہ بکریاں جبکہ ایک لاکھ 60 ہزار درہم کے برابر چاندی تھی، حضرت زید نے پیارے آقا کے حکم پر سب لوگوں کی گنتی کی کہ ہر ایک کے حصے میں کتنا کتنا مال آئے گا، اعداد و شمار مکمل ہوا تو پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مالِ غنیمت لوگوں میں تقسیم کر دیا۔[11] **غزوات** سب سے پہلا غزوہ جس میں آپ کی شرکت ہوئی وہ سن 5 ہجری میں ہونے والا غزوۂ خندق تھا، اس وقت آپ کی عمر 15 برس تھی،[12] اس غزوہ میں آپ دیگر مسلمانوں کے ساتھ مل کر خندق سے مٹی نکالتے تھے[13] غزوۂ تبوک کے موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبیلہ بنی مالک بن نجار کا جھنڈا ایک صحابی سے لے کر آپ کے ہاتھ میں دیا، انہوں نے عرض کی: کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے؟ فرمایا: قراٰن کو مقدم کیا جاتا ہے اور زید تم سے زیادہ قراٰن کا عالم ہے۔[14] **ادائے مصطفٰے** حضرت ثابت فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چل رہے تھے، مجھ سے فرمایا: کیا تم مجھ سے سوال نہیں کرو گے میں ایسا کیوں کر رہا ہوں، میں نے پوچھا تو فرمایا: حضرت زید بن ثابت بھی یوں ہی چل رہے تھے، انہوں نے بھی مجھ سے یہی فرمایا، میں نے وجہ پوچھی تو حضرت زید نے کہا: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور پھر مجھ سے فرمایا: اے زید! کیا تم جانتے ہو کہ میں ایسا کیوں کر رہا ہوں، وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ مسجد پہنچنے تک ہمارے قدم بکثرت ہو جائیں۔[15] **عبادات** حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ رمضان کی 23 اور 27 ویں رات کو شب بیداری کرتے تھے لیکن جس قدر شب بیداری کا اہتمام 17 رمضان کی رات کو کرتے ویسا کسی اور رات نہ کرتے وجہ پوچھنے پر فرمایا: اس رات قراٰن کا نزول ہوا اور اس رات کی صبح (غزوۂ بدر میں) حق و باطل کے درمیان فرق کر دیا گیا تھا۔[16] **وفات** ایک قول کے مطابق آپ نے بعمر 56 برس سن 45ھ کو مدینے میں رحلت فرمائی[17] جبکہ آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد 92 ہے جن میں سے 5 احادیث بخاری و مسلم میں متفقہ طور پر موجود ہیں۔[18]

---

(1) تاریخ ابن عساکر، 19/302، 304، مستدرک، 4/522، 523 (2) سیر اعلام النبلاء، 4/74 (3) طبقات ابن سعد، 1/159، 183، 274 (4) تاریخ ابن عساکر، 72/174 (5) تاریخ ابن عساکر، 19/306 (6) حلیۃ الاولیاء، 2/62 (7) تاریخ ابن عساکر، 19/316، 317 (8) تہذیب الاسماء واللغات، 1/198 (9) طبقات ابن سعد، 2/274، 275 (10) مستدرک، 4/522 (11) طبقات ابن سعد، 2/116 ملخصاً (12) مستدرک، 4/522 (13) تاریخ ابن عساکر، 19/313 (14) مستدرک، 4/522 (15) مسند ابو داود طیالسی، 1/497، حدیث: 606 ملخصاً (16) معجم کبیر، 5/135، رقم: 4865 ملتقطاً (17) تاریخ ابن عساکر، 19/333 (18) تہذیب الاسماء واللغات، 1/198۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن اَولیائے کرام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 68 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ تا 1443ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا۔ مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام (1) حضرت سیّد ابو حسن موسیٰ جون حسنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 14 رمضان 153ھ مدینۂ منوّرہ میں ہوئی، انہیں اپنے والدِ گرامی حضرت سید عبدُ اللہ محض رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت و خلافت حاصل ہوئی، ربیعُ الآخر 214ھ میں سُوَیق نزد مدینۂ منوّرہ میں وفات پائی، آپ عالم و فاضل، صالح و متقی، روایِ حدیث اور بہترین ادیب و شاعر تھے۔[1] (2) حضرت شیخ سید ابو الفضل گدائے رحمٰن باخدا کشمیری قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت رجب 698ھ میں کشمیر میں ہوئی، آپ نے ابتدائی علم دین حاصل کرنے کے بعد حضرت سید شمسُ الدّین صحرائی قادری سے بیعت کی، تزکیۂ نفس کے بعد خلافت و اجازت سے نوازے گئے، زندگی بھر اسلام کی نشر و اشاعت میں مصروف رہے، آپ کا وصال 16 ربیعُ الآخر 794ھ کو ہوا، مزارِ مبارک کشمیر کی مسجد بلند و سرخ سے متصل ہے۔[2] (3) ساداتِ بخاری کے چشم و چراغ حضرت مخدوم سید احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ عالمِ باعمل، فاضلِ وقت، ولیِّ کامل اور مَرجَعِ عوام تھے، آپ نے 5 ربیعُ الآخر 820ھ کو وصال فرمایا، بمقام مرچ مرتضیٰ آباد (بیجاپور، کرناٹک، ہند) میں مزارِ مبارک ہے۔[3] (4) صاحبِ عرفاں حضرت مولانا دلدار بیگ اٹکی رحمۃ اللہ علیہ عابد و زاہد، سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں سرالاعظم حضرت جی بابا ابو اسماعیل یحییٰ اٹکی کے فیض یافتہ اور خلیفہ مجاز تھے۔ وصال 3 ربیعُ الآخر 11 سو 11ھ کو ہوا، مزار

مزار حضرت میاں محمد حیات قادری رحمۃ اللہ علیہ کٹبار شریف

اٹک میں ہے۔[4] (5) ولی ابن ولی حضرت میاں محمد حیات قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت خانقاہِ قادریہ کٹبار شریف (تحصیل لہڑی، ضلع سبی، بلوچستان) میں ہوئی اور 23 ربیعُ الآخر 1255ھ کو وصال فرمایا، تدفین والدِ گرامی میاں محمد کامل قادری کے پہلو میں ہوئی۔ آپ بہترین عالمِ دین، خانقاہِ قادریہ کے سجادہ نشین، صابر و شاکر، ہمدردِ ملت، دولت دنیا کے ساتھ ساتھ حسنِ ظاہری و باطنی سے مالا مال تھے۔[5] (6) تاجُ الاولیا حضرت مخدوم سید شاہ نیاز اشرف کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کچھوچھہ شریف سرکارِ خورد کے سجادہ نشین تھے، ان کا انتقال 2 ربیعُ الآخر 1278ھ کو ہوا، تدفین حسبِ وصیت حضرت شاہ راجو قدّس سرّہ کے قدموں میں کی گئی، ان کی نرینہ اولاد نہیں اس لئے اپنے نواسے اشرفُ الاولیاء حضرت مخدوم سید شاہ ابو محمد اشرف حسین کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے نوازا۔[6] (7) حضرت فقیر حافظ محمد اکمل شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1288ھ کو سنگھوئی (جہلم، پنجاب) کے قاضی و علمی گھرانے میں ہوئی اور وفات 27 ربیعُ الثانی 1367ھ کو ہوئی، آپ حافظِ قراٰن، فاضلِ درسِ نظامی، ہم درس پیر فضل شاہ جلالپوری، مرید حضرت وارث پاک، ولیِّ کامل اور بے حد ملنسار تھے۔ مزار چھپر شریف (نزد گوجر خان، پنجاب) میں

*رکن شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

مرجعِ خاص وعام ہے۔[7]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام 8 جلالُ الملت والدّین حضرت شیخ محمد بن عبد الرّحمٰن بکری شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 2 صفر 807ھ میں دَھْرُوط میں ہوئی اور یہیں 15 ربیعُ الآخر 891ھ میں وصال فرمایا، آپ علمِ فقہ میں ماہر، اصول وادب میں حاوی اور علمِ حدیث سے مالامال تھے، فقہِ شافعی کی حفاظت، علمِ حدیث کی ترویج اور معاشرے کی اصلاح کی بھرپور کوششوں نے آپ کو زمانے میں یکتا بنادیا۔ آپ نے کئی شافعی کتب کی شروحات لکھیں۔[8] 9 برہانُ الملت والدّین حضرت شیخ ابراہیم بن حسن کورانی کُردی کی ولادت کُردستان (عراق) میں 1025ھ کو ہوئی، آپ شافعی عالمِ دین، محدّث ومسند، سلسلہ نقشبندیہ کے شیخِ طریقت ہیں۔ 80 سے زائد کتب لکھیں جن میں اَسانید ومَرویات پر مشتمل کتاب اَلْاُمَم لِاِیقاظِ الھِمَم مطبوع ہے۔ آپ عراق سے ہجرت کرکے مدینہ شریف مقیم ہوگئے تھے، یہیں ایک قول کے مطابق 18 ربیعُ الآخر 1101ھ مطابق 29 جنوری 1690ء میں وصال فرمایا۔[9] 10 واعظِ خوش بیاں حضرت مولانا محمد عظیم گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ پنجاب کے شہر گکھڑ (ضلع گوجرانوالہ) کے رہنے والے تھے، آپ فاضل دارُ العلوم نعمانیہ لاہور، سحرُ البیاں خطیب، خلیفۂ امیرِ ملت، حیدر آباد دکّن سمیت ہند کے کئی شہروں میں مسلمانوں کی رہنمائی کرنے والے اور کئی کُتُب کے مصنف تھے۔ آپ کا وصال یکم ربیعُ الآخر 1341ھ کو ہوا، مزار گکھڑ میں ہے۔[10] 11 عالمِ باعمل حضرت شیخ سید ثوبان بن محمد خطیب کیلانی دِمَشقی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش خاندانِ غوثُ الاعظم میں 1270ھ میں ہوئی اور 2 ربیعُ الآخر 1303ھ کو اللہ اللہ کہتے ہوئے فوت ہوئے، تدفین مقبرہ دحداح دمشق میں کی گئی، آپ جامع اُمَوی کے فقہ ونحو کے مدرس، جامع سنجقدار کے خطیب، جامع مسجد فتحی کے امام تھے۔[11] 12 حضرت علامہ خواجہ محبُّ النبی عبدُ الغنی سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ 1278ھ کو بڑیلہ شریف ضلع گجرات میں پیدا ہوئے اور وفات 16 ربیعُ الآخر 1327ھ کو سیالکوٹ میں ہوئی۔ مزار چونڈہ باجوہ ضلع سیالکوٹ میں گیٹی شاہ مسجد کے قریب ہے، آپ عالمِ دین، کتب الاسرار سمیت 50 کتب کے
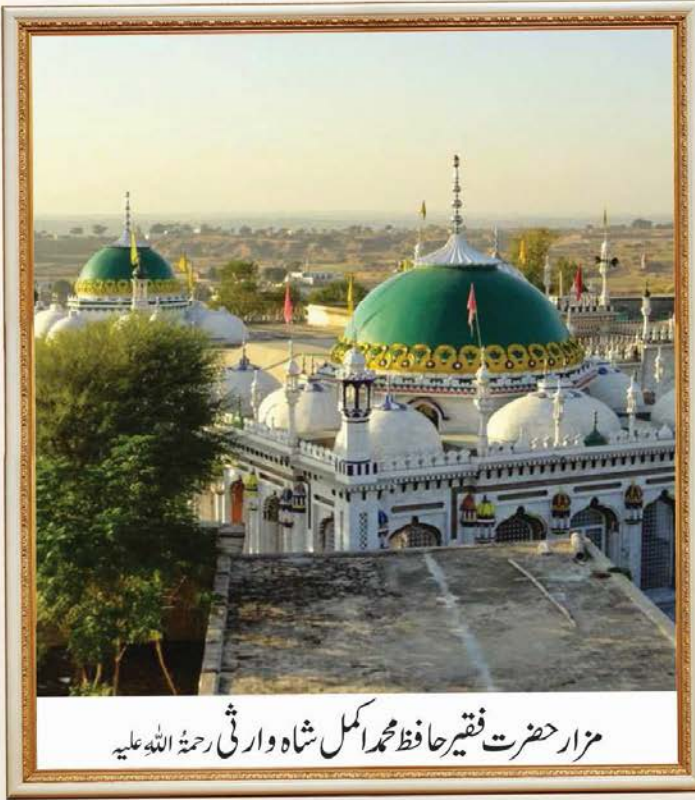
مزار حضرت فقیر حافظ محمد اکمل شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ

مصنف، عظیم کتب خانہ (لائبریری) کے مالک، خطیب جامع مسجد غلہ منڈی، خلیفہ خواجہ شمسُ العارفین، شیخِ طریقت، نَھْیٌ عَنِ الْمُنکَر کے جذبے سے سرشار، مُجدِّدِ سلسلۂ چشتیہ، بہادر و سخی اور فعال شخصیت کے مالک تھے۔[12] 13 استاذُ الاساتذہ حضرت علامہ حافظ مہر محمد اِچھروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1314ھ کو موضع چوکھنڈی (تحصیل تلہ گنگ، ضلع چکوال) میں ہوئی اور 2 ربیعُ الآخر 1374ھ کو لاہور میں وصال فرمایا۔ تدفین اِچْھرہ قبرستان میں ہوئی، آپ حافظِ قراٰن، معقولات میں علامۂ دہر، استاذُ العلما، جامعہ فتحیہ کے مدرّس، علامہ عطا محمد بندیالوی سمیت کئی اکابر علمائے اہلِ سنّت کے استاذ اور مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔[13]

---

(1) اتحاف الاکابر، 162، 163، تذکرہ مشائخ قادریہ، ص، 62 (2) تذکرہ مشائخ قادریہ فاضلیہ، 105 تا 107 (3) تذکرۃ الانساب، 144 (4) تذکرہ علمائے اہل سنت، ضلع اٹک، 587 (5) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/383، 384 (6) مخدوم الاولیا، 23، 43، 48، 50 (7) تذکرہ اولیائے جہلم، 202 تا 206 (8) الاعلام للزرکلی، 6/194، الضوء الامع لاھل القرن التاسع للسخاوی، 7/285، البدر الطالع، 2/182 (9) سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر، 1/9، اعلام للزرکلی، 1/35، البدر الطالع بمحاسن من بعد قرن السابع، 1/11 (10) تذکرہ خلفائے امیر ملت، 55 تا 58 (11) اتحاف الاکابر، 471 (12) فوز المقال، 7/149، 167، 170 (13) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، 127۔

پیرانِ عظام کی دینی خدمات

The Religious services rendered by the Great Pious Predecessors

مولانا سید عمران اختر عطّاری مدنی*

اسلامی تاریخ میں عُلما و صوفیا نے اپنی نظر و گفتار اور کردار سے لوگوں کے دل مسخر کرکے انہیں اخلاقیات و آدابِ زندگی سے روشناس کروایا، جینے کا اسلامی طریقہ سکھایا، لاکھوں لاکھ غیر مسلموں کا قبولِ اسلام انہی بزرگوں کی کوششوں کا ثمرہ ہے، مگر معاشرے کی ستم ظریفی ہے کہ ایک تعداد ان ہستیوں کے دین کی خاطر جان گھلانے سے بے خبر ہونے کی بنیاد پر اس غلط فہمی کا شکار ہے کہ پیروں اور سجادہ نشینوں نے خانقاہوں میں عیش کی زندگی گزاری ہے بلکہ بعض لوگ خانقاہوں اور آستانوں کو لوگوں کا پیسہ بٹورنے کی آماجگاہ سمجھتے ہیں گو کہ ان کے اس طرزِ فکر کی کچھ نہ کچھ وجہ ڈھونگ رچانے والے جعلسازوں کا کردار بھی ہے مگر پیرانِ صادق کا معاملہ اس کے برعکس ہے، پیرانِ عظام نے خلقِ خدا کے دل یادِ خدا سے بسائے، علم کے دیئے جلائے، علمی مَراکز قائم کئے، وعظ و نصیحت، درس و تدریس اور تحریر و تصنیف کے ذریعے تبلیغِ دین کی شمعیں روشن کیں۔ آیئے چند پیرانِ عظام کے حالات پڑھ کر تمام سچے پیروں کی شاندار علمی و مذہبی خدمات کا اندازہ کیجئے اور اعتراف کا ذہن بنایئے!

حضرت داتا گنج بخش رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:465ھ) آپ نہایت سادہ لباس پہنتے جس سے نمود و نمائش نہیں بلکہ تن پوشی مقصود ہوتی، عالمِ دین بننے کے بعد بہت سے مقامات کا سفر کیا اور بڑے بڑے صوفیا سے فیض پایا، صرف خراسان ہی کے تین سو مشائخ سے اسرارِ معرفت سیکھے، راہِ معرفت میں فقر و فاقہ اور مشکلیں برداشت کیں،[1] بالآخر لاہور آکر مقیم ہوئے، قیام گاہ کے قریب ہی مسجد تعمیر کی جس میں مالی و جسمانی بھرپور حصہ لیا، یہ لاہور کی پہلی مسجد تھی، وصال تک 30 سال سے زائد عرصہ یہیں گزارا،[2] آپ کی سیرت بتاتی ہے کہ آپ اپنی زندگی لوگوں کے بھلے کے لئے جیتے رہے، دن میں تدریس اور رات کو منزلِ حق کے متلاشیوں کی تربیت کرتے، درِ داتا سے ہزاروں جاہلوں کو نورِ علم، کافروں کو نورِ اسلام اور بھٹکے ہوؤں کو ہدایت کا راستہ ملا۔[3]

پیرانِ پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:561ھ)

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب علمِ دین سے فراغت حاصل کرلی تو درس و تدریس کی مَسْنَد اور اِفتاء کے منصب پر جلوہ افروز ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو وعظ و نصیحت اور علم و عمل کی اشاعت کرنے میں مصروف ہوگئے، چُنانچہ دُنیا بھر سے عُلما و صُلحا آپ کی بارگاہ میں علم سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے۔[4] آپ رحمۃُ اللہِ علیہ 13 علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔ مدرسے میں دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد قرأتوں کے ساتھ قراٰنِ مجید پڑھاتے تھے۔[5] آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے 521ھ سے 561ھ تک چالیس سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بیان فرماتے تو لوگ آپ کے کلام مبارک کو بغور سنتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خود فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

زیادہ ڈاکو، چور، فساق وفجار، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (6)

حضرت بہاؤالدین زکریا سہروردی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:661ھ)

12 سال کی عمر میں قراءتِ سبعہ کے ساتھ حفظِ قراٰن اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی، اسی عمر میں والدِ محترم کا انتقال ہوا تو انہیں دستار پہنا کر خانقاہ کی مَسْنَد پر بٹھا دیا گیا مگر چچا جان کی اجازت سے خانقاہ چھوڑ کر مزید علمِ دین کے حصول کے لئے خراسان، بخارا، عراق اور حجازِ مقدس وغیرہ کا سفر کیا، 444 سے زائد عُلما کی شاگردی اور 1380 مشائخ وصوفیا کی زیارت وملاقات کرکے علم کے مزید موتی سمیٹے، سلسلہ سہروردیہ کے عظیم بزرگ شیخ شہابُ الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت پائی، ملتان کو مستقل مسکن بناکر عظیم خانقاہ، وسیع لنگر خانہ، عظیمُ الشان اجتماع گاہ، عالیشان محل سراؤں اور مساجد کی تعمیرات کے علاوہ ایک بہت بڑا جامعہ قائم فرمایا جسے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کہنا غلط نہ ہوگا جہاں دیگر دینی علوم کے علاوہ ادب، انشا، فلسفہ، منطق، ریاضی اور ہیئت (Astronomy) وغیرہ کی مفت تعلیم دیجاتی بلکہ کتابوں سمیت ہزاروں طلبہ کی تعلیمی اور رہائشی ضروریات کے تمام اخراجات حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی ہی برداشت کرتے، چونکہ والدین کی وراثت سے خاصا مالی خزانہ اور وسیع زمینیں پائی تھیں اور زراعت وتجارت کو پیشہ بنایا تھا، کئی ملکوں میں آپ کا کاروبار پھیلا ہوا تھا، مگر پھر بھی زندگی سادہ گزاری، غربا کے ساتھ مل کر لنگر کا کھانا کھاتے اور زراعت وتجارت سے حاصل لاکھوں لاکھ آمدنی طلبہ وخدمتِ دین پر خرچ کرتے۔ (7)

حضرت بابا فریدالدین گنجِ شکر رحمۃ اللہ علیہ (وفات:663ھ)

حضرت بابا فریدالدین گنجِ شکر رحمۃ اللہ علیہ اپنے خُلفا اور مریدین کو وقتاً فوقتاً اِتّباعِ شریعت کی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو مَت ستانا، نہ کسی پر طَعن وتشنیع کرنا، اپنے ظاہر کو محفوظ رکھنا، آنکھ اور زبان کی حفاظت کرنا اور انہیں رضائے الٰہی میں مصروف رکھنا، یادِ الٰہی کو دل میں بسائے رکھنا، ذکر وتلاوت سے ہمیشہ اپنی زبان تَر رکھنا اور شیطانی وَسوَسوں سے دل کو بچائے رکھنا۔ (8) ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: جو آدمی چار چیزوں سے بھاگتا ہے اس سے چار چیزیں دور کردی جاتی ہیں: جو زکوٰۃ نہیں دیتا اسے مال سے محروم کر دیا جاتا ہے، جو صدقہ اور قربانی نہیں کرتا اس سے آرام چھین لیا جاتا ہے، جو نماز نہیں پڑھتا مرتے وقت اس کا ایمان چھین لیا جاتا ہے اور جو دُعا نہیں کرتا اللہ پاک اس کی دُعا قبول نہیں فرماتا۔ (9)

حضرت لعل شہباز قلندر سید محمد عثمان مروَندی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 673ھ)

آپ نے سات سال کی عمر میں قراٰنِ مجید حفظ کرنے کے بعد چند سالوں میں ہی دینی علوم اور فارسی وعربی زبانوں پر دسترس حاصل کی، 18 سال کی عمر میں والد اور دوسال بعد والدہ چل بسیں جس کے بعد اپنے قصبے مرْوَند (واقع آذربائیجان) کو خیر باد کہہ کر مزید علم سیکھنے اور پھیلانے کیلئے راہِ خدا کے ایسے مسافر بنے کہ زندگی تقریباً سفر میں ہی گزری، شاید یہی وجہ ہے کہ آپ ماہرِ لسانیات (کئی زبانوں پر عبور رکھنے والے) بھی مشہور ہیں، سیہون شریف میں آپ ضعیفُ العمر ہوکر تشریف لائے اور پھر اس ضعیفُ العمری میں بھی عام لوگوں کی طرح زندگی کی بھاگ دوڑ سے تھک کر پُرسکون زندگی گزارنے کے بجائے اشاعتِ دین کیلئے سرگرمِ عمل رہے اور سیہون کے مدرسہ فقہُ الاسلام کی ترقی وتدریس میں اپنا کردار ادا کیا جہاں اسکندریہ تک سے علم کے پیاسے آکر سیراب ہوتے۔ (10)

سید محمد عبدُاللہ گیلانی قادری شطاری عرف بابا بُلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ (وفات:1181ھ)

مجاہدات کی منازل طے کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ پہلے پہل مرشد کے حکم پر اپنے والدین کے پاس "پانڈوکے" تشریف لے گئے اور علم کی کرنیں بکھیرنے کے لئے وہاں کے چوہدری کے تعاون سے ایک مدرسہ قائم کیا جو ایسے دینی مرکز کی حیثیت اختیار کر گیا کہ گردونواح سے علم کے پیاسوں کی پیاس بجھانے کا چشمۂ علم ثابت ہوا۔ (11) پھر پیرومرشد کے حکم پر قصور تشریف لے گئے اور آخر تک وہیں رہے، وہاں بھی لوگ آپ کے گرویدہ ہوئے۔ آپ نے لنگر کا سلسلہ جاری کردیا چنانچہ بھوک اور بے روزگاری کے ستائے ہوئے لوگوں کو بھی پیٹ بھر روٹی ملنے لگی، آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی روحانی تربیت بھی فرماتے تھے۔ (12)

---

(1) سوانح عمری حضرت داتا گنج بخش، ص23، 25، 38 ماخوذاً (2) اللہ کے خاص بندے، ص469 ماخوذاً (3) حدیقۃ الاولیاء، ص270، اللہ کے خاص بندے، ص468 ماخوذاً (4) قلائد الجواہر، ص5 ملخصاً (5) بہجۃ الاسرار، ص225 (6) بہجۃ الاسرار، ص184، 189 (7) فیضانِ بہاؤالدین زکریا ملتانی ماخوذاً (8) شہنشاہِ ولایت حضرت گنج شکر، ص31 بتغیر (9) ہشت بہشت، راحت القلوب، ص220 ملخصاً (10) فیضانِ عثمان مروَندی، ماخوذاً (11) دلوں کے مسیحا، ص325 ماخوذاً (12) فیضانِ بابا بلھے شاہ، ص49 تا 50 ملخصاً۔

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ بحیثیت مفتیِ دین
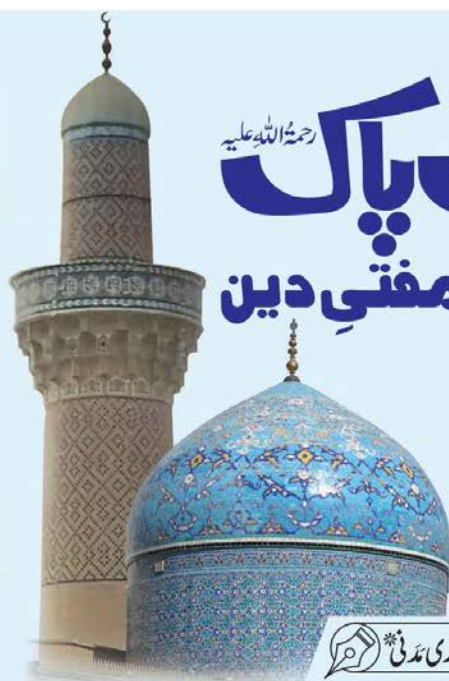
مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم پیشوا، حسنی حسینی سید حضرت سیدنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا نامِ مبارک "عبدُ القادر"، کنیت "ابو محمد" اور القابات "محی الدّین، محبوبِ سبحانی، غوثُ الثقلین، غوثُ الاعظم" وغیرہ ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ پیرانِ پیر، گیارھویں والے پیر اور بڑے پیر صاحب کے لقب سے بھی معروف ہیں۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو دیگر علوم و فنون کے ساتھ ساتھ علمِ فقہ اور فتویٰ نویسی میں بھی بڑا کمال حاصل تھا، چنانچہ شیخ ابو القاسم عمر البزاز رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں عراق اور دیگر کثیر علاقوں سے سوالات آتے، ہم نے کبھی نہ دیکھا کہ کسی سوال کے متعلق مطالعہ کرنے یا اس میں غور و فکر کرنے کی غرض سے سوال رات بھر بھی رُکا ہو بلکہ آپ سوال پڑھتے ہی جواب عطا فرما دیتے۔ اُس دور کے بڑے بڑے عُلما، فُقہا اور مفتیانِ کِرام بھی آپ کے لاجواب فتاویٰ سے حیران رہ جاتے تھے۔[1]

علّامہ عبد الوہّاب شَعْرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عُلَمائے عراق کے سامنے آپ کے فتاویٰ پیش ہوتے تو وہ آپ کی علمی قابلیت پر بہت حیران ہوتے اور اُن کی زبانوں پر جاری ہو جاتا کہ وہ ذات پاک ہے جس نے ان کو ایسی علمی نعمت سے نوازا ہے۔[2]

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے کئی سالوں تک درس و تدریس اور فتویٰ نویسی میں دین کی خدمت سر انجام دی اور عُلَما کی ایک کثیر تعداد نے آپ سے فیض پایا، چنانچہ علامہ عبد اللہ بن اسعد یافعی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 768ھ) لکھتے ہیں: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے علم حاصل کرنے کیلئے عُلما اور فقہاء کی بہت بڑی تعداد نے آپ کی شاگردی اختیار کی۔[3]

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ جلیل القدر مفسر، بہترین محدث اور امامِ فقہ ہونے کے ساتھ ساتھ حاضر جواب مفتی بھی تھے۔ اِنتہائی مشکل مسائل کا نہایت آسان اور عُمدہ جواب فوراً دیتے جس سے اُس وقت کے علما کو بڑا تعجب ہوتا تھا۔

مشکل مسئلے کا آسان جواب ایک بار عراق کے عُلَما کے پاس ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ پاک کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہو تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی وہ عبادت نہ کر رہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں گی، تو اس صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہئے کہ اس شخص کی بیوی طلاقوں سے بھی بچ جائے اور قسم بھی نہ توڑنی پڑے؟ اس سوال سے علمائے عراق حیران و شَشْدر رہ گئے اور اس مسئلہ کو انہوں نے حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ "وہ شخص مکۂ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کرکے اپنی قسم کو پورا کرے۔" اس شافی جواب سے علمائے عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا کیوں کہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے۔[4]

حضورِ غوثِ پاک کی علمیت، روحانیت، کمالات، فضائل اور ولایت و عرفان کو امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے:

مفتیِ شرع بھی ہے، قاضیِ مِلّت بھی ہے
علمِ اَسرار سے ماہِر بھی ہے عبدُ القادِر
مَنبعِ فیض بھی ہے مَجمعِ اَفضال بھی ہے
مِہرِ عِرفاں کا مُنوَّر بھی ہے عبدُ القادِر[5]

اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

(1) بہجۃ الاسرار، ص225 (2) طبقاتِ کبری للشعرانی، 1/179 (3) مراٰۃ الجنان، 3/267 (4) بہجۃ الاسرار، ص226 ملخصاً، طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، 1/179 (5) حدائقِ بخشش، ص69۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

ذکرِ شفاعت کیجیے!

مولانا راشد علی عطاری مَدَنی*

حِرزِ جاں ذِکرِ شَفاعت کیجیے
نار سے بچنے کی صُورت کیجیے [1]

الفاظ و معانی: حِرزِ جاں: بہت عزیز۔ **نار:** آگ (مراد جہنّم)۔ **صُورت کیجیے:** کوئی تدبیر کیجیے، وسیلہ نکالئے / اپنائیے۔

شرح: امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس شعر میں اہلِ ایمان کو جان کی اَمان کا ذریعہ بتارہے ہیں کہ شفیعِ اعظم رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کا کثرت سے ذکر کیا کرو کیونکہ یہ ذکر مؤمنین کی رُوحوں کو تسکین اور دِلوں کو راحت بخشنے والا ہے۔ فضلِ خُدا اور شفاعتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہی مسلمان جہنّم کی آگ سے نجات پائیں گے، اس لئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے مومنو! ذکرِ شفاعت کرکے جہنّم اور اُس کی خوفناک آگ سے اپنے آپ کو بچانے کی تدبیر کرو۔

امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اِسی بات کو آسان اور شاندار پیرائے میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ: اِس شعر میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے عاشقانِ رسول! شَفاعتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خوب تذکرہ کرتے رہئے گویا اپنے لئے اسے مثلِ پناہ گاہ بنالیجئے کہ "ذکرِ شَفاعت" آخرت کی بھلائی اور عذابِ جہنّم سے نجات کا وسیلہ بن جائے۔ [2]

عقیدۂ شفاعت اہلِ اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ ربِّ رحیم نے ہمارے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو منصبِ شفاعت عطا فرمادیا ہے۔ شفاعت کی تمام تر قسمیں مثلاً شَفاعَت بِالوَجاھَۃ، شَفاعَت بِالْمَحَبَّۃ اور شَفاعَت بِالْاِذْن آپ کے لیے ثابت ہیں۔ ان میں سے کسی شفاعت کا بھی اِنکار کرنے والا گمراہ ہے۔ [3]

شفاعتِ کُبریٰ اور کلامِ رَضا شفاعتِ کبریٰ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خصائص کریمہ میں سے ہے کہ قیامت کے دن جب تک آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شفاعت کا دروازہ نہ کھولیں گے کسی کو بھی شفاعت کرنے کی مَجال نہ ہوگی، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ دیگر تمام شفاعت کرنے والے بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہی دربار میں شفاعت لائیں گے اور بارگاہِ خُدا میں صرف شفیعِ اَعظم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی شفیع ہوں گے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ پاک (میں اُن کی شفاعت کا مالک ہوں) [4] کا ایک لطیف معنی بیان فرماتے ہیں کہ خدائے ذوالعرش کی بارگاہ میں بلاواسطہ شفاعت قراٰنِ عظیم اور اِس حبیبِ اُمید گاہ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سوا کسی کے لئے نہیں ہے باقی شفیع یعنی، ملائکہ، انبیا، اولیا، علما، حُفّاظ، شہدا، حُجّاج اور صُلحا، تو وہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے ان کی رسائی انہیں تک ہوگی ان کی شفاعت انہیں کے حضور ہوگی اور پھر جن کا ذکر ان حضرات نے کیا ہو اور جن کا ذکر نہ کیا ہو ان سب کے لئے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی اپنے ربّ کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے اور ہمارے نزدیک یہ معنی حدیثوں سے مؤکَّد (پختہ) ہے وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔ [5]

اسی بات کو امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ منظوم انداز میں یوں بیان فرماتے ہیں:

سب تُمہارے در کے رَستے ایک تم راہِ خُدا ہو
سب تمہارے آگے شافِع تم حضورِ کبریا ہو
سب کی ہے تم تک رَسائی بارگَہ تک تم رَسا ہو [6]

(1) حدائقِ بخشش، ص194 (2) نیکی کی دعوت، حصہ اوّل، ص453 (3) بہار شریعت، 1/72 ملخصاً (4) ترمذی، 5/352، حدیث: 3633 (5) المعتقد المنتقد مع حاشیۃ المعتمد المستند، ص240 (6) حدائقِ بخشش، ص342

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت سید ابرار میاں نوری شاہ صاحب کے انتقال پر تعزیت

اہلِ جنّت کا افسوس: مکتبۃ المدینہ کی کتاب "فیضانِ نماز" صفحہ نمبر 552 پر ہے، زندگی بے حد مختصر ہے، اس بات کا صحیح معنوں میں احساس رکھنے والے ایک سانس بھی فالتو گزارنا پسند نہیں کرتے بس ثواب پر ثواب کماتے چلے جاتے ہیں، اللہ پاک کی یاد اور اس کے ذکر سے کبھی بھی غافل نہیں ہوتے۔

دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) آدمی کی جو گھڑی ایسی گزرے جس میں وہ اللہ پاک کا ذکر نہ کر پائے تو قیامت کے دن اسے اس گھڑی پر افسوس ہوگا (2) اہلِ جنّت کو اُس گھڑی کے سوا کسی شے پر افسوس نہ ہوگا جس میں وہ اللہ پاک کا ذکر نہ کر سکے تھے۔ **شرحِ حدیث:** حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصے "اہلِ جنّت" کے تحت لکھتے ہیں: جنتیوں کا یہ افسوس قیامت کے دن جنّت میں داخلے سے پہلے ہوگا، کیونکہ جنّت میں ندامت و افسوس نہ ہوگا۔ (حرز ثمین شرح حصن حصین، ص209)

عبادت میں گزرے میری زندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری عُفِیَ عَنْہ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ سید نواب میاں شاہ صاحب کے فرزندِ محترم اور حضرت مفتی سید شباب شاہ صاحب اور سید فیضان شاہ صاحب کے ابو جان اور سید طاہر شاہ صاحب کے برادرِ محترم خلیفہ و مرید حضور مفتیِ اعظم ہند، حافظ قاری حضرت سید ابرار میاں نوری شاہ صاحب طبیعت ناساز ہونے کے بعد 13 محرم شریف 1444ھ مطابق 12 اگست 2022ء کو تقریباً 65 سال کی عمر میں خواجہ و رضا و نوری کے ہند میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت سید ابرار میاں نوری شاہ صاحب کو غریقِ رحمت فرما۔ الٰہ العٰلمین انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرما۔ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِین! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِّ نظر وسیع ہو جائے، یاربَّ المصطفےٰ! نورِ مصطفےٰ کا صدقہ ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی | اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریکیِ گور سے بچانا | اے شمعِ جمالِ مصطفائی

یا اللہ پاک تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما۔ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام اے عظمتوں عزتوں والے! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان پر اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عنایت فرما، بوسیلۂ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب مرحوم حضرت سید ابرار میاں نوری شاہ صاحب سمیت ساری امت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

مولانا قاری زوار بہادر صاحب کے لئے دعائے صحت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

رنج و غم کو سب سے زیادہ دور کرنے والی چیز: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ذکرِ الٰہی کے برابر، غضب و عذابِ الٰہی سے نجات دینے والی، بلاء غم و پریشانی کو دفع کرنے والی (یعنی دور کرنے والی) کوئی چیز نہیں، اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔ (پ13، الرعد:28، فتاویٰ رضویہ، 24/181)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مولانا قاری زوار بہادر صاحب کو شوگر، کان کی تکلیف اور دیگر بیماریوں سے صحتِ کاملہ عاجلہ نافعہ عطا فرما، یَا شَافِیَ الْاَمْرَاض اے بیماریوں سے شفا دینے والے! انہیں صحتوں،

راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، دینی خدمتوں، اور سنّتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، یااللہ پاک! یہ بیماری یہ تکلیف یہ پریشانی ان کے لئے ترقیِ درجات کا باعث، جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بننے کا ذریعہ بن جائے، یاکَشَّافَ الکُرَب اے دُکھ درد پریشانی دور کرنے والے! کربلا والوں کا صدقہ ان کی جھولی میں ڈال دے، یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِین! ان کے حالِ زار پر رحم و کرم فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ!

مدنی چینل دیکھتے رہیے، اپنی اچھی اچھی نیتیں ضرور بھجوایئے گا، ہمت رکھئے گا۔

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے اگست 2022ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ **”پیغاماتِ عطّار“** کے ذریعے تقریباً 2666 پیغامات جاری فرمائے جن میں 344 تعزیت کے، 2039 عیادت کے جبکہ 283 دیگر پیغامات تھے۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے ذُوالحجۃُ الحرام 1443ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 18 صفحات کا رِسالہ ”فیضانِ امام باقر“ پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور تمام صحابہ واہلِ بیت کی غلامی اور دعوتِ اسلامی میں استقامت دے کر جنّتُ الفردوس میں بلا حساب داخِل فرما۔ اٰمین (2) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ”معلوماتی پمفلٹس“ پڑھ یا سُن لے اُسے اپنی زندگی نیکیوں میں گزارتے ہوئے نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب مغفِرت سے نواز دے۔ اٰمین (3) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ”فیضانِ شیخ عبدالواحد تمیمی“ پڑھ یا سُن لے اُسے سلسلہ قادریہ کے بزرگانِ دین کے فیضان سے مالا مال فرما اور بے حساب بخش کر جنّتُ الفردوس میں میرے غوثِ پاک کا پڑوس عطا فرما۔ اٰمین (4) جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عُبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے رِسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے مُحرَّم کے بارے میں سُوال جواب“ پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 14 صفحات کا رِسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے مُحرَّم کے بارے میں سُوال جواب“ پڑھ یا سُن لے اُسے اہلِ بیت کے فیضان سے مالا مال فرما اور سیّدُ الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کے صدقے بے حساب جنّت میں داخلہ عطا فرما۔ اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
فیضانِ امام باقر	14 لاکھ 83 ہزار 762	8 لاکھ 74 ہزار 556	23 لاکھ 58 ہزار 318
معلوماتی پمفلٹس	14 لاکھ 49 ہزار 959	8 لاکھ 32 ہزار 465	22 لاکھ 82 ہزار 424
فیضانِ شیخ عبدالواحد تمیمی	15 لاکھ 3 ہزار 398	8 لاکھ 62 ہزار 464	23 لاکھ 65 ہزار 862
امیرِ اہلِ سنّت سے مُحرَّم کے بارے میں سُوال جواب	16 لاکھ 45 ہزار 463	8 لاکھ 43 ہزار 14	24 لاکھ 88 ہزار 477

استنبول میں فیضانِ مدینہ کا افتتاح

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

ترکی کے دارُ الحکومت استنبول میں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے افتتاح کے لئے 3 مارچ 2022 بروز جمعرات صبح تقریباً 7 بجے کی فلائٹ سے نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی سمیت تقریباً 15 اسلامی بھائی کراچی سے روانہ ہوئے جن میں تاجران کی ایک تعداد بھی شامل تھی۔ کراچی ایئرپورٹ پر باجماعت نمازِ فجر ادا کر کے ہم براستہ دبئی استنبول روانہ ہوئے۔ جب ہم استنبول پہنچے تو مقامی وقت کے مطابق دوپہر تقریباً ڈھائی بجے کا وقت تھا۔ عاشقانِ رسول کی ایک تعداد نگرانِ شوریٰ اور مدنی قافلے کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھی۔

اس قافلے میں شامل ہونے کے لئے پاکستان کے علاوہ جرمنی، فرانس، اٹلی، اسپین، بیلجیئم، U.K، ساؤتھ افریقہ اور موزمبیق سمیت کئی ملکوں سے اسلامی بھائی تشریف لائے۔

مدنی مشورہ جمعرات کی رات بالخصوص U.K کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مدنی مشورے کا سلسلہ رہا جس میں عربی اسلامی بھائیوں میں دینی کام کرنے اور عرب دنیا میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے سے متعلق مشاورت ہوئی۔

فیضانِ مدینہ استنبول میں نمازِ جمعہ اگلے دن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ استنبول کے مدنی مرکز میں باقاعدہ طور پر پہلی نمازِ جمعہ کے لئے مجھے اذان دینے کی سعادت ملی، نگرانِ شوریٰ نے ”راہِ خدا میں سفر اور دین کی خدمت“ سے متعلق سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس کے بعد جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے خطبۂ جمعہ پڑھنے کے بعد نمازِ جمعہ کی امامت فرمائی۔ اس موقع پر عاشقانِ رسول کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔ فرض نماز کے بعد مدنی مرکز کیلئے کوششیں کرنے اور اپنا حصہ ملانے والوں کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ اس پُر مسرت موقع پر کئی اسلامی بھائیوں کی آنکھیں اشکبار تھیں، بالخصوص ترکی کے مبلغین کی خوشی دیدنی تھی۔

نمازِ جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد ایک شامی عاشقِ رسول نے عربی زبان میں صلوٰۃ و سلام پڑھا۔ اس کے بعد آپس میں ملاقات اور مبارک باد دینے کا سلسلہ رہا پھر آخر میں لنگرِ رضویہ کی ترکیب بنی۔

مختلف مدنی مشورے نمازِ عصر کے بعد دیگر ملکوں کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مشاورت کا سلسلہ رہا جبکہ جمعہ کی شام کو ہند سے بھی کچھ ذمہ دار اسلامی بھائیوں کا قافلہ استنبول مدنی مرکز پہنچ گیا، اس کے بعد مسلسل مدنی مشوروں کا سلسلہ رہا۔

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

سفرنامہ

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل

https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

ترکی میں دینی کاموں کو بڑھانے سے متعلق بات ہوئی، U.K اور یورپ میں مسلمانوں کو درپیش مسائل پر تبادلۂ خیال ہوا، ترکی کے اس مدنی مرکز کے ذریعے یہاں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے سے متعلق کچھ منصوبوں پر بات ہوئی۔ ان منصوبوں کیلئے کثیر رقم کی ضرورت تھی، کچھ اسلامی بھائیوں نے اس میں اپنے عطیات (Donations) ملانے کی نیتیں کی۔

یہاں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین سے میری گزارش ہے کہ دعوتِ اسلامی روز بروز دینی کاموں کو بڑھاتی جارہی ہے لہٰذا آپ سب اپنے عطیات (Donations) میں دعوتِ اسلامی کو یاد رکھیں۔ ابھی دنیا کے کئی ایسے ملک اور بہت سے ایسے شہر ہیں جہاں ہم نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بنانے ہیں، پہلے سے موجود مدنی مراکز کو مزید بہتر کرنا ہے اور دنیا کے کونے کونے میں اسلام کے پرچم کو بلند کرنا ہے۔

جامعاتُ المدینہ U.K کے طلبہ یاد رہے کہ U.K کے جامعاتُ المدینہ کے تقریباً ڈیڑھ سو طلبائے کرام بھی استنبول مدنی مرکز میں 3 دن کے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک تھے جن کی اخلاقی و تنظیمی تربیت کیلئے بیانات کا سلسلہ جاری تھا۔ اِن شآءَ اللہ ہمارے یہ طلبہ درسِ نظامی کرنے کے ساتھ ساتھ دینی کاموں کی تربیت بھی لیتے لیتے جب عالمِ دین بنیں گے تو ان کے ذریعے بر اعظم یورپ میں دینی کاموں میں خوب اضافہ ہوگا۔

میزبانِ رسول کے قدموں میں حاضری 5 مارچ بروز ہفتہ نمازِ فجر سے پہلے 5 بسوں کے ذریعے ہمارا مدنی قافلہ میزبانِ رسول حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہ کے مزارِ پُرانوار پر حاضری کے لئے روانہ ہوا۔ مزار شریف سے متصل مسجد میں نمازِ فجر باجماعت اور پھر پُرکیف حاضری کا عجب منظر تھا۔ اس کے علاوہ حضرت ابو درداء، حضرت کعب بن مالک اور حضرت شیبہ رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین کے مزارات پر حاضری دی۔ مزارات کی زیارت کے بعد ہم نے فیضانِ مدینہ واپس آکر آرام کیا۔

عربی عالمِ دین کی شفقتیں دوپہر میں یہاں کے ایک عربی عاشقِ رسول، عالمِ دین شیخ سید محمود دامَ ظِلُّہُ العالی نے ہمارے مدنی قافلے کے تقریباً ڈھائی سو سے تین سو اسلامی بھائیوں کی شاندار دعوت کی۔ ان عالم صاحب نے اپنے مدرسے کی پوری عمارت کو جامعۃُ المدینہ U.K کے طلبۂ کرام کے لئے خالی کر دیا تھا اور ان کے کھانے پینے کا انتظام وہیں تھا۔

دعوت سے واپس آکر ہم نے فیضانِ مدینہ میں کچھ دیر آرام کیا اور پھر نمازِ عصر کے بعد مختلف ممالک کے اسلامی بھائیوں کے مدنی مشورے شروع ہوگئے۔

مدنی مذاکرہ پاکستان اور ترکی کے ٹائم میں 2 گھنٹے کا فرق ہے یعنی پاکستان میں 10 بج رہے ہوں تو ترکی میں 8 بج رہے ہوتے ہیں، نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد چونکہ پاکستان میں مدنی مذاکرے کا وقت ہوچکا تھا تو ہم نے اجتماعی طور پر مدنی مذاکرے میں شرکت کی اور امیرِ اہلِ سنّت کے ملفوظات سنے۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! آپ دنیا کے جس کونے سے بھی تعلق رکھتے ہوں، کوشش کریں کہ ہر ہفتے کو پاکستانی وقت کے مطابق نمازِ عشا کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے میں شرکت کریں۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت مدنی مذاکرے میں مختلف سوالات کے جوابات دیتے ہوئے انمول مدنی پھول عطا فرماتے ہیں۔ اِن شآءَ اللہ پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرہ دیکھنے سے آپ کو ایسی معلومات بھی حاصل ہوں گی جو شاید طویل عرصہ تک مطالعہ کرکے بھی نہ مل سکیں۔

نمازِ عشا کے بعد نگرانِ شوریٰ نے تمام اسلامی بھائیوں کے درمیان بیان فرمایا جس کے آخر میں سوال جواب کا سلسلہ بھی ہوا۔

اللہ پاک استنبول کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کیلئے کسی بھی طرح کا تعاون یا کوشش کرنے والوں کو شاد و آباد رکھے اور اس مدنی مرکز کے ذریعے نیکی کی دعوت خوب عام فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

غصے پر قابو

ڈاکٹر زیرک عطّاری*

ماہرینِ نفسیات کے مطابق انسان میں بنیادی طور پر چھ قسم کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ خوشی، غم، خوف، گھبراہٹ، حیرت اور غصہ۔ بچپن ہو یا جوانی، اَدھیڑ پن ہو یا بڑھاپا۔ زندگی کے ہر موڑ پر کہیں نہ کہیں ہمیں غصے سے پالا پڑ ہی جاتا ہے۔ چاہے کوئی کتنا ہی دعویٰ کرلے کہ مجھے غصہ نہیں آتا، وہ شخص کبھی بھی درست نہیں ہو سکتا کیونکہ غصے کا آنا ایک فطری عمل ہے۔ قابلِ غور یہ ہے کہ ہم اس غصے کو نافذ کیسے کرتے ہیں۔ اس مضمون میں غصے کا نفسیاتی تجزیہ پیش کیا جائے گا جس میں غصے کی وجوہات، اس سے بچاؤ کی تدابیر اور اس کے درست نِفاذ کے حوالے سے نکات (Points) پیش کئے جائیں گے۔

انسان کی بہت ساری ضروریات ہوتی ہیں جن کے بغیر زندگی کا گزارا مشکل ہوتا ہے۔ ان میں سے کچھ تو زندہ رہنے کے لئے ضروری ہیں مثلاً کھانا، پینا، سونا، لباس وغیرہا۔ اور کچھ کا تعلق ہماری Safety سے ہے مثلاً جان، مال، عزت اور آبرو کی حفاظت، گرمی سردی سے حفاظت۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان کو شفقت، پیار اور محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔ والدین، بہن بھائی، عزیز و اقارب اور دوست احباب کی طرف سے شفقت اور محبت ہماری شخصیت پر گہرا اثر مرتب کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ پر اعتماد اور اپنی ضروری Skills کو پروان چڑھانا ہماری ذہنی صحت کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔

اس کے بعد یہ ذہن نشین کرلیں کہ ہماری بنیادی ضروریات اور ہمارے جذبات کا ایک دوسرے سے ڈائریکٹ لِنک ہے جیسا کہ ہم پہلے جان چکے ہیں کہ جذبات بنیادی طور پر چھ قسم کے ہیں: خوشی، غم، خوف، گھبراہٹ، حیرت اور غصہ۔ پچھلے پیراگراف میں ذکر کی گئی ضروریات اگر پوری ہوتی رہیں گی تو ہم خوش رہیں گے۔ بصورتِ دیگر غم، خوف، گھبراہٹ یا پھر غصہ کے جذبات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جس طرح ضروریات اور جذبات کا ڈائریکٹ لنک ہے اسی طرح جذبات اور ہمارے رویے (Behavior) کا بھی ڈائریکٹ لِنک ہے۔

بچپن میں تو ہم ایسے ہوتے ہیں کہ جیسے ہی ہماری کوئی خواہش یا ضرورت پوری نہ ہو تو فوراً ہی غصے میں رونا دھونا شروع کردیتے ہیں۔ یعنی کہ جذبات ہی ہمارے رویے کو کنٹرول کرتے ہیں۔ لیکن جوں جوں ہم شعور کی منازل طے کرتے ہیں تو ہم اپنے رویے کو کنٹرول کرنا شروع کرتے ہیں۔ والدین کی تربیت یا پھر ذاتی تجربات و حوادث ہمیں سکھا دیتے ہیں کہ کہاں جذبات کا اظہار کرنا ہے اور کہاں نہیں۔ جذبات کو کنٹرول کرنے کی Skill کو ماہرینِ نفسیات Emotional Intelligence کا نام دیتے ہیں۔ عام فہم میں ہم اس کو عقل بھی کہہ سکتے ہیں۔

اب تک کی گفتگو سے ہم اتنا ضرور سمجھ گئے ہوں گے کہ ہماری ضروریات اگر پوری نہ ہوں تو ہمارے اندر مختلف قسم

* ماہرِ نفسیات، U.K

کے جذبات جنم لیتے ہیں جن میں سے غصہ ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ جتنی ہم میں عقل (Emotional intelligence) زیادہ ہوگی ہم اتنے ہی اچھے انداز میں غصے پر قابو پالیں گے۔ اس سے نہ صرف ہماری اپنی زندگی خوشگوار رہے گی بلکہ اس کا مثبت اثر ہماری فیملی اور معاشرے کے دیگر افراد پر بھی پڑے گا۔

غصے پر قابو پانے کے لئے درج ذیل اُمور انتہائی اہمیت کے حامل ہیں:

سب سے پہلے آپ کو غصے کے حوالے سے بنیادی اسلامی تعلیمات حاصل کرنا ہوں گی۔ بے جا غصہ نافذ کرنے کے نقصانات اور غصہ پر قابو پانے کے دنیوی اور اخروی فوائد کو جاننا اولین ضرورت ہے۔ اس ضمن میں شیخ طریقت، امیر اہلِ سنّت کا رسالہ "غصے کا علاج" ضرور پڑھیں، بلکہ بار بار پڑھیں۔

غصہ آنے پر سب سے پہلے اپنے آپ سے سوال کریں کہ مجھے غصہ کیوں آرہا ہے؟ میری کون سی بنیادی ضرورت پوری نہیں ہو رہی؟ کئی مرتبہ غصہ کسی جسمانی ضرورت کے پورا نہ ہونے پر آرہا ہوتا ہے۔ مثلاً بھوک، پیاس، نیند کی کمی یا تھکن وغیرہا۔ تو ایسی صورت میں اپنے بدن کی ضرورت کو پورا کریں۔ غصہ خود بخود دور ہو جائے گا۔

کئی مرتبہ غصہ آنے کی وجہ دوسروں کا رویہ ہوتا ہے۔ کسی نے میری بات نہیں مانی تو کسی نے میری بے عزتی کر دی۔ یا فلاں نے مجھے وہ عزت نہیں دی جو اس کو دینی چاہئے تھی۔ میں نے یہ کام کرنے کو کہا تھا وہ اس نے نہیں کیا۔ دراصل یہ دوسروں کا رویہ نہیں۔ یہ ہمارا اپنا رویہ ہے کہ ہم صرف اپنی ضروریات کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ اس کا حل یہ ہے کہ ہم دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیں۔ یہ ایک اعلیٰ خصلت ہے اور اس کو اپنانے کی کوشش کریں۔ جب ہم دوسروں کو اپنے آپ پر فوقیت دیں گے تو قدرتی طور پر ہمیں عزت و احترام ملنا شروع ہو جائے گا۔ ہماری بات مانی جائے گی اور غصے تک نوبت نہیں آئے گی۔

کچھ لوگ غصہ آنے پر خود سوزی کا راستہ اپناتے ہیں۔ غصے میں آکر بال نوچنا، دیوار میں سر مارنا، بلیڈ سے جلد کاٹنا، سگریٹ سے اپنے آپ کو داغنا وغیرہ خود سوزی کی کچھ مثالیں ہیں۔ ایسے لوگ عموماً احساسِ کمتری کا شکار ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ حسّاس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ ایسوں کو چاہئے کہ کسی ماہرِ نفسیات سے رابطہ کرکے اپنا علاج کروائیں۔ بعض اوقات سائیکو تھراپی کے ذریعے کافی مدد ملتی ہے۔

غرور اور تکبر بھی غصے کے بہت بڑے اسباب ہیں۔ دنیاوی جاہ و جلال، عہدہ اور منصب انسان کو آخرت کے عذاب سے غافل کر کے ظالم صفت بنا دیتا ہے، ایسوں کا علاج کسی ولیِّ کامل کی صحبت سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں باقاعدگی کے ساتھ شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور نیک اعمال کے رسالے پر عمل وہ اسباب ہیں جو غرور اور تکبر جیسی بری خصلت کو دور کرنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

بحیثیت مسلمان ہمارے لئے یہ بات جاننا بھی انتہائی ضروری ہے کہ بعض صورتوں میں غصے کا آنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ کئی ایسی صورتیں ہیں جہاں شریعت کے احکامات کے مطابق ہمیں نہ صرف غصہ آنا چاہئے بلکہ اس کا نفاذ کرنا بھی ضروری ہے۔

حاکم کو کس جرم پر کتنی سزا دینی ہے اس کی مکمل گائیڈ لائن موجود ہے۔ گھر کا سربراہ بھی حاکم ہے اپنے ماتحت افراد پر اور حاکم کے لئے یہ جاننا بھی لازم ہے کہ قیامت کے دن اُس سے اِس ذمہ داری کا حساب لیا جائے گا۔ غصے کی جائز صورتیں اور ناجائز غصے پر شریعت کی تجویز کی گئی سزاؤں کا علم حاصل کرنا ہر ایک پر لازم ہے۔

اللہ کریم ہمیں ان نکات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نئے لکھاری
(New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

قراٰنِ کریم میں بارگاہِ الٰہی کے 5 آداب

محمد شبیر رضا عطاری
(درجۂ سابعہ مرکزی جامعۃُ المدینہ، فیضانِ مدینہ فیصل آباد)

دینِ اسلام میں دیگر کمالات کے ساتھ ساتھ ایک عظیم خوبی "ادب" بھی ہے۔ اقوال ہوں یا افعال، شخصیات ہوں یا معاملات ہر چیز کے جداگانہ آداب اسلام نے ذکر فرمائے ہیں، پھر جو چیز جس قدر بلند مرتبہ ہے اُسی قدر اس کے آداب اعلیٰ ہیں، چونکہ اللہ پاک ہر چیز کا خالق اور ہر شے سے برتر ہے لہٰذا اس کے آداب بھی سب سے بلند مرتبہ ہیں۔ خود قراٰن پاک میں ارشادِ ربانی ہے: ﴿وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ(۲۳۸)﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو۔ (پ2، البقرۃ:238)
قراٰنِ پاک میں بارگاہِ الٰہی کے ذکر کردہ آداب میں سے چند آداب ذکر کئے جاتے ہیں:

1 **شرک نہ کرنا:** شرک اللہ پاک کو سب سے زیادہ ناپسند ہے، قراٰنِ پاک میں بے شمار مقامات پر شرک کی مذمت آئی ہے اور بالخصوص وہ مقامات کہ جہاں اُس کی جناب میں حاضر ہوا جاتا ہے یعنی مساجد، انہیں اس امرِ قبیح سے پاک کرنے کا حکم ارشاد ہوا چنانچہ فرمایا گیا: ﴿وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًاۙ(۱۸)﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو۔ (پ29، الجن:18)

2 **طہارتِ جسمانی کا التزام کرنا:** اللہ پاک کی بلند و بالا بارگاہ میں جس طرح دلوں کی پاکی لازم ہے عین اسی طرح ظاہری پاکی بھی ضروری ہے چنانچہ ارشادِ ربُّ العباد ہے: ترجَمۂ کنز العرفان: اور نہ ناپاکی کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) حتیٰ کہ تم غسل کرلو۔ (پ5، النسآء:43) مزید نماز کے لئے سورۃُ المائدہ کی آیت نمبر 6 اور قراٰنِ پاک چھونے کے لئے سورۃُ الواقعہ کی آیت نمبر 79 میں وضو کو لازم فرمایا۔

3 **ریاکاری سے بچنا:** قراٰنِ پاک میں منافقین کی ایک علامت مذکور ہوئی: ﴿یُرَآءُوْنَ النَّاسَ﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے۔ (پ5، النسآء:142) تو ریاکاری سے بچتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اعمال بجالانا مؤمنین کی صفتِ محمودہ اور بارگاہِ الٰہی کے آداب میں سے ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ(۱۴)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔ (پ16، طٰہٰ:14)

4 **وقت کی پابندی کرنا:** دنیا میں عام طور پر اگر کسی کی ایسے شخص سے ملاقات ہو جو کسی دنیوی منصب پر فائز ہو تو وہ قبل از وقت ہی مقررہ مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ تو پھر وہ جس کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور جو تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی بارگاہ میں بروقت حاضر ہوا جائے، چنانچہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا(۱۰۳)﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔ (پ5، النسآء:103) اللہ پاک ہم سب کو تمام عبادات مقررہ وقت پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے بالخصوص پانچ نمازیں باجماعت مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ

پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

5 خشوعِ قلب کا ہونا: بارگاہِ الٰہی کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی طرف متوجہ ہو اور اِسی کو قراٰنِ پاک نے کامیاب مؤمنین کی علامات میں بیان فرمایا: چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَۙ(۱) الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَۙ(۲)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: بیشک ایمان والے کامیاب ہوگئے جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔ (پ18، المؤمنون:1، 2)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ان آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی پاک بارگاہ میں حاضر ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جھوٹ کی مذمت پر 5 فرامین مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مبشر رضا عطّاری
(درجۂ ثالثہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروق اعظم، لاہور)

اللہ پاک کی رضا پانے اور حصولِ جنت کے لئے ظاہری اور باطنی گناہوں سے بچنا بے حد ضروری ہے جس طرح کچھ گناہ باطنی ہوتے ہیں: جیسے تکبر، ریاکاری وغیرہ۔ اسی طرح بعض گناہ ظاہری بھی ہوتے ہیں جیسے جھوٹ۔

جھوٹ کی تعریف: کسی چیز کو اس کی حقیقت کے برعکس (یعنی خلافِ واقع) بیان کرنا۔ (حدیقہ ندیہ، 2/200)

جھوٹ کے احکام: جھوٹ بولنا گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یاد رہے تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے۔ یعنی اس میں گناہ نہیں: ایک جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دو مسلمانوں میں اختلاف (لڑائی) ہے اور یہ ان دونوں میں صلح کرانا چاہتا ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بی بی (زوجہ) کو خوش کرنے کیلئے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے۔ (بہار شریعت، 3/517، ملتقطاً)

قراٰن و حدیث میں جھوٹ کی مذمت بیان کی گئی جیسے قراٰنِ مجید میں منافقین کے متعلق فرمایا گیا ہے: ﴿وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ ﳔ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ(۱۰)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے بدلہ ان کے جھوٹ کا۔ (پ1، البقرۃ:10)

صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذابِ اَلیم (دردناک عذاب) مرتب ہوتا ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص5) احادیث میں بھی جھوٹ کی مذمت بیان کی گئی ہے، آپ بھی پانچ احادیث ملاحظہ کیجئے:

1 جھوٹے کے لئے رسوائی: حضور تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جھوٹ انسان کو رسوا کر دیتا ہے۔ (الترغیب والترہیب، 3/369، حدیث:28)

2 کذّاب لکھ دیا جاتا ہے: حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں کذّاب (یعنی بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم، ص1078، حدیث:6639)

3 ایمان سے مخالف: رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جھوٹ ایمان کے مخالف ہے۔ (شعب الایمان، 4/206، حدیث:4804)

4 جھوٹے کی ہلاکت: حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے اس کے لئے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے۔ (ترمذی، 4/142، حدیث:2322)

5 جہنم واجب کر دے گا: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ پاک اس پر جہنم واجب کر دے گا۔ (ابن ماجہ، 3/123، حدیث:2373)

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور سے سوچئے کہ جھوٹ کا حاصل کیا؟ محض دنیاوی فائدہ! جب کہ اس کے بدلے اللہ اور رسول

کی ناراضی، مخلوق کی بیزاری، اعتبار کی خرابی اور دنیا و آخرت کی رسوائی اور جہنم کا ٹھکانہ، جھوٹ نے کبھی کسی کو شائستگی نہیں بخشی بلکہ دنیا و آخرت کی رسوائی کا سبب ہوتا ہے۔

جھوٹ سے بچنے کا طریقہ: جھوٹ سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندہ جھوٹ کی دنیاوی اور اُخروی تباہ کاریوں پر غور کرے کہ جھوٹے سے لوگ نفرت کرتے ہیں، اس پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے اور جھوٹ شیطانی کام ہے کہ سب سے پہلے جھوٹ ابلیس لعین نے بولا۔ اس طرح سوچنے سے جھوٹ سے بچنے کا ذہن بنے گا۔ اِن شآءَ اللہ

اللہ پاک ہمیں جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اللہ ربُّ العزت کے 5 حقوق

حافظ احمد حماد عطاری
(درجۂ سادسہ، فیضان آن لائن اکیڈمی، اوکاڑہ)

اللہ کریم کی ذات بلند و برتر جو جمیع مخلوقات کی خالق، رازق اور مالک ذات ہے، اپنی اطاعت کی سب سے زیادہ حقدار ہے۔ جیسے دینِ اسلام نے والدین، اولاد، اساتذہ، پڑوسی، وغیرہ کے حقوق کو بیان فرمایا اسی طرح حقوق اللہ کو بھی واضح طور پر بیان فرمایا اور ان کو ادا کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا۔ جنّ و اِنس کو عبادتِ خداوندی کا حکم ہوا بلکہ اسی (عبادت) کو ان کا مقصدِ تخلیق بتایا۔ اب ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اوپر لازم فرائض کو بخوبی سمجھے اور ان کو ادا کرنے کی ہمہ وقت کوشش کرتا رہے۔

اللہ کریم کی ذات کے حقوق کا جاننا بھی لازمی ہے تاکہ ان کی ادائیگی کرکے انسان اپنی زندگی کے مقصد کو پانے میں کامیاب ہوسکے۔

(1) حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا یعنی بندوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ (بخاری، 2/269، 270، حدیث:2856)

(2) اللہ پاک کی ذات و صفات پر کامل ایمان لانا بھی اللہ کا حق ہے اور پھر اس نعمتِ ایمان کو اسی کا احسان سمجھنا بھی ضروری ہے۔ اللہ پاک ایمان پر استقامت رکھنے والے افراد کا ذکر قراٰنِ مجید میں کچھ یوں فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے۔ (پ24، حٰمٓ السجدۃ:30) پھر ان کو جو انعامات ملیں گے ان کا بھی ذکر فرمایا۔

(3) اللہ کریم کا ایک بہت بڑا حق یہ بھی ہے کہ اس سے انتہا درجے کی محبت کی جائے۔ اس محبت کا ذکر کرتے ہوئے قراٰنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ (پ2، البقرۃ:165) پھر مختلف جگہوں پر ان لوگوں کی صفات اور انعامات کا بھی بیان فرمایا۔

(4) اللہ رب العزت کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اس سے ملاقات کا شوق اور اس بات کا یقین رکھا جائے، قراٰن کریم میں خشیتِ الٰہی کے حامل افراد کی صفت اس طرح بیان ہوئی ہے: ﴿الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جنہیں یقین ہے کہ انھیں اپنے رب سے ملنا ہے۔ (پ1، البقرۃ:46)

(5) اسی طرح اللہ کریم کی ذات اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے، ارشاد ہے: ﴿یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: آدمیوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے اور اللہ ان کے پاس ہے۔ (پ5، النسآء:108) حالانکہ وہ (اللہ) اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے اور اس کے عذاب سے ڈرا جائے۔

(صراط الجنان، 2/298)

معزز قارئین! اللہ کریم ہمیں بالخصوص اپنے حقوق اور بالعموم باقی سب کے حقوق کو جاننے اور ادا کرنے کی توفیق بخشے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 167 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام **کراچی:** سید زین العابدین، وقار یونس، محمد الیاس عطّاری مدنی، محمد عطاء، محمد عثمان، اُحد رضا عطّاری، نعیم رضا، محمد اسماعیل عطّاری، محمد فرحان علی عطّاری، محمد بلال، عبد الرحمٰن عطّاری، محمد انس، محمد جلیل نیاز، محمد اویس عطّاری۔ **فیصل آباد:** شبیر رضا عطّاری، یوسف رضا، شاور غنی عطّاری، عطاءُ المصطفیٰ۔ **لاہور:** علی حسنین، عبید رضا عطّاری، علی حیدر عطّاری، عبد السّلام، تنویر احمد، کلیمُ اللہ چشتی، مبشر رضا عطّاری، محمد مدّثر عطّاری، فیصل یونس۔ **راولپنڈی:** طلحہ خان عطّاری، محمد سعید، محمد احمد رضا عطّاری، محمد منصور سلطانی۔ **اسلام آباد:** سید ثقلین عباس ہمدانی عطّاری، نصر اللہ۔ **پاکپتن:** فیضان چشتی عطّاری، محمد بلال، ظہیر احمد۔ **ملتان:** محمد الیاس عطّاری مدنی (مدرس فیضان آن لائن اکیڈمی)، مزمل حسین۔ **متفرق شہر:** احمد رضا عطّاری (گوجرانوالہ)، محمد وسیم عطّاری (کامونکی)، حافظ احمد حماد عطّاری (اوکاڑہ)، محمد ثقلین طارق (راجن پور)، گل شاہد عطّاری (فتح جھنگ)، عبد السلیمان (گجرات)، محمد حمزہ عطّاری (حیدر آباد)، محمد اویس نعیم (گوجر خان)، محمد حنیف عطّاری علوی (ہری پور)، محمد زوہیب عطّاری (ڈگری، سندھ)، محمد طاہر فاروق (سیالکوٹ)، مزمل علی عطّاری (عارف والا)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام **کراچی:** اُمِّ سلمہ عطّاریہ مدنیہ، بنتِ آدم عطّاریہ، اُمِّ حبیبہ عطّاریہ، بنتِ منصور عطّاریہ، بنتِ نعیم احمد عطّاریہ، بنتِ ہارون عطّاریہ، بنتِ فیاض عطّاریہ، بنتِ فیصل عطّاریہ، بنتِ کامران عطّاریہ، بنتِ نذیر احمد عطّاریہ، اُمِّ طلحہ عطّاریہ، بنتِ فیض عطّاریہ، بنتِ عدنان عطّاریہ، بنتِ محمد علی عطّاریہ، بنتِ خالد عطّاریہ۔ **حیدر آباد:** اُمِّ حرم عطّاریہ، بنتِ انیس عطّاریہ، بنتِ جاوید عطّاریہ۔ **سیالکوٹ:** بنتِ اصغر مغل عطّاریہ، بنتِ شہباز عطّاریہ، بنتِ وارث عطّاریہ، بنتِ شمس عطّاریہ، بنتِ محمد جان عطّاریہ، بنتِ نواز عطّاریہ، بنتِ طارق عطّاریہ، بنتِ امجد عطّاریہ، بنتِ تنویر عطّاریہ، بنتِ جہانگیر عطّاریہ، بنتِ عبد الرزاق بٹ عطّاریہ، بنتِ سلیم عطّاریہ، بنتِ شبیر حسین عطّاریہ، بنتِ سلیم عطّاریہ، بنتِ شفیق عطّاریہ، بنتِ شہباز عطّاریہ، بنتِ طارق محمود عطّاریہ، بنتِ محمود حسین عطّاریہ، بنتِ اشرف عطّاریہ، بنتِ مالک عطّاریہ، بنتِ منوّر حسین عطّاریہ، اُمِّ بلال عطّاریہ، بنتِ تنویر عطّاریہ، بنتِ ذوالفقار عطّاریہ، بنتِ محمد رشید عطّاریہ، بنتِ سجّاد عطّاریہ، بنتِ سعید عطّاریہ، بنتِ وارث عطّاریہ، بنتِ عارف عطّاریہ، بنتِ شفیق عطّاریہ (گلبہار)، بنتِ عرفان عطّاریہ، بنتِ عزیز بھٹی عطّاریہ، بنتِ اکرم عطّاریہ، بنتِ شاہد عطّاریہ، بنتِ عبد الرزاق عطّاریہ، بنتِ اقبال عطّاریہ، بنتِ لیاقت علی عطّاریہ، بنتِ اشرف عطّاریہ، بنتِ جاوید عطّاریہ، بنتِ نعیم اختر عطّاریہ، بنتِ منیر عطّاریہ، بنتِ اصغر عطّاریہ، بنتِ امجد عطّاریہ۔ **لاہور:** بنتِ مشتاق عطّاریہ، بنتِ نعیم عطّاریہ، بنتِ شفیق عطّاریہ، بنتِ شاہد عطّاریہ، بنتِ عبد المجید عطّاریہ، بنتِ ندیم عطّاریہ، بنتِ طارق محمود عطّاریہ، بنتِ خادم حسین عطّاریہ، بنتِ رشید عطّاریہ۔ **گجرات:** بنتِ عابد علی عطّاریہ، بنتِ ندیم عطّاریہ، بنتِ لطیف عطّاریہ، بنتِ خادم عطّاریہ۔ **بہاولپور:** بنتِ قاسم عطّاریہ، بنتِ عبد اللہ عطّاریہ، بنتِ عبد الخالق عطّاریہ، بنتِ اعظم عطّاریہ، بنتِ اقبال عطّاریہ، بنتِ امجد عطّاریہ، بنتِ رشید احمد عطّاریہ۔ **فیصل آباد:** بنتِ اشرف عطّاریہ، بنتِ یعقوب عطّاریہ، بنتِ جعفر عطّاریہ، بنتِ امیر حمزہ عطّاریہ، بنتِ خادم حسین عطّاریہ، بنتِ سلطان عطّاریہ۔ **متفرق شہر:** بنتِ ظفر عطّاریہ (گوجرانوالہ)، بنتِ عارف عطّاریہ (وہاڑی)، بنتِ مشتاق عطّاریہ (سناواں)، بنتِ نعیم عطّاریہ (لالہ موسیٰ)، بنتِ ملازم حسین عطّاریہ (اسلام آباد)، بنتِ رمضان عطّاریہ، بنتِ افضل عطّاریہ، بنتِ عبد العزیز عطّاریہ (میرپور خاص)، بنتِ بشیر احمد عطّاریہ (اوکاڑہ)، بنتِ سلطان عطّاریہ (واہ کینٹ)، بنتِ مدّثر عطّاریہ (راولپنڈی)، بنتِ امجد عطّاریہ سلطانیہ (جہلم)، بنتِ اختیار عطّاریہ (کوٹ غلام محمد)، بنتِ اسلم عطّاریہ (اٹک)، بنتِ اللہ بخش عطّاریہ (ڈیرہ اللہ یار)، بنتِ جاوید احمد عطّاریہ (مورو)، بنتِ محمد رمضان عطّاریہ (جوہر آباد)، بنتِ ساجد الرحمٰن عطّاریہ۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 نومبر 2022ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے عنوانات (برائے فروری 2023ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 نومبر 2022ء

1 قراٰنِ کریم میں رسولِ کریم کی 10 صفات 2 صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے 5 حقوق 3 وعدہ خلافی کی مذمت احادیث کی روشنی میں

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مولانا سیّد عمران اختر عطّاری مدنی (امام وخطیب جامع مسجد ربانی فائر اسٹیشن سعود آباد، ملیر کراچی): اَلحمدُ لِلّٰہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بچوں، بڑوں، مَردوں اور عورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہے، اس میں دینی معلومات کے علاوہ معاشرتی و اخلاقی اصلاح کا خوب سامان ہوتا ہے، مجھے اس کے دو سلسلے "سفرنامہ" اور "انٹرویو" کافی پسند آئے۔

متفرق تأثرات

2 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی تو کیا بات ہے! مجھ جیسا کم علم انسان بس اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ یہ ایک ایسی پیاری نعمت ہے جس سے جتنا فائدہ اٹھایا جائے اتنا کم ہے، جب بھی کوئی آرٹیکل پڑھ رہے ہوں اور وہ ختم ہوجائے تو ایسا لگتا ہے جیسے ابھی بہت کچھ قیمتی خزانہ رہ گیا ہو، ہر بار دل کرتا ہے کہ آرٹیکل اور لمبا اور زیادہ ہو تاکہ خوب علم میں اضافہ ہو۔ (محمد فیصل، لاہور) 3 مَاشَآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں ہر مہینے بہت اچھے مضامین شامل کئے جاتے ہیں، بچوں کی کہانیاں بھی بہت اچھی ہوتی ہیں اور بچے انہیں بہت شوق سے سنتے ہیں۔ (منیب الرحمٰن، کراچی) 4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سارے ہی Topics اچھے ہیں، لیکن مجھے صحابۂ کرام کے بارے میں مضامین پڑھ کر بہت اچھا لگتا ہے۔ (محمد سعد سعید، صرافہ بازار، سوہاوا، پنجاب) 5 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تمام سلسلے بہت اچھے ہیں، ہم سب گھر والے بہت شوق سے پڑھتے ہیں، مجھے "بچوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت پسند ہے، اس سے ہمیں بہت معلومات ملتی ہے۔ (احمد رضا، طالبِ علم، دارُ المدینہ اسکولنگ سسٹم، کراچی) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، صحابۂ کرام اور اولیائے کرام کی سیرت کے بارے میں معلومات مل رہی ہے اور بہت سے شرعی مسائل کا حل مل جاتا ہے، اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی عطا فرمائے، اٰمین۔ (جلیل احمد شیخ، گلستانِ جوہر، کراچی) 7 اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا ہر موضوع قابلِ تحسین ہے اور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" واقعی "فیضانِ مدینہ" ہے، ایک ناقص مشورہ ہے کہ سلسلہ "انٹرویو" میں مفتی محمد قاسم صاحب، مفتی حسان صاحب اور اشفاق مدنی صاحب کا انٹرویو بھی شامل کیا جائے۔ (اُختِ رضا، ڈیرہ اللہ یار، بلوچستان) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ کیا، بہت اچھا لگا، اس کے تمام موضوعات ایک سے بڑھ کر ایک ہیں، یہ بہت دلچسپ اور علم و حکمت سے بھرپور خزانہ ہے، اس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق افراد کے لئے راہنمائی موجود ہے بِالخصوص اسلامی بہنیں گھر بیٹھے اس سے بہت کچھ سیکھ سکتی ہیں۔ (بنتِ محمد رفیق، بھلوٹ، تحصیل فتح جنگ، ضلع اٹک پنجاب) 9 بچوں کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بہت سی Interesting Stories ہوتی ہیں جس سے ہمیں کافی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ (ایمن فاطمہ، عمر: 10 سال، سرگودھا) 10 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علم و حکمت، عشقِ رسول، صحابۂ کرام کی سیرت اور تاریخ سے سجا وہ گلدستہ ہے جس کا انتظار ہمیں ہر ماہ رہتا ہے، اس میں خصوصاً مفتی قاسم صاحب کے مضامین، امیرِ اہلِ سنّت کے "مدنی مذاکرے کے سوال جواب" اور نگرانِ شوریٰ کی تحریر "فریاد" مدینہ مدینہ ہوتی ہے۔ (اُمِّ بلال عطاریہ، ہیوسٹن، ٹیکساس امریکہ)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

اللہ کے پیارے

مولانا محمد جاوید عطاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ یعنی جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔ (بخاری، 4/248، حدیث:6502)

پیارے بچّو! ولی کا مطلب ہے دوست، اللہ پاک کے پیارے، پسندیدہ انسان کو بھی ولی کہتے ہیں۔ ولی سے بُغض اور دشمنی رکھنے والے سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے۔

اللہ پاک کے نیک بندوں اور ولیوں کی زیارت کرنا، ان کے پاس بیٹھنا اور ان سے محبت کرنا، دین و دنیا کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ حضرت مکحول دمشقی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جو اللہ پاک کے ولی سے محبت کرتا ہے اللہ پاک اس سے محبت فرماتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/204)

ہم کو سارے اولیا سے پیار ہے
اِن شآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

اللہ پاک ہمیں غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ اور دوسرے اولیائے کرام سے سچی پکی محبت رکھنے، ان کی تعظیم کرنے اور دشمنی سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! ایک ہفتے میں 7 دن ہوتے ہیں، ان میں سب سے بہترین دن جمعہ ہے۔ اللہ پاک نے جمعہ کو مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا ہے۔ جمعہ کا دن عید الفطر اور بقرہ عید سے بڑا ہوتا ہے، جمعہ کے دن ایک نیکی کا ثواب 70 نیکیوں جتنا ملتا ہے۔ مطلب یہ کہ اگر ہم 1 بار درود شریف پڑھیں گے تو ہمیں 70 بار درودِ پاک پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ جمعہ کے دن کچھ نیک کام کئے جاتے ہیں جیسے: 1 ناخن کاٹنا 2 نہانا 3 خوشبو لگانا 4 اچھے اور صاف ستھرے کپڑے پہننا۔ یہ سب کام کرنا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے اُلٹی طرف حروف ملا کر 5 الفاظ تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "عید" کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ یہ 5 الفاظ تلاش کیجئے:

1 جمعہ 2 سنت 3 نیکی 4 ثواب 5 درود۔

و	ع	ر	ت	ے	ئ	ی	ہ	پ
ھ	ج	د	ت	ن	س	ک	ل	ق
س	د	ر	د	ی	ع	ف	ث	گ
غ	ڈ	و	ص	ک	ز	ش	و	ا
ح	ض	د	ل	ی	ت	پ	ا	م
ل	خ	پ	ہ	ع	م	ج	ب	ن
ق	آ	ا	ۃ	ظ	ث	ژ	ذ	ب
ا	پ	ک	ہ	ٹ	ڑ	ع	و	ط
ل	ک	ج	ھ	گ	ف	د	س	چ

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ہمارے آئیڈیل

مولانا حیدر علی مَدَنی

آج اسکول سے واپسی پر ننھے میاں بہت خوش تھے اور امی جان، دادی جان تو ایک طرف، گھر میں آنے جانے والے مہمانوں کو بھی بڑے جوش سے بتا رہے تھے کہ آنے والے جمعہ کو میرے اسکول میں بزمِ ادب ہو رہی ہے جس میں نعتِ رسولِ مقبول پڑھنے کے لئے میرا نام منتخب کیا گیا ہے۔ اصل مرحلہ تو ہر آتے جاتے سے اپنی خوشی شیئر کرنے کے بعد شروع ہوا تھا کہ بزمِ ادب میں نعت کون سی پڑھی جائے؟ ساری پسندیدہ نعتیں ایک ساتھ ہی ننھے میاں کے دماغ میں گونج رہی تھیں آخر یہی ترکیب ذہن میں آئی کہ پہلے کی طرح آپی سے ہی مشورہ کرنا پڑے گا۔

ننھے میاں کی بات سُن کر آپی تھوڑی دیر کے لئے تو بہت گہری سوچ میں چلی گئیں پھر کچھ لمحوں کے بعد کہنے لگیں: آج کل مدنی چینل پر نیا کلام چل رہا ہے، آسان ہونے کے ساتھ ساتھ طرز بھی پیاری ہے، میں آپ کو شام کو لکھ کر دے دوں گی اور بزمِ ادب سے پہلے بھی گھر میں تین چار بار پریکٹس کروا دوں گی۔ ننھے میاں شکریہ ادا کرکے فریج کی طرف چل پڑے کہ ساری پریشانی دور ہو چکی تو کیوں نہ آرام سے چاکلیٹ کے مزے لئے جائیں۔

بزمِ ادب شروع ہونے سے پہلے ہی ہال میں سبھی بچّے قطاروں میں بیٹھ چکے تھے وقتِ مقررہ پر نویں کلاس کے ایک بچّے نے تلاوتِ قراٰنِ مجید سے بزمِ ادب کا آغاز کیا جس کے بعد ننھے میاں نعت پڑھنے کے لئے ڈائس پر آئے، درودِ پاک پڑھنے کے بعد انہوں نے نعت پڑھنا شروع کی:

یا نبی سب کرم ہے تمہارا، یہ جو وارے نیارے ہوئے ہیں
اب کمی کا تصور بھی کیسا، جب سے منگتے تمہارے ہوئے ہیں

ننھے میاں کی نعت ختم ہوئی تو طلبہ کے ساتھ ساتھ ٹیچرز کی طرف سے بھی ماشآءَ اللہ کی آوازیں آئیں۔ اب تقریر (Speech) کی باری تھی تو دسویں کلاس کے غلام رسول بھائی ڈائس پر آگئے، غلام رسول بھائی کو اللہ پاک نے تقریر کی خوبی عطا کی تھی، پورے شہر کے اسکولوں کے تقریری مقابلے میں پہلا انعام جیتا تھا۔ انہیں ڈائس پر دیکھ کر بچّے بھی خوش دکھائی دے رہے تھے اور پورے ہال میں خاموشی چھا چکی تھی۔ غلام رسول بھائی نے اپنی تقریر شروع کی بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم سب سے پہلے واجبُ الاحترام اساتذہ اور عزیز ساتھی طلبہ کو السّلام علیکم ورحمۃُ اللہ! اسلام کا دامن ایسی عظیم شخصیات سے بھرا پڑا ہے جن کی اسلام اور مسلمانوں کے لئے خدمات پر لکھنے جائیں تو لائبریریاں بھر جائیں، بیان کرنے لگیں تو سالوں لگ جائیں۔ ایسی ہی ایک عظیم بزرگ شخصیت پر میں آج آپ کے سامنے گفتگو کرنا چاہوں گا جو بچپن میں ہی ایسے نیک تھے کہ ان کے سچ بولنے کی برکت سے ڈاکوؤں کے پورے گروہ نے ڈاکہ زنی سے توبہ کرلی تھی۔

اتنا کہہ کر غلام رسول بھائی نے چند لمحوں کے لئے رُک کر ساتھی طلبہ کے چہروں کی طرف دیکھا اور پھر کہا: جی ہاں میری مراد آپ کے ذہنوں میں اُبھرنے والے عظیم بزرگ شیخ عبدُ القادر جیلانی ہی ہیں۔ پیارے ساتھی طلبہ ! اللہ کے سب نیک بندوں کی طرح شیخ عبدُ القادر جیلانی کو بھی نماز سے بے حد محبت تھی آپ کی سوانح (Biography) میں لکھا ہوا ہے کہ "آپ چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے رہے تھے۔" یعنی عشا کی نماز ادا کرنے کے بعد آپ سونے کے لئے بستر پر تشریف نہ لے جاتے بلکہ اللہ پاک کی عبادت میں مشغول ہو جاتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا اور یوں آپ عشا ہی کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے۔

پیارے ساتھی طلبہ ! ہم بھی اللہ کے نیک بندوں سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن کبھی ہم نے غور کیا کہ ہم ان کی زندگی کو Follow بھی کرتے ہیں یا نہیں ! ساری رات کی عبادت تو بہت دور کی بات ہے ہم میں کچھ تو نمازِ فجر بھی ادا نہیں کرتے کبھی آنکھ نہ کھلنے کا بہانہ تو کبھی نیند کا بہانہ ! امی ابو اٹھائیں بھی تو کروٹ بدل کر پھر سو جاتے ہیں لیکن اسکول کا وقت ہو جائے تو ہماری نیند بھی اُڑ جاتی ہے اور امی ابو جی کی ایک ہی آواز پر ایسے بستر چھوڑ کر بھاگتے ہیں جیسے بستر پر کانٹے اُگ آئے ہوں۔ اس بات پر طلبہ کے ساتھ ساتھ ٹیچرز کے چہروں پر بھی مسکراہٹ آگئی۔

غلام رسول بھائی نے اپنی تقریر دوبارہ شروع کی: پیارے ساتھیو ! آج دنیا میں اگر کسی کو اپنا آئیڈیل مانا جاتا ہے تو اس کو فالو بھی کیا جاتا ہے دنیا والے اپنی جگہ لیکن ہم مسلمانوں کے آئیڈیلز ہمارے بزرگانِ دین ہیں، ان میں ایک نمایاں ترین پرسنالٹی شیخ عبد القادر جیلانی ہیں جو اللہ پاک کے ولی ہیں۔ اگر ہم اپنی دنیا اور آخرت دونوں کامیاب بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں ان کو فالو کرنا ہو گا تاکہ ہماری دنیا بھی اچھی ہو اور آخرت بھی اچھی ہو جائے۔

جملے تلاش کیجئے !: پیارے بچو ! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 تقریری مقابلے میں پہلا انعام جیتا تھا۔ 2 نہ تو کسی نے مدد کی اور نہ ہی کوئی حل نکل پایا 3 بے مقصد زندگی گزارنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا 4 ولی کا مطلب ہے دوست 5 جمعہ کے دن کچھ نیک کام کئے جاتے ہیں۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (نومبر 2022ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: 17 دن میں سریانی زبان سیکھنے والے صحابی کون تھے ؟

سوال 02: غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے کتنے سال وعظ و نصیحت فرمائی ؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے ◂ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ستمبر 2022ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 فقیر حسین عطّاری (رحیم یار خان) 2 غلام حسین (ننکانہ) 3 محمد بلال (ملتان)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 حرہ 2 23 سال کی عمر میں۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ❁ بنتِ عبدُ الستار (فیصل آباد) ❁ محمد یعقوب (کراچی) ❁ بنتِ شبیر حسین (کراچی) ❁ بنتِ مختار (گجرات) ❁ بنتِ محمد وسیم (واہ کینٹ) ❁ محمد سالم ہاشمی (شکارپور) ❁ واصف قادری (بستی ملوک) ❁ عمران حیدر (بھکر) ❁ بنتِ ندیم عطّاریہ (دوڑ، نواب شاہ) ❁ بنتِ اظہر عطّاریہ (بھلوال) ❁ بنتِ علم دین (میانوالی) ❁ محمد مطیب خان عطّاری (گجرات)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ستمبر 2022ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 بنتِ افتخار احمد (میرپور خاص) 2 بنتِ شفقت محمود عطّاری (خان پور) 3 بنتِ رضوان (اوکاڑہ)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 ہرنی اور اس کے بچے، ص57 2 ہرنی اور اس کے بچے، ص58 3 رضا پر آنکھیں بند کر دیں، ص59 4 حروف ملایئے، ص 60 5 آخری نبی اور آخری اُمّت، ص56۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ❁ بنتِ غلام رسول (کراچی) ❁ بنتِ ضمیر (کراچی) ❁ بنتِ رب نواز (اعوان آباد) ❁ محمد عیان (گوجرانوالہ) ❁ نورُ الحسن (اٹک) ❁ احمد رضا (قصور) ❁ بنتِ محمد عنصر (سیالکوٹ) ❁ بنتِ نور احمد (لیہ) ❁ بنتِ رفاقت (فیصل آباد) ❁ محمد حسین (شیخوپورہ) ❁ محمد ساجد (سانگھڑ) ❁ بنتِ محمد اختر (سرگودھا)۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 نومبر 2022ء)

نام مع ولدیت:.................. عمر:...... مکمل پتا:..

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................................. (1) مضمون کا نام:.............................. صفحہ نمبر:.......

(2) مضمون کا نام:.............................. صفحہ نمبر:....... (3) مضمون کا نام:.............................. صفحہ نمبر:.......

(4) مضمون کا نام:.............................. صفحہ نمبر:....... (5) مضمون کا نام:.............................. صفحہ نمبر:.......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جنوری 2023ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے (نومبر 2022ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 نومبر 2022ء)

جواب 1:.. جواب 2:..

نام:.................... ولدیت:.................... موبائل / واٹس ایپ نمبر:....................

مکمل پتا:..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جنوری 2023ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

ماں باپ کے نام

پودے کی حفاظت کیجئے

مولانا آصف جہانزیب عطّاری مَدَنی*

باغ میں لگے پھل، سایہ دار درخت، رنگ برنگے اور مختلف خوشبوؤں سے مہکتے پھول بہت خوش نُما اور دلکش نظر آتے ہیں، جہاں انسان ان کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہوتے ہیں وہیں ان سے مختلف فائدے حاصل کرتے ہیں۔ لیکن ان درختوں اور پھول دار پودوں کی اس خوبصورتی کے پیچھے بہت محنت پوشیدہ ہوتی ہے۔ باغبان بیجوں کو زمین میں بوتا ہے، انہیں پانی دیتا ہے، مناسب روشنی کا انتظام کرتا ہے، بہتر نشوونما کے لئے کھاد ڈالتا ہے، ناتواں پودے سے مضبوط تناور درخت بننے تک باغبان ان پودوں کی ہر چیز سے حفاظت کرتا ہے، دوائی کا چھڑکاؤ کرتا ہے، رُخ درست رکھنے کے لئے کسی لکڑی وغیرہ کے ساتھ باندھ دیتا ہے، باغیچے میں کچھ پودے خود بخود بھی اُگتے رہتے ہیں، باغبان ان جڑی بوٹیوں کو کاٹ کر اپنے پودوں کی حفاظت کرتا ہے، اس دوران موسمی اثرات سے ان پودوں کے بچاؤ کو ممکن بناتا ہے۔ اتنی محنت کے بعد کوئی خوشبودار پھول بنتا ہے، کوئی پھلدار درخت بنتا ہے تو کوئی سایہ دار درخت۔ ان درختوں کا ہر ہر حصہ قابلِ نفع ہو جاتا ہے۔

محترم والدین! جس طرح ایک بیج سے درخت بننے تک اس کی مسلسل دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے اسی طرح ایک کامیاب فرد بننے تک اولاد کی بھی مسلسل نگہبانی اور پرورش کرنی پڑتی ہے۔ صرف بچے کو مدرسے یا اسکول میں داخل کروادینے سے یہ ذمّہ داری ختم نہیں ہوجاتی۔ ذیل میں چند امور بیان کئے جارہے ہیں جن کی نگہداشت ضروری ہے:

1 جس طرح فصل کو مناسب کھاد اور پانی دیا جاتا ہے اسی طرح بچّے کے ذہن کو پختہ اور صحیح اسلامی عقائد و نظریات کی تعلیمات سے آراستہ کیا جائے تاکہ نئے زمانے کے فتنے اس کے عقائد کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

2 جس طرح پودوں کو مُردہ ہونے سے بچانے کے لئے پانی اور روشنی وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے اسی طرح بہترین تعلیم و تربیت کی روشنی سے بھی آراستہ کیجئے، تاکہ اسکے ذہن کی صلاحیت تَرو تازہ رہے، اس کی اچھی نشوونما بھی ہو اور وہ معاشرے کا کامیاب فرد بن کر انسانیت کی بہتری میں اپنا کردار ادا کرسکے۔

3 جس طرح فصل یا پودوں کو کیڑے مکوڑوں اور موسم کی تبدیلی سے بچانے کی تدبیر کی جاتی ہے تاکہ فصل اور پودے محفوظ رہیں اسی طرح بچّے کی صحبت پر بھی نظر رکھئے اور بُری صحبت سے اس کی حفاظت کیجئے تاکہ اس کے اَخلاق و کردار میں بگاڑ پیدا نہ ہو۔

4 کوئی بھی درخت یا فصل کسی مقصد و فائدے کے تحت کاشت کی جاتی ہے اسی طرح بچّوں کو بھی شروع سے ہی بامقصد زندگی گزارنے کا ذہن دیجئے تاکہ وہ اپنی زندگی منظم گزار سکے، بے مقصد زندگی گزارنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

محترم والدین! اگر شروع سے ہی بچّے کی خوراک، تعلیم و تربیت اور ماحول وغیرہ کی دیکھ بھال کی جائے گی تو یقیناً وہ بچّہ بڑا ہو کر بہترین تعلیم سے آراستہ ہوگا، اچھے اَخلاق والا ہوگا اور معاشرے میں کامیاب فرد کی حیثیت سے زندگی گزارے گا، جس کے کردار سے معاشرے کے دیگر افراد بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

زرافہ ویلفیئر

مولانا شاہ زیب عطاری مَدَنی*

جنگل بہت سے جانوروں سے بھرا ہوا تھا، چھوٹے بڑے، گوشت کھانے والے، درختوں کے پتے کھانے والے، آہستہ چلنے والے اور تیز بھاگنے والے ہر طرح کے جانور یہاں رہتے تھے۔ مگر! سب میں مشہور چاچا زرافہ تھے، سارے جانور ان سے خوش تھے اور چھوٹے جانور تو ان سے بہت پیار کرتے تھے۔

زرافہ سے چاچا زرافہ بننے کی کہانی کچھ یوں شروع ہوئی کہ کچھ سال پہلے یہاں بہت تیز بارشیں ہوئی تھیں اور خطرناک طوفان آیا تھا، کمزور اور چھوٹے درخت تو گر گئے، مضبوط بڑے اور لمبے درختوں کو کچھ بھی نہیں ہوا، وہ اپنی جگہ پر صحیح سلامت رہے، ان پر پھل بھی زیادہ لگنے لگے۔ چھوٹے چھوٹے درختوں کا ٹوٹ کر گر جانا یہاں کے جانوروں کے لئے بڑا مسئلہ بن گیا تھا، کیونکہ زیادہ تر جانوروں کا قد چھوٹا اور جسم موٹا تھا، وہ بڑے درختوں کے اوپر چڑھ نہیں سکتے تھے اور اپنے کھانے کا انتظام پورے طریقے سے نہیں کرپاتے تھے۔

اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے چھوٹے جانوروں نے آپس میں مشورہ کیا۔ دیگر جانورں سے مدد مانگی، یہاں تک کہ حکیم کبوتر سے مشورہ بھی کیا لیکن نہ تو کسی نے مدد کی اور نہ ہی کوئی حل نکل پایا۔ آخری میٹنگ جو کہ ماسی لومڑی کے گھر پر ہورہی تھی، اس میں سب کا اتفاق ہوا اور اس پریشانی سے نکلنے کا یہی حل چھوٹے جانوروں کو سمجھ آیا کہ اس جنگل کو چھوڑ دیتے ہیں اور دوسرے جنگل چلے جاتے ہیں وہ جنگل بھی اس کی طرح ایک بڑا جنگل تھا۔

اگلی صبح جنگلی اخبار سے پورے جنگل میں یہ بات پھیل چکی تھی اور چھوٹے جانور بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ رہے تھے جبکہ بڑے جانور اور پرندے بہت افسردہ تھے لیکن کوئی ہمت نہیں کر رہا تھا اور چھوٹے جانوروں کی مدد کے لئے آگے نہیں بڑھ رہا تھا۔ خیر سب آخری ملاقاتیں کررہے تھے۔ ایک دوسرے کا ساتھ چھوٹنے پر رو رہے تھے۔ اچانک کالے کوّوں نے شور مچانا شروع کردیا: زرافہ آرہے ہیں، کھانے کا سامان لارہے ہیں، زرافہ آرہے ہیں، کھانے کا سامان لارہے ہیں، آنسو پونچھتے ہوئے سب راستے کی طرف بڑھے اور دیکھنے لگے کہ کچھ زرافے آرہے ہیں اور ان کے پاس ڈھیر ساری کھانے کی چیزیں ہیں۔

سب سے لمبے زرافہ نے بات شروع کرتے ہوئے کہا: میرے جنگلی بھائیو! تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں، تمہارا مسئلہ حل ہوچکا ہے، میں اور میری ٹیم نے زرافہ ویلفیئر کے نام سے ایک ویلفیئر بنائی ہے، یہ ویلفیئر ہر علاقے میں روزانہ تمہارے لئے کھانے کا انتظام کرے گی، وہاں سے تم کھاسکتے ہو اور لے بھی جاسکتے ہو۔

ہُرے، واہ وا! کیا بات ہے، زبردست، بہت خوب جیسے الفاظ گونجنے لگے، بڑے جانوروں نے تعریف کی اور چھوٹے جانوروں نے شکریہ ادا کیا، حکیم کبوتر بھی آگے بڑھے اور پُرجوش انداز میں کہنے لگے: زرافہ ویلفیئر بناکر بہت زبردست کام کیا گیا ہے، اس کا انعام یہ ہے کہ آج کے بعد انہیں لمبازرافہ نہیں بلکہ چاچازرافہ کہا جائے گا۔ سب نے اتفاق کیا اور ہنسی خوشی اسی جنگل میں رہنے لگے۔

پیارے بچّو! پریشان کی مدد کرنا اور اس کی تکلیف دُور کرنا بہت بڑی نیکی ہے، چاچا زرافہ کی طرح ہمیں بھی چاہئے کہ دوسروں کی پریشانی دور کریں اور جو ویلفیئرز شریعت کے مطابق ایسا کام کررہی ہیں ان کا ساتھ دیں جیسا کہ دعوتِ اسلامی کی ویلفیئر FGRF۔

* شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر)
اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

اسلامی بہنوں کا | ماھنامہ فیضانِ مدینہ

اسلام اور عورت

اللہ والوں کی تعلیمات

اُمِّ میلاد عطاریہ*

ماہِ ربیعُ الآخر ہمارے ہاں کئی ناموں سے پہچانا جاتا ہے، گیارھویں کا مہینا، بڑی گیارھویں کا مہینا، بڑے پیر صاحب کا مہینا، غوثِ پاک کا مہینا وغیرہ۔ یعنی اس ماہِ مبارک کو پیرانِ پیر، روشن ضمیر حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے نسبت ہے اور عمومی طور پر ہمارے ہاں اس ماہِ مقدس میں حضورِ غوث پاک اور دیگر اولیاء اللہ کی شان و عظمت اور تعلیمات کو بیان کیا جاتا ہے۔

ہم اولیائے کرام کی زندگانیوں، تعلیمات اور عادات پر غور کریں تو تقریباً سبھی اولیائے کرام کی سیرت میں جو چیز مشترک ملتی ہے وہ ہے ”خوفِ خدا“ ”خوفِ خدا“ کے بارے میں اللہ ربُّ العزّت کا فرمان ہے: ﴿وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔[1]

اسی طرح حضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بھی فرمان ہے کہ ”رَاْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰه“ یعنی حکمت کا سرچشمہ اللہ پاک کا خوف ہے۔[2]

ایک موقع پر فرمایا کہ ”اللہ پاک فرمائے گا کہ اسے آگ سے نکالو جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں میرا خوف کیا ہو۔“[3]

ہوسکتا ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ خوفِ خدا تو ایک قلبی کیفیت کا نام ہے، ہمیں کس طرح معلوم ہو کہ ہمارے دل میں ربِّ تعالیٰ کا خوف موجود ہے؟ تو یاد رکھئے کہ عموماً ہر کیفیتِ قلبی کی کچھ علامات ہوتی ہیں چنانچہ جب ہمارے دل خوفِ خدا سے لرزیں گے تو

1. ہماری زبان جھوٹ، غیبت، فضول گوئی اور گالی گلوچ کی بجائے اللہ و رسول کے ذکر، تلاوتِ قراٰن اور علمی گفتگو میں مشغول ہو گی۔
2. پیٹ میں حرام لقمہ داخل نہیں ہو گا۔
3. آنکھ حرام دیکھنے سے بچے گی اور جسے دیکھنا جائز ہے اس کی طرف رغبت سے نہیں بلکہ حصولِ عبرت کے لئے دیکھے گی۔
4. ہاتھ حرام کام، چوری، ظلم اور گناہ کی طرف نہیں اٹھے گا بلکہ نیکی میں تعاون، کمزور اور غریب کی مدد کے لئے بڑھے گا۔
5. قدم گناہوں کے اڈوں کی جانب نہیں بلکہ اللہ کے گھر کی جانب اٹھیں گے۔
6. دل مسلمانوں سے بغض، کینہ اور حسد جیسی گندگیوں سے پاک ہو گا۔

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

7 ہر عمل سے مقصود صرف اللہ اور اس کے رسول کی رضا ہو گی۔

8 کان غیبت، چغلی اور گانے باجوں کی آوازوں سے راضی نہ ہوں گے بلکہ ذکرِ خدا اور رسول سننے کو للچائیں گے۔

یاد رکھئے! اللہ کریم کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی پکڑ، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذاب، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام خوفِ خدا ہے۔ یاد رہے! کہ صرف قبر و حشر اور حساب و میزان وغیرہ کے حالات سن کر یا پڑھ کر محض چند آہیں بھر لینا یا اپنے سر کو چند مرتبہ اِدھر اُدھر پھر الینا اور پھر کچھ ہی دیر بعد دوبارہ گناہوں میں جا پڑنا خوفِ خدا کے لئے کافی نہیں بلکہ خوفِ خدا کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے گناہوں کا ترک کر دینا اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول ہو جانا بھی اُخروی نجات کے لئے بے حد ضروری ہے۔

خوفِ خدا اور ربُّ العزّت کے غضب و جلال سے ڈرنے کے باعث اللہ کے نیک بندوں کی کیا کیفیات ہوتی تھیں ان کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے:

حافظُ الحدیث حضرت سَیِّدُنا یزید بن ہارون واسطی رحمۃُ اللہِ علیہ دن رات خوفِ الٰہی سے اس قدر رویا کرتے تھے کہ مستقل طور پر آشوبِ چشم کی شکایت پیدا ہو گئی یہاں تک کہ آنکھوں کی خوبصورتی و روشنی دونوں جاتی رہیں۔[4]

سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: خوفِ خدا نے مجھے کھانے پینے سے روک دیا، اب مجھے کھانے پینے کی خواہشات نہیں ہوتیں۔[5]

حضرت یحییٰ بن عبد الملک رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بارعب شیخُ الحدیث تھے، مگر آپ پر خوفِ خداوندی کا بڑا غلبہ تھا۔ آپ دن رات روتے رہتے یہاں تک کہ آپ کی آنکھوں میں ہمیشہ آشوبِ چشم جیسی سرخی رہتی تھی۔ بعض لوگوں نے عرض کی: حضور! آپ کی آنکھوں کا علاج یہی ہے کہ آپ رونا چھوڑ دیں۔ تو آپ نے فرمایا ”اگر یہ آنکھیں خوفِ خداوندی سے رونا چھوڑ دیں تو پھر ان آنکھوں میں کون سی بھلائی باقی رہ جائے گی؟“[6]

حضرت ابو بِشر صالح مُرّی رحمۃُ اللہِ علیہ بڑے نامور محدث تھے۔ آپ بہت ہی سحر بیان واعظ بھی تھے۔ وعظ کے دوران خود ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ خوفِ الٰہی سے کانپتے اور لرزتے رہتے اور اس قدر پھوٹ پھوٹ کر روتے جیسے کوئی عورت اپنے اکلوتے بچّے کے مر جانے پر روتی ہے۔ کبھی کبھی تو شدتِ گریہ اور بدن کے لرزنے سے آپ کے اعضاء کے جوڑ اپنی جگہ سے ہل جاتے تھے۔ اور آپ کے بیان کا سننے والوں پر ایسا اثر ہوتا کہ بعض لوگ تڑپ تڑپ کر بے ہوش ہو جاتے اور بعض انتقال کر جاتے۔ آپ کے خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی قبر کو دیکھ لیتے تو دو دو، تین تین دن مبہوت و خاموش رہتے اور کھانا پینا چھوڑ دیتے۔[7]

حضرت زُرارہ بن ابی اوفی رضی اللہُ عنہ نہایت ہی عابد و زاہد اور خوفِ الٰہی میں ڈوبے ہوئے عالمِ باعمل تھے۔ تلاوتِ قراٰن کے وقت وعید و عذاب کی آیات پڑھ کر لرزہ براندام بلکہ کبھی کبھی خوفِ خدا سے بے ہوش ہو جاتے تھے۔ ایک دن فجر کی نماز میں جیسے ہی آپ نے ان آیتوں ﴿فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِۙ(۸) فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌۙ(۹)﴾[8] کی تلاوت کی تو نماز کی حالت میں ہی آپ پر خوفِ الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ لرزتے کانپتے ہوئے زمین پر گر پڑے اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔[9]

آہ! کثرتِ عصیاں ہائے! خوفِ دوزخ کا
کاش! اِس جہاں کا میں نہ بشر بنا ہوتا
شور اُٹھا یہ محشر میں خُلد میں گیا عطّاؔر
گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا[10]

---

(1) پ4، اٰلِ عمرٰن: 175 (2) شعب الایمان، 1/ 470، حدیث: 744 (3) شعب الایمان، 1/ 469، حدیث: 740 (4) اولیائے رجال الحدیث، ص263 (5) مکاشفۃ القلوب، ص197 (6) اولیائے رجال الحدیث، ص257 (7) اولیائے رجال الحدیث، ص151 (8) ترجمۂ کنزُ الایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کرّا (سخت) دن ہے۔ (پ29، المدّثّر: 8، 9) (9) اولیائے رجال الحدیث ص123 (10) وسائلِ بخشش، ص160۔

مفتی محمد قاسم عطّاری*

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک خاتون کسی اسکول میں لڑکیوں کو اسلامیات پڑھاتی ہے۔ جہاں اسے لیکچر (lecture) کے دوران قرآنی آیات بھی پڑھنی سننی ہوتی ہیں اور طالبات (Students) سے سوالات بھی کرنے ہوتے ہیں، جبکہ پڑھنے والی طالبات میں کبھی کبھی کوئی طالبہ ناپاکی (حیض) کی حالت میں بھی ہوتی ہے اور ٹیچر (Teacher) کو اس کی اس حالت کا کبھی علم ہوتا ہے اور کبھی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ ٹیچر کو جب معلوم ہو کہ کچھ لڑکیاں ناپاکی کی حالت میں ہیں، تو کیا پھر ٹیچر کا ان لڑکیوں کو پڑھانا، لیکچر (lecture) دینا، نیز ان سے سبق سے متعلق سوالات کرنا شرعاً جائز ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کلاس روم میں لڑکیوں میں سے کون سی لڑکی ماہواری کے ایام میں ہے اور کون سی نہیں ہے؟ اس کا عمومی طور پر تو کسی کو بھی علم نہیں ہوتا کہ یہ ایک پوشیدہ معاملہ ہے، اور بغیر بتائے کسی کو معلوم نہیں ہوتا، لہٰذا جب معلوم ہی نہ ہو تو پڑھانے والی ٹیچر کا پڑھانا، بالکل جائز ہے اور کسی قسم کی کوئی ممانعت نہیں اور اگر کبھی معلوم ہو جائے کہ کلاس میں فلاں لڑکی ایسی حالت میں ہے تو بھی کوئی دو چار لڑکیاں ایسی حالت میں ہوں گی، یہ تو نہیں کہ پوری کلاس ہی اس حالت میں چل رہی ہے اور اگر چند ایک لڑکیوں کا ایسی حالت میں ہونا معلوم ہے تب بھی ٹیچر (Teacher) کا ان لڑکیوں کو پڑھانا، جائز ہے کہ اس حالت میں عورت کا قرآنِ پاک چھونا اور پڑھنا حرام ہوتا ہے، قرآنِ پاک سننا اور دیکھنا منع نہیں ہے، تو اگر ٹیچر لیکچر دے اور وہ لڑکیاں صرف سن لیں تو کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح ٹیچر ان لڑکیوں سے سبق سے متعلق سوال بھی کر سکتی ہے اور ایسی خاص حالت والی لڑکیوں سے سوال کرنے میں یا سبق سننے میں ٹیچر کے لیے ایک احتیاط ضروری ہے کہ وہ لڑکیوں کو اس حالت میں قرآنی آیات یا ان کا ترجمہ سنانے کا نہ کہے کہ یہ گناہ کا حکم دینا ہو گا اور وہ جائز نہیں۔ البتہ ایسی لڑکیوں سے قرآن کی آیت و ترجمہ پڑھے بغیر محض مفہوم بیان کرنے، خلاصہ بیان کرنے کا کہا جا سکتا ہے کہ مفہوم تو اپنا کلام ہوتا ہے، کلامِ الٰہی نہیں ہوتا۔

اور ٹیچر کو چاہیے کہ مناسب اور اچھے طریقے سے ان کو یہ مسئلہ بھی بتادے کہ فقہ کے چاروں اماموں کے نزدیک ناپاکی کی حالت میں قرآن چھونا، جائز نہیں ہے اور یہ مسئلہ بھی بتادے کہ اس حالت میں قرآنِ پاک سبق سنانے کے لیے بھی پڑھنا جائز نہیں ہے، پھر بھی اگر کوئی لڑکی اس حالت میں قرآنی آیت پڑھے، تو وہ پڑھنے والی لڑکی گنہگار ہو گی اور اس کا گناہ ٹیچر (Teacher) پر نہیں ہو گا، البتہ ٹیچر اس چیز کو دل میں بُرا جانتی رہے کہ برائی کو ہاتھ اور زبان سے روکنے کی طاقت نہ ہو، تو ایمان کا سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اس برائی کو دل میں برا جانا جائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مَدَنی*

15 اگست کو نعت خوان حضرات کا مدنی مذاکرہ منعقد

مدنی مذاکرے میں امیرِ اہلِ سنّت نے مدنی پھول ارشاد فرمائے

تفصیلات کے مطابق دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں 15 اگست 2022ء کو عشا کی نماز کے بعد نعت خوان اسلامی بھائیوں کا مدنی مذاکرہ منعقد ہوا جس میں معروف نعت خوان حضرات اور نقیب و محفل آرگنائزرز نے شرکت کی۔ مدنی مذاکرے میں امیرِ اہلِ سنت علامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے شُرکا کو مدنی پھول ارشاد فرمائے۔ مدنی مذاکرے میں معروف نعتیہ شاعر علامہ نثار علی اجاگر اور معروف ثناخوانوں ”علامہ بلال اویسی قادری، محمد صدیق اسماعیل قادری، حافظ طاہر قادری، حافظ احسن قادری، حافظ غلام مصطفیٰ قادری، سید ریحان قادری، قاری محسن قادری، محمد اسد عطّاری مدنی، محمد فرحان قادری، محمد شاہ رخ قادری، عبداللہ خلیل قادری، محمد ذیشان قادری، شبیر ابو طالب قادری، حافظ ارسلان قادری، غلام مصطفیٰ عطّاری، سید حسان اللہ حسینی اور محمد حسّان قادری“ سمیت بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے مذاکرے میں شریک عاشقانِ رسول کو اخلاص کے ساتھ دین کا کام کرنے، نعتیہ کلاموں کو پڑھنے میں احتیاطوں کا خیال رکھنے اور سادگی اپنانے سمیت دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں حصہ لینے کا بھی ذہن دیا۔ واضح رہے کہ دعوتِ اسلامی کی جانب سے کراچی کے علاوہ فیصل آباد، لاہور اور اسلام آباد سمیت متعدد مقامات پر یہ مدنی مذاکرہ اجتماعی طور پر دیکھا گیا جن میں مقامی نعت خوان اور عاشقانِ رسول شریک تھے۔

دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں شجرکاری

پروفیسر مفتی منیب الرّحمٰن صاحب اور رکنِ شوریٰ حاجی محمد شاہد عطّاری مدنی نے شجرکاری کی

یکم اگست 2022ء سے ملک بھر میں شجرکاری مہم کا سلسلہ جاری ہے جس میں اراکینِ شوریٰ اور ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سرکاری و نجی اداروں میں جاکر پودے لگانے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ اسی سلسلے میں 23 اگست 2022ء کو رکنِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی، FGRF کے حاجی الطاف عطّاری، فواد عطّاری اور دیگر ذمہ داران کے ہمراہ اہلِ سنّت کی عظیم دینی درسگاہ دارُ العلوم نعیمیہ کراچی پہنچے جہاں انہوں نے پروفیسر مفتی منیبُ الرحمٰن صاحب حفظہ اللہ سے ملاقات کی۔ رکنِ شوریٰ اور دیگر ذمہ داران نے مفتی صاحب کے ساتھ مل کر ادارے میں شجرکاری کرتے ہوئے پودے لگائے جس کے بعد مفتی منیبُ الرحمٰن صاحب نے ملک و قوم کی سلامتی کے لئے دعا بھی کی۔

فیضانِ مدینہ کاہنہ نَو لاہور میں طلبہ کا عظیمُ الشان اجتماع

اجتماع میں جامعاتُ المدینہ کے تقریباً 16 ہزار طلبہ کی شرکت

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 23 اگست 2022ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کاہنہ نولاہور میں طلبۂ کرام کے درمیان سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں لاہور اور اطراف کے شہروں میں قائم جامعاتُ المدینہ کے 16 ہزار طلبۂ کرام، اساتذہ اور ناظمین نے شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی مولانا محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے ”عبادت کی لذت“ کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان کیا اور

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

طلبہ کی تربیت کرتے ہوئے انہیں پابندی کے ساتھ قراٰنِ پاک کی تلاوت اور اس کے احکامات پر عمل کی ترغیب دلائی۔ نگرانِ شوریٰ کا مزید کہنا تھا کہ طلبہ کو سبق یاد نہ ہونے یا معاشی مسائل کے سبب تعلیم ادھوری نہیں چھوڑنی چاہئے۔ اس موقع پر نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطّاری، اراکین شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری، مولانا حاجی محمد اسد عطّاری مدنی، مولانا حاجی محمد جنید عطّاری مدنی، حاجی برکت علی عطّاری، نگرانِ شعبہ پروفیشنلز ڈیپارٹمنٹ محمد ثوبان عطّاری، نگرانِ مجلس جامعاتُ المدینہ (بوائز) پاکستان مولانا ظفر عطّاری مدنی، تعلیمی امور پاکستان کے مولانا گل رضا عطّاری مدنی اور صوبائی ذمہ دار مولانا ناظم شاہ عطّاری بھی موجود تھے۔

دعوتِ اسلامی کے وفد کی گیمبیا میں وزیرِ مذہبی امور شیرف اباسانیانگ سے ملاقات

شیرف اباسانیانگ کو دعوتِ اسلامی کی خدمات کے حوالے سے بریف کیا گیا

18 اگست 2022ء کو دعوتِ اسلامی کے وفد نے گیمبیا، ویسٹ افریقہ میں وزیرِ مذہبی امور شیرف اباسانیانگ سے ملاقات کی۔ وفد میں نگرانِ شعبہ پبلک ریلیشن یوکے حاجی سید فضیل رضا عطّاری اور دیگر ذمہ داران شامل تھے۔ حاجی فضیل عطّاری نے انہیں دعوتِ اسلامی کی دینی، تعلیمی و فلاحی سرگرمیوں کے بارے میں بریفنگ دی جس کو شیرف اباسانیانگ نے خوب سراہا اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں جامعۃُ المدینہ بوائز کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور عطّاری کا بیان

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام لاہور پنجاب کے علاقے داتا گنج بخش ٹاؤن میں جامعۃُ المدینہ بوائز کا افتتاح ہوا۔ خوشی کے اس موقع پر محفلِ نعت کا انعقاد کیا گیا۔ آخر میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی یعفور رضا عطّاری نے سنتوں بھرا بیان کرتے ہوئے وہاں موجود اسلامی بھائیوں کو دینِ اسلام کی خدمت کرنے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے مساجد و مدارس اور جامعات کی تعمیرات میں حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔ اس موقع پر نگرانِ ٹاؤن مشاورت سمیت دیگر شعبہ جات کے ذمہ داران بھی موجود تھے۔

علومِ اسلامیہ اور تحقیقی مقالہ نگاری

درسِ نظامی (عالم کورس) کے آخری سال "الشہادۃ العالمیہ، سالِ دوم" کے امتحان میں طلبۂ کرام کسی منتخب عنوان پر تحقیقی مقالہ لکھتے ہیں۔ مقالات کے عنوانات کی لسٹ کنز المدارس بورڈ کی جانب سے جاری کی جاتی ہے جس میں سے طلبۂ عنوان کا انتخاب کرتے ہیں اور اس پر مقالہ تحریر کرکے سالانہ امتحان پاس کرتے اور "الشہادۃ العالمیہ" کی ڈگری حاصل کرتے ہیں جو کہ

ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کے مطابق ایم اسلامیات اور عربی کے برابر ہے۔

اَلحمدُلِلّٰہ گذشتہ سال 2021ء میں جامعاتُ المدینہ کے طلبہ کے درمیان 9 مقامات پر "تحقیقی مقالہ نگاری" کے سیشنز کا انعقاد ہوا۔ گذشتہ سال کے تجربہ کے بعد سالِ رواں 2022ء میں مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ انسٹیٹیوٹ، کراچی میں "12 روزہ تحقیقی مقالہ نگاری کورس" کا اہتمام کیا گیا ہے۔ کورس کی تکمیل کے بعد 13 ستمبر 2022ء کو تقریبِ تقسیمِ اسناد کا انعقاد بھی ہوا اور کورس کے شُرَکا طلبۂ کرام کو "مقالہ نگاری کورس" کی اسناد دی گئیں۔ اس موقع پر شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد حسان عطّاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے مقالہ نگاری کورس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "یہ انٹرنیشنل لیول کا کورس تھا جو کہ طلبہ کرام کو بالکل فری کروایا گیا، جبکہ دنیا بھر میں ایسے کورسز کی بھاری فیسیں ہوتی ہیں۔"

تقریب کے آخر میں شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد حسان عطّاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے مقالہ نگاری کورس کے ٹرینز و لیکچرار، اسلامک اسکالر و رائٹر مولانا راشد علی عطاری مدنی کو اعزازی شیلڈ پیش کی اور حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔

واضح رہے کہ "12 روزہ تحقیقی مقالہ نگاری و مضمون نویسی کورس" میں کتاب، مقالہ، مضمون، آرٹیکل اور دیگر کثیر تحریری کاموں میں معاونت کرنے والے 100 سے زائد اہم نکات پر تفصیلی گفتگو ہوئی نیز ساتھ ہی 14 اہم تحریری پروجیکٹس کے آسان عملی منصوبے بھی پیش کئے گئے۔ مقالہ نگاری کورس کے لیکچرز کا کل دورانیہ 18 گھنٹے سے زائد تھا۔

سکھائے گئے اہم ترین نکات میں سے 36 بنیادی نکات یہ ہیں:

(1) تحریر و تصنیف کی اہمیت و ضرورت (2) تحریر و تصنیف میں حائل رکاوٹیں اور ان کا حل (3) مقالہ نگاری میں معاون اہم اُمور کی نشاندہی (4) تحقیق و تصنیف کی 20 اصناف اور اسالیب کا تعارف و پہچان (5) ذاتی مواد بینک بنانے کا طریقہ اور فوائد و ضرورت (6) موضوع و عنوان میں فرق (7) انتخابِ موضوع اور فنِ عنوان سازی (8) انتخابِ موضوع میں معاون ذرائع (9) تحقیقی مقالہ کے عنوان کے انتخاب میں کی جانے والی غلطیاں (10) مقالہ نگاری کے مراحل اور مشمولات (11) ابتدائیہ اور اس کی اقسام (12) مضمون کے مشمولات کا خاکہ بنانا (13) اختتامیہ کی تعریف اور اقسام (14) املاء و عبارت کی درستی اور غلطیوں کی اصلاح (15) جمع و نقلِ مواد کی دیانت (16) رموز و اوقاف کا درست اور بر محل استعمال (17) کتب، سافٹ ویئرز، انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع سے مواد لینے کا اختیار کہاں تک ہے اور طریقہ (18) منقولی و غیر منقولی مواد کی تقسیم اور طریقۂ استعمال (19) موضوع کے مطابق مضمون یا کتاب کی تقسیم کاری کیسے کریں (20) ابواب و فصول کیسے بنائیں (21) فنِ تخریجِ حدیث (22) تخریج کا تعارف اور فنِ تخریج (23) حدیث کے مصادرِ اصلیہ و فرعیہ کا تعارف و فرق (24) کتبِ حدیث کی اقسام اور تخریج میں مدارجِ کتب (25) کتابوں کے ذریعے حدیثیں تلاش کرنے کے 5 اہم طریقے (26) سافٹ ویئرز کے ذریعے حدیثیں تلاش کرنے کے 4 اہم طریقے (27) مقالہ کی خاکہ سازی (28) مقدمہ کی تفصیل اور اس کے مشمولات (29) جمع مواد کے ذرائع اور طریقے (30) منقولی مواد جمع کرنے اور استعمال کرنے کا طریقہ اور غیر منقولی یعنی استنباطی، تجزیاتی کلام اور تمہیدات، ترغیبات اور ترہیبات کے استعمال کرنے کا طریقہ (31) مقالے کا خاتمہ اور فہارس (32) نتائج البحث کیسے لکھیں؟ (33) سفارشات کیا اور کیسی ہونی چاہئیں؟ (34) آیات، احادیث، اماکن، موضوعات اور مصادر و مراجع کی فہارس بنانے کا طریقہ (35) لکھنے سے پہلے کرنے والے 20 اہم ترین کام جن سے کئی دنوں کی محنت بچ جائے (36) مصنف و محقق بننے کے سفر میں درپیش 56 اہم ترین مراحل سے آگاہی اور عملی صورت کی تجاویز۔

ربیعُ الآخر کے چند اہم واقعات

6ربیعُ الآخر1370ھ یومِ وصال
خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم محمد شریف محدثِ کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر1439ھ پڑھئے۔

11ربیعُ الآخر561 یومِ وِصال
غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر1438 تا1443ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "غوث پاک کے حالات" پڑھئے۔

17ربیعُ الآخر701ھ یومِ وصال
ولیِ کامل حضرت سیّد محمد شاہ دولہا سبز واری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر1439ھ پڑھئے۔

18ربیعُ الآخر725ھ یومِ وصال
سلطانُ المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر1439ھ پڑھئے۔

21ربیعُ الآخر1252ھ یومِ وِصال
خاتمُ الفقہاء حضرت علّامہ سیّد محمد امین ابنِ عابدین شامی قادری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر1439ھ پڑھئے۔

25ربیعُ الآخر1046ھ یومِ وصال
قُطبِ عالَم حضرت سیّد عالَم شاہ بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر1441ھ پڑھئے۔

29ربیعُ الآخر627ھ یومِ وصال
صوفی بزرگ حضرت شیخ فرید الدّین محمد عطار رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر1441ھ پڑھئے۔

ربیعُ الآخر4ھ وصالِ مبارک
اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا زینب بنتِ خُزیمہ رضی اللہ عنہا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر1438، 1439ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین" پڑھئے۔

ربیعُ الآخر6ھ شہدائے سریۂ محمد بن مسلمہ
رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے 10 صحابۂ کرام کو ذُوالقَصّہ کے قبائل
کی سرکوبی کے لئے بھیجا اس سریہ میں اکثر صحابہ شہید ہوئے
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر1442ھ پڑھئے۔

ربیعُ الآخر65ھ شہادتِ مبارکہ
صحابیِ رسول حضرت سیّدنا سُلَیمان بن صُرَد خُزاعی رضی اللہ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر1439ھ پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
November 2022

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2022ء

مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کیجئے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ

اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ پاک ہے: ”دین خیر خواہی ہے۔“ (مسلم، ص51، حدیث:196) ہمیں مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنی چاہئے، لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو چاہتا ہے کہ مال مہنگا ہو اور ہماری کمائی زیادہ ہو، دوسروں کے چاہے پیٹ کٹ جائیں مگر ہماری جیبیں اور بینک بیلنس بڑھتے جائیں، یہ مسلمانوں کا برا چاہنے والی سوچ ہے، ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ لوگوں کی مختلف کیٹگریز ہوتی ہیں، آپ کو ایسے نیک لوگ بھی ملیں گے جو تنگی کے زمانے میں اپنا مال اور سستا کر دیتے ہوں گے کہ مسلمانوں پر آسانی ہو، ایسے بھی ہوتے ہوں گے جو ضرورت کی چیزیں غریب لوگوں کو مفت میں دے دیتے ہوں گے۔ مریضوں کی خدمت اور محتاجوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے تو لوگوں نے بڑے بڑے ادارے بھی بنا رکھے ہیں (جیسے دعوتِ اسلامی کا شعبہ FGRF)۔ مگر ایسے لوگ بھی ہوں گے جو تنگی کے زمانے میں مسلمانوں کو مزید تنگ کرتے ہوں گے، صرف میڈیکل کی فیلڈ کی بات کی جائے تو اس میں کئی جگہ مَن مانی کی جارہی ہوتی ہے، پیسوں کی خاطر لوگوں کی جانوں سے کھیلا جارہا ہوتا ہے۔ سب ڈاکٹرز اور میڈیکل اسٹور والے اگرچہ ایک جیسے نہیں ہوتے مگر ان میں سفید پوش ڈاکوؤں کی کمی بھی نہیں ہے، بعض ڈاکٹرز کمپنیوں سے کمیشن کے نام پر رشوتیں وصول کرنے کے لئے مریضوں کو بلاضرورت مہنگی دوائیاں لکھ دیتے ہیں، ان سے بلاضرورت مختلف ٹیسٹ کرواکر ہزاروں لاکھوں روپے کے اَخراجات کرواتے ہیں، یوں ہی کئی میڈیکل اسٹور والے غیر معیاری اور ایکسپائرڈ میڈیسن چلاکر لوگوں کی صحت اور اپنی آخرت خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسوں سے میری گزارش ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دُکھیارے امتیوں کو مَت لوٹئے، ان سے خیر خواہی والا معاملہ کیجئے، ثوابِ آخرت کمانے کے لئے کم نفع رکھ کر سستے داموں چیزیں انہیں فروخت کیجئے، بلکہ اگر کوئی غریب مسلمان آجائے تو اس کو اپنی خرید کے بھاؤ میں دے دیجئے۔ اسی طرح اگر کوئی سیّد صاحب تشریف لائیں اور ہو سکے تو دل بڑا کر کے ان کو آدھے بھاؤ میں ہی دے دیجئے کہ یہ میرے آقا زادے ہیں، بلکہ ممکن ہو تو انہیں مطلوبہ چیز نذرانے ہی میں پیش کر دیجئے۔ اِن شآءَ اللہُ الکریم ایسا کرنے سے آپ کنگلے نہیں ہوں گے بلکہ کمائی میں ایسی برکت ہو سکتی ہے کہ آپ کے بنگلے بن جائیں گے۔

؎ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نوٹ: یہ مضمون 20 صَفَرشریف 1441ھ مطابق 19 اکتوبر 2019ء اور 13 ذیقعد شریف 1441ھ مطابق 5 جولائی 2020ء کو ہونے والے مدنی مذاکروں کی مدد سے تیار کر کے اور امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے نوک پلک سنوروا کر پیش کیا گیا ہے۔

ISBN 978-969-631-974-0

0125764

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net